

# امامت صدیق و علی

از  
علی حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۳۷ مین واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ رضا اکیڈمی ۵۲ روڈ وٹاڈا سٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

# غاية التحقيق

فی

## إمامة العليِّ والصِّدِّیقِ

تصنیف  
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت  
مولانا شاہ احمد رضا فاضل دیوبند

مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دیوبند  
مفت محمد رفیع الرحمن صاحب دیوبند

رضا اکیڈمی

۵۲، روڈ نمبر ۱۵، سٹریٹ، کھرک، ممبئی ۹  
فون: ۶۶۶۵۹۲۳، ۶۶۶۵۹۲۴

**QASID KITAB GHAR**

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

**QASID KITAB GHAR**

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

سن اشاعت ۱۴۱۸ھ

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۴۳

## حرف چند

ہم اہل سنت کیلئے بہت بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار علیہ السلام حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا قادری برکاتی رحمہ اللہ تعالیٰ ہونے لایں ۶۸ سالہ عمر خریف میں جو سرمایہ علم و فن چھوڑا تھا آج ان کے وصال کو ۸ سال کا عمر گذر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم حضرت صدر الشریعہ مولانا حسین رضا خاں ابن استاذ زمرین مولانا حسن رضا خاں، منشی اعلیٰ محمد زکریا، فاضل جواہر الوجودی جو رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے علیہ السلام کی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے علیہ السلام پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموشی چھائی رہی اور تصانیف علیہ السلام کو شائع کرنے میں ہم اہل سنت کست رہے اور ہماری توجہ مجلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہو گئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف علیہ السلام کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے "المجمع الاسلامی بمبارکپور"، "جامعہ نفل امیر لاہور"، "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی" اور "رضا اکیڈمی ماچھیٹر" قابل ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار کا حضور مفتی اعظم کا کرم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ اکرٹ میں شائع کر چکی ہے اور اب ۱۰۰ اکرٹ ہیں وہ بھی صرف علیہ السلام کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انھیں کتابوں میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۱۰۰ اکرٹوں کا مجموعہ کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیرۃ علیہ السلام حضرت مولانا محمد زکیہ صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین رضوی صاحب، مولانا عبدالستار بھٹانی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا ان کتابوں کا جلد ۱۰ اشوال ۱۴۱۵ھ کو بیروت میں ہو گا اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق صاحب مجددی، بھرا العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب مبارکپوری، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب ناگپوری، حضرت علامہ مراد شاہ قادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد مولانا الدین صاحب اجمدی کو ان کی دینی و مذہبی اور مسکب علیہ السلام کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر امام احمد رضا الیاد "پیش کیا جائے گا۔

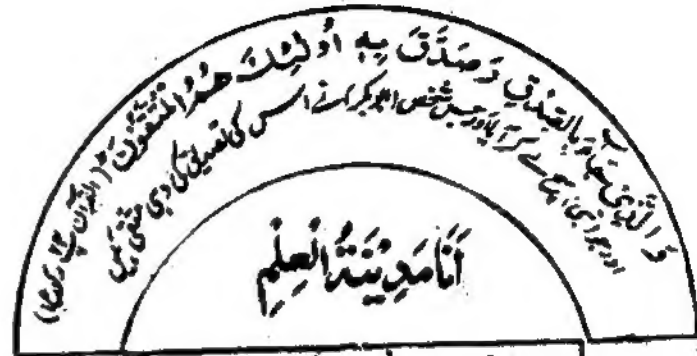
دعا فرمائی کہ رب تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے میں ہم اہل سنت و جماعت کی رضا اکیڈمی کو مسکب علیہ السلام کا سچا و یکساں خادم بنائے۔

اسکے مفتی اعظم

محمد سعید نورانی

بانی و مدیر جہل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۳۸ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



وَعَمْرٍو حَيْثَ أَتَاهَا	لِلدُّنَىٰ	وَعَمْرٍو حَيْثَ أَتَاهَا
وَعَمْرٍو حَيْثَ أَتَاهَا	لِلدُّنَىٰ	وَعَمْرٍو حَيْثَ أَتَاهَا

ترے چاروں ہمد میں یک جان و یک دل  
ابوبکر، فاروق، عثمان، علی  
امام احمد رضا بریلوی

نام کتاب غایۃ التحقیق

مصنف علامہ امام اہل سنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا قادری  
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سن اشاعت ۱۴۱۸ھ ۱۹۹۸ء

طباعت رضا آفٹ بمبئی ۳

تحریر محمد علی محمد شہزاد دہلوی  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خلیفہ اول

حضرت مینا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَخْدَقُ الصَّادِقِينَ، سَيِّدُ الْمُتَّقِينَ  
پیشم و گوش وزارت پیدائش اسلام

(امام احمد رضا)

آپ کا نام نامی عبداللہ، کنیت ابو بکر اور لقب صدیق، عتیق، یار غار اور خلیفہ رسول اللہ ہے۔ عام فیل سے دو سال اور کچھ دن کم چار ماہ بعد ۵۷۳ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب یوں ہے، ابو بکر بن عثمان (ابو قحافہ) بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن قصیم بن مرثدہ، حضرت مرثدہ پر ماکر آپ کا نسب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ معاشرہ میں آپ کا مقام نہایت بلند تھا۔ حتیٰ کہ رؤسائے قریش میں شمار ہوتے تھے، خون بہا کا فیصلہ آپ کے سپرد تھا۔ اس معاملہ میں تمام قریش آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے تھے۔ محمد و نسیم، صلہ رحمی، مہمان نوازی، بیرونی و سلم اور صداقت و دیانت آپ کے وہ نمایاں اوصاف تھے۔ جن کا انکار آپ کے بدترین دشمن کفار قریش بھی نہ کر سکتے تھے۔

**QASID KITAB GHAR**  
Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

قائم ازل سے آپ کو ابتداء ہی سے فطرت سلیمہ، قلب و نظر کی پاکیزگی، حق کو قبول کرنے والا دل اور بے پناہ ذکاوت و فطانت عطا فرمائی تھی۔ امام زہری فرماتے ہیں۔ آپ کو اللہ جل جلالہ کے بارے میں ساری زندگی میں کبھی شک واقع نہیں ہوا آپ نے مسنون اسلام ہونے سے پہلے بھی کبھی شراب نہیں پی۔ آپ کو ابتداء ہی سے سرور و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا شرف حاصل تھا۔ فیض صحبت نے آپ کے دل اور کو ایسا روشن آئینہ بنا دیا تھا جو باطن کے عکس کو کسی سورت میں قبول نہ کرتا تھا۔ اور حق و صداقت کے نور کو بغیر کسی ترقوہ کے قبول کر لیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سامنے پیغام اسلام پیش کیا۔ تو آپ نے فوراً قبول کر لیا اور مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین اسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ جو آپ زور سے گلھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی دعوت پر دوا عشر و عشرہ میں سے پانچ صحابہ کرام حضرت عثمان غنی، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشرف اسلام ہوئے۔ آپ نے ایسے سات حضرات کو خرید کر آزاد کیا جنہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکلیف دی جا رہی تھی ان ہی حضرات میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوئیں یہ فقہیت اور کسی خاندان کو حاصل نہیں ہوئی۔ وہ چار پشتیں یہ ہیں عبداللہ بن اسماعیل، ابو بکر بن ابوقحافہ، اسی طرح یہ سلسلہ ہے۔ ابو عقیق بن عبدالرحمن بن ابوبکر بن ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے۔ آپ نے واقعہ معراج کی تصدیق اس اعتماد و یقین سے فرمائی کہ کفار کی آرزو ویران خاک میں نہ لگیں۔ اور مسلمانوں کو نیا جوش و جذبہ حاصل ہوا۔ اسی قوت ایمانی کی بنا پر

آپ کو صدیق کا لقب دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شبِ حیرت تمام صحابہ کرام میں سے آپ ہی کو رفیق سفر منتخب فرمایا۔ اس سفر کے دوران آپ نے علوم و ادبِ ارادہ و دینی کا وہ دیکھا نام کیا کہ یارِ غار کا لقب ایک مثال بن گیا۔ آپ ہر جہاد میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور جہادِ باطنی کا مظاہرہ کیا۔ جب آپ شرفِ اسلام ہوئے تو آپ کے پاس پانچ ہزار درہم تھے جو آپ نے سب کے سب راہِ خداوندی میں صرف کر دیئے۔ یہ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو "امیرِ حج" مقرر فرمایا۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رعایت فرمانے کے بعد متفقہ طور پر آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ اور دنیا کے اسلام کی مایہ ناز اور مقدس ترین ہستیوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم کیا۔ اور بیعت کی، خود حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ہمارے دین کے لئے اختیار فرمایا۔ (یعنی نماز کی امامت کے لئے) اس لئے ہم نے انھیں اپنی دنیا کے لئے منتخب کیا (یعنی امامت و خلافت کے لئے) اور یہ امر واقعی ہے کہ آپ میں وہ تمام اوصاف بدرجہ اتم پائے جاتے تھے۔ جو کسی خلیفہ راشد میں ہونے چاہئیں۔ تقویٰ و پرہیزگاری، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت و محبوبیت اور اتباعِ سنت کا کامل جذبہ، کتاب و سنت کا علم، سیاست، شجاعت، صداقت اور سخاوت غرض جس وصف میں بھی آپ کو دیکھا جائے۔ اس میں آپ کی حیثیت نمایاں اور نقطہ عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ ذیل میں مختصر طور پر ان امور کی وضاحت کی جاتی ہے۔

### تقویٰ و پرہیزگاری | ارشاد ربانی ہے۔

سب سے زیادہ متقی لوگ سے پہلے ایمان لگایا  
جو اپنا مال پاکیزگی کے لئے دیتا ہے اس  
کو کسی کا احسان نہیں ملے گی جیسا کہ  
جائے۔ لیکن اپنے رب اعلیٰ کی

وَسَيَجْزِيهِمُ اللَّهُ أَجْرًا كَثِيرًا  
لِيُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ مَالًا يَشْرُونَ بِهِ  
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ  
مِنْ فَخْرٍ ۚ



وَجِهَ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ

مِيْرَضِي (داعی پچ) وہ عنقریب راضی ہو جائے گا

امام غزالی دینی فرماتے ہیں :- مفسرین کا اتفاق ہے کہ - اتقی " (سب سے زیادہ)  
مشتی) اسے مراد ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں - دوسری جگہ ارشاد الہی ہے - " اِنْ  
اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَلُّكُمْ " (المجرات پچ رکوع ۱۳) سب سے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ مشتی ہو - " ان آیات مبارکہ سے  
معلوم ہوا کہ ابو بکر صدیق تمام صحابہ سے زیادہ مشتی ہیں - اور جو سب سے زیادہ مشتی ہو - وہ  
اللہ تعالیٰ کے دربار میں سب سے زیادہ عزت و فضیلت والا ہے - نتیجہ یہ نکلے گا - کہ ابو بکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں -

علی حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ اسی فضیلت  
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں -

خاص اس سابق سیرِ قربِ خدا	اودمد کا ملیت پہ لاکھوں سلام
سایہ مصطفیٰ پایہ اصطفیٰ	عز و تازِ نفوٹ پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الفلق لب الرئس	ثانی انہیں ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین استیذ المقین	پیشم و گوش و دلاوت پہ لاکھوں سلام

### محبت و محبوبیت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا کہ تمام عمر  
اسلام لانے سے پہلے اور بعد آپ کے ساتھ رہے - اور وصال کے بعد پہلوئے رسول مقبول  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جگہ لی - حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ فرماتے ہیں -

زیست میں موت میں اور قبر میں ثانی ہی رہے

ثانی انہیں کس طرح ہیں مظہر صدیق

امام ترمذی نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی - کہ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے - انہوں نے پانچ احادیث

انکاح مجھ سے کیا، مجھے دایر ہجرت (مدینہ منورہ) کی طرف سوار کیا - بلال کو اپنے مال سے  
آزاد کیا - اور اسلام میں ابو بکر کے مال کی مثل مجھے کسی کے مال نے لٹھ نہ دیا اسے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش  
سوالی - اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان سے کیا - لیکن  
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
کا نکاح سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا - اور جانی دمالی خدمات میں کوئی دقیقہ فروگذا  
نہ کیا - حتیٰ کہ خود سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعترافِ خدمت کے طور پر کیا -

لَيْسَ فِي النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَ لَوْگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس  
عَلَىٰ فِي لِقَائِهِ وَمَا لَهُ مِنْ نے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھ کر مجھ  
اَبِي بَكْرٍ ابْنِ اَبِي قَحْطَبَةَ پر حسان کیا ہو

اقبال نے اسی حدیث کا معنوں اپنے اشار میں پیش کیا ہے :-

اَنْ اَمِنَ النَّاسُ بِرَسُولائِهِ  
اَنْ اَكْلِمَ اَقْبَلُ سَيَانِ  
ہستی اور گشتِ ملت را چو ابر  
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

ہجرت کے موقع پر جب غار ثور کے پاس پہنچے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے کہا - حضور! پہلے غار میں کہیں جاتا ہوں - اِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ اَصَابَنِي وَوَدَّعْتِ  
اگر خدا میں کوئی مودی ہو تو وہ آپ کو تکلیف نہ دے، مجھے دے - چنانچہ غار کے تمام سوراخوں  
کو بند کر دیا اور ایک سوراخ جو باقی بچ گیا تھا - اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا - مشتاقِ نیارت  
سانپ نے تمام راستے بند کر کے آپ کے پاس اقدس پر ڈنگ مارا - اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۔ ابن ہجر مکی : السوانح المحرقة ص ۱۱

۲۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۶ بروایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ ایضاً ص ۲۲

کے حساب دہن لگا دینے سے تکلیف دور ہو گئی۔ لیکن وہ ہر سال عود کرتا رہا۔ آخر اسی سے شہادت پائی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں :-

مولیٰ علی نے واری تری عیند پر نسا  
اور وہ بھی عصر سبے جو اعلیٰ خطر کی ہے  
صدیق بلکہ غار میں جاں اُن پر دے چکے  
اور حفظ جاں تو جان فروش غرر کی ہے

آپ کی شان محبوبیت اس حدیث سے ظاہر ہے۔ جسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "ذات السلاسل" ایک جگہ کا نام، اکی جنگ سے واپس آئے تو دوبارہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ      آپ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب  
قَالَ سَأَلْتُكَ      کون ہے؟ فرمایا ماشاء اللہ عرض کیا  
الرِّجَالِ قَالُوا بَعْضُكَ      مردوں سے؟ فرمایا اس کا آپ (جو بکر صیق)

امام طبرانی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سلمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، تم نے بکر کے بارے میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں آپ نے فرمایا۔ کہو میں سنتا ہوں۔ انہوں نے درج ذیل اشارہ عرض کئے۔

وَكَلَّيْتُ أَتَمِينَ بَنِي النَّظَارِ الْيَتِيمَ وَقَدْ  
طَافَ الْفُلُوكُ بِهِ إِذْ صَبَحَ الْجَبَلُ  
وَكَانَ حَيْثُ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ فَذَرَعُوا  
مِنَ الْبَرِّيَّةِ لَدُنْ يَتِيمٍ بِهِ نَهْجًا  
جو بکر صیق، مقدس غاریں دو میں سے  
دھرتے تھے۔ جب دشمن سیاڑ پر پڑا کر غار  
کے گرد بکرتا رہے تھے۔ آپ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔ لوگ  
جانتے تھے کہ حضور کسی کو آپ کے بڑے عزیز نہیں سمجھتے

ہمیں کرنی اگر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوب مسکرائے اور فرمایا صَدَقْتَ يَا لِحَسَنَ  
هَوْنًا مُنْتًا " اسے خُتبان کو نے یہ کہادہ اسی طرح میں جیسے تم نے کہا۔

انبیاء سنت ایک لشکر کا امیر بنا کر شام کی سرحد کی طرف روانہ کیا۔ ابھی وہ مقام حبشہ

میں پہنچے تھے کہ مسودہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ بہت سے صحابہ کرام کا خیال تھا کہ عرب کے متعدد قبائل کے مرتد ہو جانے کی وجہ سے حالات نہایت سنگین ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس لشکر کو روانہ نہ کیا جائے اور اگر اس لشکر کو بھیجا ہی ہے تو حضرت انس بن مالک کی عمر میں سال سے بھی کم ہے کی جگہ کسی عمر رسیدہ اور تجربہ کار شخص کو امیر لشکر بنایا جائے لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ اگر مجھے یہ خطرہ بھی ہو کہ دہندے مجھے حیر چاڑھ لیں گے۔ تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی فیمل کروں گا۔ جب یہ لشکر کامیاب ہو کر واپس ہوا تو بہت سے لوگوں کو ثابت قدمی نصیب ہوئی اس سے آپ کی قوت ایمانی اور اتباع رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جذبہ کامل کا پوری طرح اندازہ ہو سکتا ہے۔

کتاب و سنت کا علم امام احمد، ابو داؤد وغیرہ نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ابو عمرو بن عوف

ان آپس میں جنگ تھی جب یہ بات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ ان میں صلح کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، اگر نماز کا وقت ہو سکے تو میں نہ پہنچوں تو ابو بکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق نے نماز پڑھائی۔

امام بخاری و مسلم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا :-

سہ مشکوٰۃ شریف : ص ۵۵۵      ابن حجر : الصواعق المحرقة : ص ۸۵

مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِنَاسٍ

اس حدیث کو متعدد صحابہ نے روایت کیا۔ اور ایک حدیث میں ہے۔

يُؤَدُّ الْقَوْمَ اَقْرَبُ مَعَهُمْ كِتَابُ اللَّهِ

توم کا امام وہ ہے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری اور زیادہ عالم ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام سے کتاب اللہ کے زیادہ عالم تھے۔ اسی لئے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی موجودگی میں انہیں امام بنایا یہ بھی واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر خلافت کے سب سے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ نماز اہلِ کائنات اسلام میں سے اہم ترین رکن ہے اسی لئے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

فَاَخْتَارَ اَبَا بَكْرٍ لِمَا كَانَ مِنْ اَخْتَارِهِ صَلَّى

ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَدِّيَ نَاسًا

وہاں کی اہمیت کیلئے منتخب فرمایا ہے ہم نے اپنی دنیا

اَبَا بَكْرٍ حَقًّا وَعَرَفَتْ لِمَا كَانَ مِنْ

اخلافت کیلئے منتخب کیا۔ لہذا میں نے ابو بکر کو

ان کا حق دے دیا اور میں نے انکی اہمیت کو بیان کیا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف پیدا ہوا کہ آپ کو کس جگہ دفن کیا جائے۔ تو حضرت صدیق اکبر نے بیان کیا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کو ان کے وصال کی جگہ دفن کیا گیا۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام نے اس پر اتفاق کیا۔ اس سے آپ کی کتاب و سنت پر وسیع نظر کا پتہ چلتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جبکہ جگہ سے امتداد کی خبر تھی نے

**سیاست** ملیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بخدا میں اس شخص سے

جہاد کروں گا جو زکوٰۃ اور غنائم میں فرق پیدا کرے گا یعنی کسی کا انکار کرے، اور اگر کسی شخص نے ایک

رسی بھی روک لی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں دیا کرتا تھا۔ تو میں اس سے

۱۔ ابن حجر: الصواعق المحرقة، ص ۲۲ ۲۔ ایضاً: ص ۲۳ ۳۔ ایضاً: ص ۲۴

۴۔ ایضاً: ص ۲۵

میں جہاد کروں گا۔ چنانچہ آپ کی ساری جمعیہ سے فقہاء، علماء اور پوری طرح قابو پایا گیا۔ سلاطین کے آخر میں بغوت کا جھوٹا دعویٰ اور سبیلِ کتاب بڑی قوت حاصل کر گیا۔ اہل اس نے پیام کے مقام پر چالیس ہزار افراد کی فوج جمع کر لی۔ اس کے استیصال کے لئے آپ نے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا۔ جس نے اس فتنہ کو موت کی نیند سلا دیا۔ اس موقع پر مکہ کشیدہ صحابہ کرام باہم شہادت نوش فرما گئے تھے۔ اس لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے حضرت زید بن ثابت کو جمع قرآن پر مامور فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن مجید جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کرنے کا سہرا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر ہے۔ اہمیت سلسلہ پر آپ کا یہ عظیم الشان احسان ہے ورنہ نہ مسلم آج کتنے لوگ قرآن کا انکار کر چکے ہوتے اور کتنے بغوت کے جھوٹے دعویدار بن چکے ہوتے۔ آپ کے محقر دورِ خلافت (دو سال چار ماہ) میں مسلمانوں کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ اور کثیر التعداد شہر فتح ہوئے۔

**شجاعت** امام بزرگ اپنی مسند میں فاتحِ خیبر اس اللہ العالیب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لوگوں سے پوچھا سب سے بہاد کون ہے؟ حاضرین نے کہا: سب سے زیادہ بہاد آپ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں جیش اپنے برابر کے جوڑ کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا ہوں مجھے یہ بتاؤ سب سے زیادہ بہاد کون ہے؟ حاضرین نے کہا ہمیں علم نہیں ہے آپ نے فرمایا سب سے بہاد ابو بکر صدیق ہیں۔ کیونکہ جنگ ہر جگہ کے دل ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک جہیز تیار کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک دھرم نہ کرے تو بخدا صرف ابو بکر صدیق تھے جو ہر ذمہ کو اترے کر پروہ دیتے رہے جو مشرک اس طرف کا قصد کرتا اسے روکتے تھے۔ لہذا آپ سب سے زیادہ شہید ہیں

**صداقت** ہجرت کے موقع پر راستہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک کافر نے پوچھا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ یہ لمحہ بڑا اذک تھا اگر آپ صاف بات کہہ دیتے تو خدا شتہا کہیں کافر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچائیں اور اگر صحابہ بات نہ کہتے تو آپ کی صداقت پر حرف آتا۔ آپ نے بڑا لطیف و لطیف جواب دیا۔ فرمایا کون کون سی بات کہتے

۱۔ الصواعق المحرقة، ص ۲۴



(یہ بلائیں نہیں) آپ کا مقصد یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و صداقت کے راہنما ہیں اور کافر یہ سمجھ کر شاید یہ کہیں راہبر کے ساتھ سفر پر جا رہے ہیں اس طرح یہ مرحلہ جس دغوبی طے ہو گیا۔  
امام ماکم حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہیں کہ ہم نے امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔ ہمیں حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر صدیق رکھا ہے۔

**سخاوت** حضرت امیر المؤمنین، غیظ المؤمنین، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدمہ کا حکم دیا۔ اتفاقاً اس دن میرے پاس بہت سامان تھا۔ میں نے سوچا آج ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا، چنانچہ میں نے نصف مال لا کر پیش کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھر والوں کیلئے کیا رکھا؟ میں نے عرض کیا اس کی مثل اتنے میں ابوبکر اپنا تمام مال لے آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ابوبکر اپنے گھر والوں کے لئے لے گیا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ و رسول (جن و علاوہ) اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے سوچا۔ میں ان سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔ اقبال نے اس قول کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

پروانے کو چراغ ہے، لیل کو چھل بس

صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

آخر میں حضرت امام باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک فرمان ملاحظہ ہو۔ جسے دارقطنی نے روایت کیا کہ سالم بن ابی حفصہ (شیعی) کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان دونوں حضرات سے شیعیان کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: اسے سالم بن شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے محبت رکھو اور ان کے دشمن سے دور ہو کیونکہ وہ دونوں ہدایت کے امام تھے۔

یہ خلیفہ رسول اللہ، افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

و مناقب کی ایک جھلک ہے جس سے ان کی عظمت شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ۲۲ جمادی الاخریٰ مطابق ۲۲ اگست (۱۳/ ۶۴۲ھ) شنبہ کی شب مغرب وقت کے درمیان ۶۲ برس کی عمر میں زہر کے شر سے آپ کا وصال ہوا اس طرح آپ کو شہادت باطنی کا مقام حاصل ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیلوں میں گنبد خضرا کے اندر محو استراحت ابدی ہوئے۔



### سوال

خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے آیا حضرت علی کریم اللہ وجہہ افضل تھے یا کم؟

### الجواب

اہل سنت و جماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ و رسل و انبیاء بشر صلوٰۃ اللہ تعالیٰ و تسلیماۃ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوق الہی سے افضل ہیں۔ تمام اہم عالم اولین و آخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی و عظمت و عزت و جرات و قبول و کرامت و قرب و ولایت کو نہیں پہنچتا۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ لَا يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاَللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمُ

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے۔ کہ سب سے افضل صدیق اکبر، پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و مولائہم و آلہم و علیہم و بارک و سلم، اس

سے بیشک فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

مذہب ہند پر اہل قرآن عظیم و احادیث کثیرہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ والسلام و  
 شہادت جلیلہ و اصحابہ امیر المؤمنین مولانا علی مرتضیٰ و دیگر ائمہ اہل بیت طہات و ارتقا و اجماع صحابہ  
 کرام و تابعین عظام و تفسیرات اولیائے امت و علماء ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمیع سے دو  
 دلائل باہرہ و حجج کارہ ہیں جن کا استیعاب نہیں ہو سکتا۔ فقیر غفرلہ تعالیٰ عنہ اس سند میں  
 ایک کتاب عظیم، بسیط و ضمیمہ، دو جلد پر منقسم نام تاریخی مطلقہ الفہرست فی الامانہ سبقتا لہم  
 سے مشتمل تصنیف کی۔ اور خاص تفسیر آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ العلم و اس  
 سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثبات و احقاق اور اوہام خلافت کے  
 کے ابطال و ازخاق میں ایک جلیل رسالہ مسہلی بنام تاریخی الزلال الا لانی من بحر سبقتا لہم  
 تالیف کیا۔ اس بحث کی تفصیل ان کتب پر ہو گئی۔ یہاں صرف چند اشارات و ائمہ اہل بیت  
 کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اقتصار ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت و درخشان و برکت امیر المؤمنین، اسد جبریل حق گو، حق  
 حق پر در کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسبغ نے مسئلہ تفضیل کو بنیائیت  
 مفصل فرمایا اپنی کرسی خلافت و عرش زمامت پر بر سر منبر مسجد جامع و مشاہد و مجامع  
 و جلوات عامہ و خلوات خاصہ میں بطریق عمدہ تامہ و مدیدہ، سپید و صاف، ظاہر  
 و اشکاف، محکم و مفہوم، بے احتمال و گمراہی، حضرات شیخین کریمین، وزیرین جلیلین رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام اُمت مرحومہ سیدہ بولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 سے افضل و بہتر ہونا ایسے روشن و آئینہ طور پر ارشاد کیا۔ جس میں کسی طرح کا شبہ و شک و تردد نہ  
 رہا، مخالف مسلک کو مقرر بنایا۔ اسی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا۔ حضرت سے ان اقوال کریمہ کے  
 راویین اسی سے زیادہ صحابہ و تابعین، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

لے روشن دلائل اور زبردست دلیلیں لے احاطہ لے پانچ سو ج کاطلوع، صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی  
 فضیلت ظاہر کرنے میں مصنف ۱۲۹۷ھ کے موسم ۵۷ھ تحقیق اللہ کے نزدیک تم میں سزاوارہ فضیلت والا  
 نہ ہو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ لے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے انکار سے تردید ہے اتنی  
 حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے دلیل سے صاف و شفاف چشمہ (مصنف ۱۳۰۰ھ) شہید ہو گیا

صالح امام ابن عمر کی یہ ہے  
 قَالَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 فِي جَلَدِهِمْ وَ لَوْ سِوَى مَا كُنْتُمْ  
 وَ لَوْ سِوَى مَا كُنْتُمْ  
 ثُمَّ كَسَا الْأَسْبَابَ الْخَفِيفَةَ  
 فِي ذَاتِهَا قَالَ وَ يُقَالُ نَوَاف  
 عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 وَ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ لَقَبِيَ اللَّهُ الشَّارِقَ فَصَنَعَ مَا  
 مَا أَجْهَدَ كُلَّ شَيْءٍ

زہبی نے کہا، تو اتر سے ثابت ہے  
 کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات فرمائی  
 و در خلافت و حکومت میں اور کثیر صحابین  
 کے درمیان فرمایا۔ بعد ازاں اس بارے  
 میں صحیح سندوں کو تفصیل سے ذکر کیا۔ یہ  
 بھی کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 سے اس امر کے روایت کرنے والے  
 اسی سے زیادہ حضرت ہیں۔ ان میں سے  
 ایک باعت کا ذکر بھی کیا اور فرمایا خدا روائف

(امام احمد بن محمد کی ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴

گئی پتی وذر ان اُحِبُّهُ ثُمَّ  
أَخْلَفْتُهُ لَه

افضل باتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے نہیں اپنے آپ سے افضل قرار دیا  
ورنہ میں انہیں افضل نہاتا، میرے لئے یہ  
کچھ کم گناہ تئیں کہ حب علی کے باوجود میں علی  
کی مخالفت کروں (مرتب)

اب چند نادیدہ مرتضیٰ مینے :-

**حدیث اول** صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ، صاحب زادہ حضرت  
مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مروی :-

قُلْتُ لِإِنِّي أَرَى النَّاسَ خَيْرًا بَعْدَ  
إِبْنِ سَلَمَةَ سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ  
بَعْدَ سَلَمَةَ؟

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ  
سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا عمر

بوکر میں نے عرض کیا تم کون؟ فرمایا عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

**حدیث دوم** امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبد اللہ بن سلمہ، امیر المؤمنین  
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے تھے :-

خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَخَيْرُ النَّاسِ  
بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ عُمَرُ

**حدیث سوم** امام ابن القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل لجنی ۱۔ کتاب السنۃ  
میں راوی

أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَالِمٍ  
حَضْرَتِ عَلْقَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں

بْنِ أَحْمَدَ شَاخِصٌ بِنُ الْمُشْتَمُورِ ،

الرَّيَّانِي شَادَا وَدُرُّ بْنُ مَسَادِ شَا

أَبُو سَلَمَةَ فَتَكُنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ

عَنْ مُشْتَمُورِ بْنِ الْمُغْتَرِ عَنْ ابْنِ حَنِيمٍ

مَنْ عَلَّمَهُ قَالَ : سَلَّمَ عَلَيَّ أَنْ

أَوْ أَمَا يَقُولُونَ عَلَيَّ ابْنِي بَكْرٍ وَعُمَرُ

فَعَبْدُ الْمُنِيرِ مُحَمَّدٌ اللَّهُ وَأَشْيَ عَلَيْهِ

ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ يَلْفَنِي

أَنْ أَوْ أَمَا يَقُولُونَ عَلَيَّ ابْنِي بَكْرٍ وَ

عُمَرُ وَكَانَتْ تَقْدَمُ فِيهِ لَمَّا قُبِلَتْ

فِيهِ مَنْ سَمِعَهُ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ لَقِيَتْ

مَنْهَا فَعَوَّضَتْهُ عَلَيْهِ عَدَا الْمُغْتَرِ

ثُمَّ قَالَ : إِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدُ

بَيْنَهُمَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اللَّهُ أَعْلَمُ

بِأَخْبَرِ بَعْدُ قَالَ وَفِي الْجُلُوسِ الْمُسْنُ

بْنِ أَبِي قَتَالَةَ وَهُوَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الثَّالِثُ

لَبَنِي عُثْمَانَ لَه

عنہم اجمعین

امام دارقطنی سنن میں اور ابو عمرو بن عبد البر استیعاب میں حکم بن مجمل سے

راوی - حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں -

**حدیث چہارم**

لے ایضاً ص ۶۰ (مختار الفاظ مختلف)

امیر المؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی

کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق و فاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں

یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے - حمد و ثناء

الہی بجالائے، پھر فرمایا - اسے لوگو مجھے

خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابو بکر و عمر سے

افضل کہتے ہیں، اس بارہ میں اگر میں نے پہلے

سے حکم سنا دیا ہوتا تو بیشک سزا دیتا، آج

سے جیسے ایک سو گنا، وہ مقرر ہے،

اس پر مقرر کی حد یعنی اسی کو طے لازم

میں - پھر فرمایا - بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابو بکر ہیں -

پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے

بعد کون سب سے بہتر ہے، علقر فرماتے ہیں

مجلس میں سیدنا ام حسن مجتبیٰ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرماتے - انہوں نے

فرمایا - خدا کی قسم اگر تم میرے کا نام لیتے

تو عثمان کا نام لیتے - رضی اللہ تعالیٰ

عنہم اجمعین

امام دارقطنی سنن میں اور ابو عمرو بن عبد البر استیعاب میں حکم بن مجمل سے

راوی - حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں -

**حدیث چہارم**

لے ایضاً ص ۶۰ (مختار الفاظ مختلف)

لَا أَحَدٌ أَحَدًا فَتُكَلِّفُ عَلَى ابْنِ بَكْرٍ  
وَعُمَرَ إِلَّا جَلْدَ مِائَةٍ أَحَدًا فَتُكَلِّفُ  
میں جسے پاؤں لگا کر مجھے ابو بکر و عمر سے  
افضل کہتا ہے۔ اسے مغربی کی حد  
لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

**حدیث پنجم** سنن دارقطنی میں حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیر المؤمنین کرم اللہ وجہہ کے مقرب بارگاہ تھے،  
جناب امیرائیں "وہب الخیر" فرمایا کرتے تھے، مروی

إِنَّهُ كَانَ يَرَى ابْنَ عَبَّادٍ أَفْضَلَ الْأُمَّةِ  
فَتَبِعَهُ أَفْرَاقًا يَتَّبِعُونَ مَخْرَجَنَا  
شَدِيدًا فَقَالَ لَهُ عَلَى بَعْدَ أَنْ  
أَخَذَ يَدَهُ وَأَدْخَلَهُ بَيْتَهُ مَا  
أَخْرَجْتُكَ يَا أَبَا جَحِيفَةَ فَذَكَرْتُ لَكَ  
الْخَبْرَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرٍ  
هَذِهِ الْأُمَّةُ، خَيْرُهَا أَبُو بَكْرٍ  
ثُمَّ عُمَرُ قَالَ أَبُو جَحِيفَةَ مَا عَطَيْتُ  
اللَّهُ عَهْدًا أَنْ لَا أَكْتُمَ هَذَا الْخَبْرَ  
بَعْدَ أَنْ شَافَنِي بِهِ عَلَى مَا لَيْفَتْ

یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ  
وجہہ تمام امت سے افضل تھے، انہوں  
نے کچھ لوگوں کو اس کے خلاف کہتے سنا، سخت  
رنج ہوا، حضرت مولیٰ علی ان کا تہہ پکڑ کر کھڑے  
ولایت میں لے گئے، غم کی وجہ پر وحی لگا کر  
کی۔ فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ امت میں سب  
سے بہتر کون ہے ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر،  
حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں۔ میں نے اللہ عز  
وجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا۔ اس  
حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ بعد اس کے کہ حضرت مولیٰ  
نے خود پالشافہ عجب سے الیا فرمایا۔

**حدیث ششم** امام احمد، مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابو حازم سے راوی  
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ رَأَى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ  
یعنی ایک شخص نے حضرت الم زین العابدین

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كَانَ مِنْزِلُهُ  
بَنِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ الْبَنِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْزِلُهُمَا لَسَاعَةٍ  
وَهُمَا يَجْتَمِعَانِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں  
حاضر ہو کر عرض کی، حضور سید عالم صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابو بکر و عمر کا  
مرتبہ کیا تھا فرمایا، جو مرتبہ ان کا اب ہے  
کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

**حدیث سہم** دارقطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ  
ابو جحیفہ فرماتے ہیں

أَجْمَعُهُ بَرًّا طَيِّبَةً رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ عَلَى  
أَنْ يَقُولُوا إِنِّي الشَّيْخَيْنِ أَحْسَنَ مَا  
يَكُونُ مِنْ لِقَائِهِمَا

یعنی اولاد اجماع حضرت بقر زہرا صلی اللہ  
تعالیٰ علیہما السلام و علیہما السلام و بارک  
و سلم کا اجاع و اتفاق ہے کہ ابو بکر و عمر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں  
جو سب سے بہتر ہو

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو

**حدیث ہشتم** امام ابن مسعود وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی

قُلْتُ لِحُجْرَةَ بْنِ الْحَفِيفَةِ هَلْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ  
أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا؟ قَالَ لَا قُلْتُ  
فِيمَ عَلَا أَبُو بَكْرٍ وَبَقِيَ؟ حَتَّى لَا يَذْكُرُ  
أَحَدٌ غَيْرَ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ  
أَفْضَلَهُمْ إِسْلَامًا حِينَ اسْلَمَ حَتَّى  
لَحِيَ بَرًّا طَيِّبَةً

یعنی میں نے امام حنفی بن حنفیہ سے عرض کیا  
ابو بکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا نہ  
میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابو بکر سب سے  
بالا رہے اور پشی نے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے  
سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لئے کہ وہ  
اسلام میں سب سے افضل تھے جب اسلام



**حدیث ہفتم** | امام ابو الحسن وارثی، جناب امجدی سے راوی کہ امام محمد بن عبد اللہ محض بن حسن ثقی  
بن حسن مجتبیٰ ابن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کچھ اہل کوفہ و جزیرہ نے  
حاضر ہو کر ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا۔ امام محمد وح نے میری طرف مٹھت ہو کر فرمایا۔  
اَنْظُرُوا اِلَى اَهْلِ بِلَادِكُمْ لَنَا اَوْ كُنْتُمْ عَنْ  
اِبْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ، لَعَنَّا اَفْضَلَ مِنْكُمْ  
مِنْ عَصِيَّةٍ  
اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابو بکر و عمر  
کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں  
میرے نزدیک بوجہ موئی علی سے افضل  
ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما و عین

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب  
مبارک "نفس زکیہ" ہے۔ ان کے والد حضرت عبد اللہ محض کرب میں پہلے حسن حسینی دونوں شروہ کے  
جامع ہوئے لہذا محض کہلائے۔ اپنے زمانہ میں سرور بنی ہاشم تھے۔ ان کے والد ابجد امام حسن ثقی  
اور والد ماجد حضرت فاطمہ مغربی بنت امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علیہم و علیہم و بارک وسلم ہیں۔  
**حدیث دہم** | امام افطامہ و بن ابی شیبہ، حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد  
زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ و تسلیاتہ علی جہنم الکریم  
و علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفیوں سے فرمایا۔

اَنْطَلَقْتُ اَتُحَارِّجُ فِیْ رَأْسِ مِیْنِ دُونَ  
اِبْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَلَمْ يَسْتَطِيعُوا اَنْ  
يَقُولُوا فِيْهِمَا شَيْئًا اَوْ نَطْلُقَهُمْ فَنَطْلُقَهُمْ  
فَوَقَّ دَائِلَ فَبَرَّئْتُمْ مِنْهَا هُنَّ لَقِي  
فَوَاللَّهِ مَا لَقِيْنَا اَحَدًا اِلَّا بَرَّئْتُمْ مِنْهُ  
یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تیزی کی  
جو ابو بکر و عمر سے کم تھے (یعنی عثمان و علی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مگر ابو بکر و عمر کی شان  
میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی۔ اور تم نے اس  
کو فیرا اور جسے کہ ابو بکر و عمر سے تیری  
کی توابع کو نہ گیا۔ خدا کی قسم اب کوئی  
نہ اس پر تم سے تبرائے کہا جو۔ والیاذ اللہ

اللہ اکبر! امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامانِ خاندانِ زید کو بھلائی کا کافی بولتی ہے  
سیدہ اوصاف بلگرام، حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبر شریعت، بحر طریقت، بقیۃ السلف  
مجاز الخلف، سیدنا مولانا میر عبدالواحد حسینی سید بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی نے کتاب مستطاب  
"سبع سنابل" شریف تصنیف فرمائی۔ کہ بارگاہِ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں موقع قبول عظیم پر واقع ہوئی۔ حضرت مستفتی دامت برکاتہم العالیہ کے جہادِ مجددا در اس فقیر کے  
آتما نے نعمت و مولائے اومد، حضرت اسد الواسلین، محبوب الفاضلین سیدنا مولانا حضرت سید  
شاہ حمزہ حسینی زیدی ماہر روی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب، کاشف الستر شریف کی ابتداء میں،  
فرماتے ہیں۔

باید دانست کہ در خاندانِ ما حضرت سید  
المتقین، سیدہ عبدالواحد بلگرامی بسیار  
صاحب کمال برینا ستاند۔ قطب فلک  
ہدایت و مرکز دائرہ ولایت بود، در  
علم صوری و معنوی خالق و از مشرب  
اہل تحقیق ذائق، صاحب تصنیف و  
تالیف است و نسب این فقیر چہار  
واسطہ بذاتِ مبارکش می پریمند  
پھر چند اجزا کے بعد فرماتے ہیں۔

اشہر تصانیف او کتاب سبع سنابل  
است در سنوک و عقائد، حاجی الحرمین  
سید غلام علی آزاد سلمہ در آثار الکرام  
می تولید تھے و دیگر معضان المبارک ستہ  
خمس و ثلثین و الف مولفہ اوراق در  
دار الخلافہ شاہجہان آباد خدمت شاہ  
سلوک و عقائد میں آپ کی مشہور ترین  
تصنیف "سبع سنابل" شریف ہے،  
حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد بلگرامی  
ماثر الکرام میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ  
رمضان المبارک ۱۰۳۵ھ میں مولفہ  
اوراق (آزاد بلگرامی) دار الخلافہ شاہجہان آباد



علیہ السلام اللہ چشتی قدس سرہ راز پدایت  
 کرد و ذکر میر عبد الواحد قدس سرہ درین  
 آمد شیخ مناقب و آثار میرزا دیر سین  
 کرد فرمود شے در مدینہ منورہ پہلو بر  
 بستر خواب گراشتم در واقعہ می بینم کہ  
 من ہستید سیدہ اللہ بروہی معاً و  
 مجلس اقدس رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم باریاب شدیم۔ جسے از  
 صحابہ کرام و اولیائے ائمہ حاضر اند  
 درینما شغفے است کہ حضرت باو لب  
 بہتیم شہیں کردہ عرفای زہد و  
 التفات تمام دارند، چوں مجلس آخر شد  
 از سیدہ صیغۃ اللہ استفادہ کردم  
 کہ این شغفہ کیست کہ حضرت باو التفات  
 بایں مرتبہ دارند گفت میر عبد الواحد بگرای  
 و باعث مزید احترام او این است کہ  
 تتبع سنابل تصنیف او در جناب  
 رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 مقبول افتادہ۔ انتہی

میں حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ  
 کی زیارت کئے حاضر ہوا۔ دوران گفتگو  
 میر عبد الواحد بگرای اقدس سرہ کا ذکر  
 آگیا۔ حضرت شیخ دیرینک میر عبد الواحد  
 کے فضائل و مناقب بیان فرماتے رہے۔  
 فرمایا، ایک رات میں مدینہ منورہ میں گرام کر رہا  
 تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور سیدہ صیغۃ اللہ  
 دربار رسالت میں حاضر ہیں۔ صحابہ کرام اور  
 اولیائے عظام کی ایک جماعت حاضر ہے  
 ان میں سے ایک شخص کے ساتھ سیدہ عالم  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہمت فرماتے ہوئے  
 گفتگو فرما رہے ہیں اور بہت التفات  
 فرما رہے ہیں۔ جب مجلس ختم ہوئی تو میں  
 نے سیدہ صیغۃ اللہ سے پوچھا یہ شخص کون  
 ہے۔ کہ حضرت اکی طرف، استفادہ التفات  
 فرما رہے ہیں انہوں نے بتایا یہ سیدہ اللہ  
 بگرای ہیں۔ ان کا عراز و اکرام کیوجہ یہ  
 ہے کہ انکی تصنیف "سنبھل" دربار رسالت  
 میں مقبول ہو چکی ہے۔ (مرتب)

حضرت میر قدس سرہ امیر نے اس کتاب مقبول و مبارک میں مسئلہ تفصیل، بکمال تفصیل و تکیہ مجلس  
 و تہدید جلیل ارشاد فرمایا۔ لفظ مبارک سے چند حروف کی نقل سے شرف حاصل کروں۔ اولیائے کرام و  
 محققین و فقہاء جملہ اہل حق کے اجتماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں۔

واجب از ہر مذکر افضل از جملہ بشر بعد انبیاء

اہل حق کا جماع ہے کہ نبی اکرام کے بعد

ابو بکر صدیق است و بعد از مسے عروق  
 است و بعد از مسے عثمان ذی النورین  
 است و بعد از مسے علی مرتضیٰ است  
 تمام انسا فوں سے افضل ابو بکر صدیق ہیں  
 انکے بعد عمر فاروق انکے بعد عثمان ذی النورین  
 اور انکے بعد علی مرتضیٰ ہیں

پھر فرمایا  
 فضل ختین از فضل شینین کمتر است  
 سبے نقصان دہے قصور  
 حضرت عثمان و علی کی فضیلت ابو بکر و عمر  
 سے بغیر کسی عیب و نقصان کے کم ہے

پھر فرمایا  
 اجماع اصحاب و تابعین و تبع تابعین سار  
 علامت ہم پر یہ عقیدہ واقع شدہ است۔  
 صحابہ تابعین، تبع تابعین اور تمام علماء  
 امت کا یہی عقیدہ ہے۔

مقدم تاضی شہاب الدین و تیسرا الامکا  
 نبشتہ کریم و لی در جزہ میچ پیچیدہ  
 زیراکہ امیر المؤمنین ابو بکر حکم حدیث  
 بعد پیغمبر از ہر اولیاء برتر است و او  
 بدرجہ میچ پیما برے نہ رسید و بعد او  
 امیر المؤمنین عمر بن الخطاب است و  
 بعد او امیر المؤمنین عثمان بن عفان است  
 و بعد او امیر المؤمنین علی بن ابی طالب  
 خدمت تاضی شہاب الدین نے قیلا و کما  
 میں لکھا ہے کہ کوئی علی کسی نبی کے مقام کو  
 نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ حضرت امیر المؤمنین ابو بکر  
 اندوئے حدیث بعد از انبیاء تمام اولیائے  
 افضل ہیں اور وہ کسی پیغمبر کے مقام کو نہ  
 پہنچے۔ ان کے بعد امیر المؤمنین عمر بن خطاب  
 ان کے بعد امیر المؤمنین عثمان بن عفان  
 اور ان کے بعد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب

میں رضی اللہ تعالیٰ عنہم جمعین  
 جو شخص امیر المؤمنین حضرت علی کو خلیفہ  
 اہل حق نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص  
 انہیں امیر المؤمنین ابو بکر و عمر سے افضل  
 قرار دے وہ رافضی ہے۔ (م)

و افضل است۔

پھر فرمایا۔

انہیں جا بایز داشت کہ در جہان نہ بچو  
مٹھنے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سے  
پیدا شد نہ ، بچو ابو بکرؓ مرید سے  
ہوید گشت ۔ اسے عزیز اگر چہ ،  
کمالیت فضائل شیعین بر ختین بغیر و فائق  
اعتقاد باید کرد اما نہ بردہ سیکہ در کمالیت  
فضائل ختین قصور سے و نقصانے بناطر  
تورسد ، بلکہ فضائل ایشان و فضائل  
جملہ اصحاب از معقول بشرید و انکار  
انسانیت بے بالا تراست

جاننا چاہیے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم ایسا جہان میں نہ کوئی پر  
پیدا ہوا اور نہ ابو بکرؓ ایسا کوئی مرید ظاہر  
ہوا۔ اسے عزیز اگر چہ شیخین (حضرت  
ابو بکرؓ و عمرؓ) کی ختین (حضرت عثمانؓ و علیؓ)  
پر افضلیت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہیے  
لیکن ایسا نہ ہو کہ حضرت عثمانؓ و علیؓ  
کے فضائل کے ناقص ہونے کا تصور  
تیرے دل میں گزرے بلکہ انکے اور تمام  
صحابہ کرام کے فضائل عقل بشری اور فکر  
انسانی سے بہت بلند ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم (ترجمہ)

پھر فرمایا۔

پس چوں جماع صحابہ کہ انبیاء و صفت  
اند بر تفصیل شیعین واقع شد در تعقی  
نیز دریں جماع متفق و شریک بود ،  
مفضلہ در اعتقاد خود غلط کردہ است  
اسے خاندان ماہ فدائے نام مرتضیٰ  
باد۔ کلام بد بخت اول کہ محبت مرتضیٰ  
دلش نہ باشد ، و کلام رانندہ و گاہ مولیٰ  
کہ آہانت اوراد و مفضلہ گمان  
بروہ است کہ تغییر محبت بمرتضیٰ  
تفصیل و تبر شیعین و نمیدان کہ شر و محبت

جب انبیاء و صفت صحابہ کرام کا شیخین  
کی فضیلت پر اتفاق ہے۔ اور حضرت  
علی مرتضیٰ بھی اس جماع میں شریک  
ہیں۔ لہذا مفضلہ (حضرت علیؓ کو شیخین  
پر فضیلت دینے والوں) کا اعتقاد غلط  
ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی مرتضیٰ کے  
نام پر ظاہر ہوا ، ہمارا دل و جان حضرت علی  
مرتضیٰ کے قدموں پر تیار ہو۔ کون انہی  
بد بخت ہے ، جس کے دل میں حضرت  
علی مرتضیٰ کی محبت نہ ہوگی اور کون

موافقت است باو نہ مخالفت کہ چوں  
مرتضیٰ فضل شیعین و ذی النورین را بر  
خود روا داشت و اقتدار با ایشان کرد  
و حکم ہائے عہد خلافت ایشان را امتثال  
فرمود۔ شرط محبت با او ان باشد  
کہ در راہ و روش با او موافق باشد  
نہ مخالفت۔

مردود در گاہ ان کی توہین کو جائز رکھتا ،  
سبے۔ اہل تفصیل کا گمان ہے کہ حضرت علی  
مرتضیٰ کی محبت کا تعنا یہ ہے کہ انہیں شیخین  
پر فضیلت دی جائے۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ  
محبت کا تعنا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت  
کہ جب علی مرتضیٰ نے شیخین اور ذی النورین  
کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی ، انکی اقتدا  
کی۔ انکے عہد خلافت کے حکام کی تعمیل کی۔ آپ کی

حضرت میر قدس سرہ النیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے مَن طَلَبَ  
الزِّيَادَةَ عَلَيْهِمْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُمُ الْوَيْلَ الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنت و جماعت آدھم غلامان دو دمان زید

شہید کا  
و اللہ تعالیٰ اعلم



سوال

دعوت مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وقت رحلت یا کسی اور وقت اپنے اہل بیت علیہم السلام  
کس کو مقرر کیا ؟  
الحجرات









ایک بی بی خدمتہ اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کیا: آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا: مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آؤ۔  
رَوَاهُ الشَّيْخَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمایا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابو بکر کے پاس آنا۔ عرض کی جب نہیں نہ پاؤں؟ فرمایا: تو عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ بھی نہ ملیں فرمایا: عثمان کے پاس آخر حُجَّاءُ الْوُكُوعِ یعنی فی الحلیۃ والظہر بنی عن سہیل بن ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں پر خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے حال پوچھا۔ اس نے بیان کیا، فرمایا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھدت میں پھر حاضر ہو پھر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آجائے تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابو بکر پھر دریافت کیا۔ اور جو ابو بکر کو کچھ حادثہ پیش آجائے تو کون دے گا۔ فرمایا عمر۔ پھر دریافت کیا کہ انہیں بھی کچھ حادثہ پیش ہو فرمایا۔ و یَحْتَلُّ دَامَاتِ عَشْرَ بَابٍ اسْتَطَعْتُ أَنْ تَخُوتَ قَمَتْ "ہائے نادان عمر مر جائے تو اگر مرے مر جائے تو ابوبکر بنی ابوبکر عن عصفیہ بن مالک عن ابی ہریرۃ وَحَسَنَةُ الْإِمَامِ جَعَلَهُ اللَّهُ فِي الدِّينِ الشَّيْخَ طَمَحَ

انہیں اثنائات جلیلہ سے ہے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایم مرض وفات اقدس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ امامت مسلمین پر قائم کرنا اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا، غضب فرمانا، جس سے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے استناد فرمایا کہ یہ یحییٰ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لِدِينِنَا أَفَلَا تَرَوْنَا وَلَدُنَا نَا " رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چن لیا۔ ہمارے دین کی پیشوائی کو کیا انہیں پسند کریں اپنی دنیا کی امامت کو؟

اور نہایت روشن و صریح، قریب نص و تصریح وہ ارشاد اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے باقاعدہ تصحیح اور ابن حبان و حاکم نے باقاعدہ تصحیح، اور ابوالحسن ردیانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی و حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی نے حضرت ابو رعدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پر نور سیدہ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و بارک وسلم نے فرمایا۔

ابن ابی ہریرۃ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: "ما من رجل منكم يترك الصلاة أو يترك الزكاة أو يترك الحج أو يترك الصوم أو يترك الصدقة أو يترك ما أمر الله به من عباد ولا ما نهى الله عنه من معاصي إلا يترك الله ما كان يحب من عباده".  
یَا لَذَنِّ مِنْ بَعْدِي يَأْتِي بَكْرٍ وَفِي لَفْظِ  
اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مَرْت  
اَنْحَايَ اَبَابِكُمْ وَفَعَلْتُمْ لَه

ایک بار افریات اقدس میں عین صریح ہی فرمادیا جا چکا تھا۔ پھر خدا اور مسلمانوں پر حضور کر حاجت نہ سمجھی۔ امام احمد و امام بخاری و امام مسلم اُم المؤمنین صدیقہ مجددہ سیدہ المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیہم و سلم سے روایت کردہ روایت فرماتی ہیں۔

قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ الْإِذَى مَا كَ  
فِيهِ أَذَى لِي بِأَبَاكَ وَأَخَاكَ خُتَيْ الْكُتْبِ  
كَمَا بَاغَايَ أَخَاكَ أَنْ يَتَمَتَّى مَتَمَّنْ وَ  
بِقَوْلِ مَالِكٍ أَمَا أَذَى لِي بِأَبَاكَ وَأَخَاكَ  
اَلْمُتَمَتُّونَ إِلَّا بِأَبَاكَ لَه

حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمائے گئے ہیں اس میں مجھ سے فرمایا۔ اپنے باپ اور بھائی کو بھلائے کہیں ایک نوشتہ تحریر فرما دوں مجھے خوف ہے کوئی تمہارے دلائل تمہارے اور کہنے والا کہائے کہ میں زیادہ سچ ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابو بکر کو۔

امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا۔

أَذَى لِي بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
اَلْكَتَابُ لِي بِكَ كِتَابًا لَا يَخْتَلِفُ عَلَيْهِ  
أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ وَرَعِيْدٌ مَعَآذَ اللَّهِ  
أَنْ يَخْتَلِفَ اَلْمُتَمَتُّونَ فِي أَبِي بَكْرٍ  
الصواعق الحرة ص ۵۰

خَلَّى اللَّهُ عَلَى الْحَبِيبِ إِلَهٍ وَصَحْبِهِ دَبَّارًا أَسْمًا وَاللَّهُ يَجْعَلُهُ دَلْعًا عَلِمَ فَيَجْعَلُهُ اَلْكَتَابُ  
لَه مشکوٰۃ شریف ص ۵۰ الصواعق الحرة ابن ۱۰ لہ ایضا: ص ۵۰

## صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں

(کتاب شیعہ کی روشنی میں)

— احتیاج —

مولانا صوفی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ نارو وال

پہلے مسلمان جو سب سے پہلے دین اسلام میں داخل ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست شفقت پر بیعت کی۔

(تاریخ التواریخ جلد ۲ ص ۵۶۳)

مولیٰ علی کے امام جن کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھیں۔ (احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف ص ۴۰، حق الیقین مطبوعہ تہران ص ۳۳)

ضمیمہ ترجمہ مقبول مطبوعہ لاہور ص ۳۱۵، جلاء العیون مطبوعہ تہران ص ۱۵۰)

خلیفہ اول جن کے مبارک ہاتھوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بیعت کی (احتجاج طبرسی ص ۵۲)

، حق الیقین ص ۱۹۱، پنج البلاغہ حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۲۸۹، کتاب الروضہ، فروع کافی جلد سوم ص ۲۳۹، ایضاً ص ۲۲۱، تاریخ روضۃ القضا جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۲۰،

جلاء العیون اردو ص ۱۵۴)

افضل امت جن کے متعلق حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا منکر نہیں ہوں

لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں (احتجاج طبرسی ص ۲۳۷، ایضاً ص ۲۳۸)

صاحب صدق و صفا جن کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صحابہ کی مجلس میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تم سے نماز اور روزہ زیادہ

ادا کرنے میں فوقیت حاصل نہیں کی۔ بلکہ ان کے صدق و صفا، قلبی کی وجہ سے ان کی عزت و وقار بڑھ گیا۔ (مجالس المؤمنین مطبوعہ تہران ص ۹۰)

لقب صدیق جن کے متعلق حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جیل جلا کرتے تھے تو پہاڑ نے جنبہ نہ کیا۔

حضور نے فرمایا تمہارا تجھ پر ایک نبی (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ دوسرے صدیق (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیسرا شہید (یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) بیٹھے ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۱۶)

جن کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ نے فرمایا گویا میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے اور میں انصار مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ تو حضور نے فرمایا: ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضور! مجھے بھی دکھا دیجئے۔ حضور نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں کو اپنے دست پاک سے مس فرمایا تو ان (یعنی ابوبکر صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا تو حضور نے فرمایا: اَنْتَ الصِّدِّیقُ۔ تو صدیق ہے (تفسیر قمی ص ۲۶۶)

کسی شخص نے امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تنویر کو چاندی سے مرصع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو امام نے فرمایا بہتر ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا تلوار کو مرصع کیا تھا۔ لاوی کہنے لگا۔ آپ ان کو صدیق کہتے ہیں؟ امام غضب ناک کہہ کر اپنے مقام سے اُٹھے اور کہنے لگے۔ لَعْنَةُ الصِّدِّیقِ، لَعْنَةُ الصِّدِّیقِ، لَعْنَةُ الصِّدِّیقِ، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، جو ان کو صدیق نہ کہے خدا اس کو دنیا اور آخرت میں جھوٹا کرے (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ مطبوعہ تہران ص ۱۶۰)

**خلیفہ بلا فصل** جن کے متعلق حضور نے اپنی زندگی میں ہی اپنی انوارِ مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اور حضرت حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو فرمایا تھا کہ میرے بعد عائشہ کا باب (یعنی ابوبکر صدیق) خلیفہ ہوگا اور ان کے بعد حفصہ کا باب (یعنی فاروق اعظم) (ترجمہ مقبول ص ۱۱۷، تفسیر قی ص ۶۸۷)

**نبی کا ساتھی** جن کے متعلق مولا کریم نے شبِ ہجرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت علی کو بستر پر لٹا دو اور ابوبکر صدیق کو ساتھ لے جاؤ۔ (آثار حیدری مطبوعہ لاہور ص ۳۰۱)

**ظاہر و باطن** جن کے متعلق شبِ ہجرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر بے شک اللہ تعالیٰ تیسرے دل پر مطلع ہوا اور خدا نے تیسرے ظاہری جواب کو باطن کے مطابق پایا۔ خدا تعالیٰ نے تجھے مجھ سے بہتر لکھ دیا، ابوبکر اور میں اس طرح بدن کیلئے ہوتے ہیں۔ اسی طرح علی ہے، کیونکہ وہ بھی مجھ سے اسی طرح قریب ہے۔ (تفسیر حسن عسکری مطبوعہ تہران ص ۱۹۰)

**کاندھلے پر سواری** جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شبِ ہجرت سواری کے علاوہ اپنے کانڈھلوں پر اٹھا کر غارِ ثور تک پہنچایا۔ جن کا فرزند ارجب بن دین بن تک غارِ ثور میں اپنے گھر سے کھانا پہنچاتا رہا۔ (حکایہ حیدری مطبوعہ تہران ص ۳۱)

**امام حیات و بعد از وصال** جن کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھنے کے لئے صحابہ نے منتخب فرمایا۔ لیکن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

شورہ دیا کہ صدیق اکبر زندگی میں اور بعد از وصال حضور بھی ہماری ہی امام ہیں، لیکن حضور کا جنازہ بغیر امام ہوگا۔ چنانچہ پھر دس، دس حضرات نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر بیعت کر چڑھا، حتیٰ کہ تمام فرشتوں اور تمام مہاجرین و انصار، خود و بزرگ، مرد و زن اہل مدینہ و اطراف مدینہ تمام نے نمازِ جنازہ پڑھی۔ (حیات القلوب مطبوعہ مکتبہ جلد دوم ص ۸۶، جلاء العیون ص ۷۸، حیات القلوب مطبوعہ تہران ص ۷۸)

**جہیز کی خریداری** جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے لئے جہیز خریدنے پر مقرر فرمایا۔ ابوبکر صدیق کی معیت میں چند صحابہ کو

بازر بھیجا۔ جن میں حضرت بلال کو خوشنود خریدنے پر مقرر فرمایا۔ عثمان بن یاسر اور دیگر صحابہ و سرِ سامان خریدتے تھے۔ جب سامان خرید چکے تو کچھ اسباب ابوبکر نے اٹھایا۔ اور باقی سامان دیگر صحابہ نے اٹھایا۔ جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ہر ایک چیز کو اپنے ہاتھ میں لیتے اور ملاحظہ فرماتے اور دعا کرتے کہ خداوندِ باری چیزیں میری اہلبیت پر مبارک ہوں۔ (جلاء العیون ص ۱۱۸)

**مشورہ کلکاح** جن کے ساتھ حضور نے مشورہ کیا کہ فاطمہ الزہراء کی شادی کس کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ تو صدیق نے عرض کی علی ابن ابی طالب سے۔ (جلاء العیون ص ۱۱۳)

**بیٹی کا رشتہ** جنہوں نے اپنی پیاری بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح محبوبِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ (حیات القلوب جلد دوم ص ۲۷۲)

**اللہ کی معیت** جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غارِ ثور میں تھے، اور دشمن وہاں پہنچے تو اس وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ کو حکم ہوا کہ کہیں دشمن عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچائیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے محبوب اپنے یارِ غار کو فرما دو، لَا تَحْزَنَنَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ یعنی غم نہ کر، بیشک اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔ (ترجمہ مقبول ص ۲۸۳ پارہ ۱۰ سورہ توبہ)

**علی کی عقیدت** جن کے مقدس نام پر علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھا۔ جو میدانِ کربلا میں اپنے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے کئی بے دیووں کو جہنم حاصل کرتا ہوا شہید ہوا۔

(جلاء العیون ص ۳۱۴، روضۃ الشہداء ص ۲۶۲، ایضاً ص ۲۱۹)

**معیارِ خلافت** جن کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہِ اول تسلیم کیا۔ اور جب خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے (یعنی علی المرتضیٰ) نے مختلف شہروں میں خطوط لکھے۔ جن میں ایک خط آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا۔ جسکی عبارت یہ تھی۔ مجھ سے اپنی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان سے بیعت کی تھی لہذا نہ تو حاضر

کے لئے حق باقی رہ گیا ہے کہ وہ بیعت میں اختیار سے کام لے اور نہ غیر حاضر کے لئے حق ہے کہ وہ بیعت سے روگردانی کرے، شوریٰ تو مہاجرین و انصاریوں کے لئے ہے۔ اگر انہوں نے کسی آدمی کے انتخاب پر اتفاق کر لیا اور اسے امام قرار دے دیا تو یہ اللہ کی اور پوری امت کی رضا مندی کے لئے کافی ہے (منہج البلاغہ لاہوری جلد دوم ص ۴۰، منہج البلاغہ مصری جلد سوم، منہج البلاغہ فیض الاسلام

مطبوعہ تہذیب ص ۸۴) فقط

(بشکریہ مامیہ مدرسہ اسلامیہ، (رجب آبادی الاخریٰ ص ۱۳۸)

### QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

## فرغ ایسٹنٹ نام ایسٹنٹ میں نکاتی پر لا

- ① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقی سب تعلیمیں ہوں
  - ② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
  - ③ مدرسوں کی سبش قرار نوائیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں
  - ④ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
  - ⑤ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں نوائیں دیکر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحسیر اور تقریر و وعظاً و مناسبتاً شاعت دین و مذہب کریں
  - ⑥ حمایت مذہب رد مذہب سب اس میں مفید کتاب رسائل مصنفوں کی نڈلانے دے کہ تصنیف کرائے جائیں
  - ⑦ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
  - ⑧ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران زمین جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سر کوئی اعداد کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
  - ⑨ جو ہم میں قابل کار ہو جو اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں تہارت ہو لگاتے جائیں۔
  - ⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیہ و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ "آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا" اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و صدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)



مَدَارِ سِرْ گُلْشَنِ رَا ضَا

مقام و پوسٹ کولمبی ضلع نانددیڑ

**MADARSA GULSHAN E RAZA**

KOLAMBI, DIST. NANDED. (M.S.) Tel. : (02465) 259436 / 259586

براعت علی

از شرک جاہلی

انجمن اہل اسلام و اہل حق

انجمن اہل اسلام و اہل حق

انجمن اہل اسلام و اہل حق



# براءت علی از شرک جاہلی

مجموعہ آثار حضرت علیؑ

مجلد اول  
مکتبہ اسلامیہ  
لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر ۲۹

# برائت علی از شرک جاہلی

اصل نام تاریخی

تَنْزِيْهُ الْمَكَانَةِ الْحَيْدَرِيَّةِ : عَنْ وَصْمَةِ عَهْدِ الْجَاهِلِيَّةِ

۱۳

ھ

۱۳

تصنیف

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجتہد دین و ملت

مولانا شاہ احمد رضا فاضل دیوبند

بعض و بعضی از حضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل دیوبند

ترتیب و ترجمہ

(مولانا) محمد احمد مصباحی صدر المدرسین فیض العلوم محمد آباد گوہر

رضا اکیڈمی

۵۲، ڈوٹاڈا سٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

فیس: ۶۶۵۹۲۳۶ فون: ۶۶۳۳۱۵۶

سن اشاعت ۱۴۱۸ھ

QASIM KUTAB GHAR  
Mohammad Hanif Razvi Nagar  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
JALAPUR-586104, (Karnataka)

## تقریب و تفہیم

باسمہ و حمد لا والصلوة علی حبیبہ و جنودہ

امام احمد رضا قدس سرہ کے رسائل و فتاویٰ کا کمال یہ ہے کہ موضوع کی اصل روح پورے رسالہ میں کار فرما رکھتے ہوئے اس کے متعلقات پر بھی مختصر اور جامع لفظوں میں گفتگو کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور بہت سے دقیق علمی مسائل کو بھی دورانِ تحریر عربی میں بیان کر دیتے ہیں۔ جن کے رہنے میں مصنف کو تشنگی کا احساس ہوتا تھا، اور اردو میں لانے سے عوام کو اس سے دلچسپی نہ ہونے بلکہ وقت و پریشانی کا خیال کرتے۔ اس لئے علماء کے افادہ و تفہیم اور متعلقات کی تکمیل کی نظر سلاست و مہنویت سے بھرپور عربی میں فوائد کا ایک ذخیرہ جمع کر دیتے ہیں۔ اس طرح بالعموم ہیں یہ نظر آتا ہے کہ جب وہ کبھی ایک مسئلہ کی تحقیق و تحقیق فرماتے ہیں تو اس کے تحت دوسرے بہت سے اہم مسائل کا بھی تصفیہ و تذکرہ ہو جاتا ہے۔

اگر دورِ حاضر کے ترقی یافتہ اور دلفریب قسم کے طویل انداز نگارش میں امام موصوف کے کسی رسالہ کے تمام مشکلات کو سامنے رکھ کر شرح و بسط کے ساتھ لکھا جائے تو ان کا بیس صفحہ کا رسالہ دوسو صفحات تک جا سکتا ہے اور بعض رسائل میں اس سے زیادہ صفحات صرف ہوں گے۔ اس لحاظ سے بلاشبہ ان کا ہر رسالہ ایک ضخیم کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

زیر نظر رسالہ | اسی رسالہ تنزیہ المکانۃ الحمیدریہ میں اصل موضوع صرف یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت اور اعلانِ نبوت سے پہلے بھی شرک و کفر سے محفوظ تھے۔ لیکن اس مسئلہ کی تحقیق و تتبع میں درج ذیل مسائل بھی حل ہو گئے۔

- ① زمانہ فرشتہ والوں کے کفر و ایمان اور عذاب و نجات کا مسئلہ۔ (ص ۱۵ تا ۲۴)
- ② اس سلسلہ میں اہل سنت کے علماء اشاعہ و ماتریدہ کا موقف۔ (ص ۱۶ تا ۲۴)
- ③ اصولِ نقد اور علمِ کلام کا مکرر ذکر اس مسئلہ کا مشاعرہ و قبح شرعی ہے یا عقلی؟ (ص ۲۸ تا ۳۰)
- ④ بچہ پر اس کے والدین کی تبعیت میں کفر کا حکم کب اور کس طرح عائد ہو سکتا ہے؟ (ص ۱۳ تا ۲۰)
- ⑤ روافض کے اس خیال کا رد کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابتداءً حالتِ کفر میں تھے۔ لہذا ان کی خلافت صحیح نہ ہوئی۔ (ص ۲۲ تا ۳۴)
- ⑥ تصفیہ کے اس وجہ کا ازالہ کہ ابتداءً حیات سے آخر تک نبوتِ اسلام صرف جناب مرقفی کا خاصہ ہے۔ لہذا وہ خلفائے ثلاثہ سے افضل ہیں۔ (ص ۳۴ تا ۳۸)

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,

ENJAPUR-583104, (Karnataka)

① علی مرقفی آٹھ دس برس کی عمر میں اسلام آئے اس پر کچھ لوگوں نے شبہ ظاہر کیا کہ گویا پہلے مسلمان تھے جب تو مسلمان ہوئے اس شبہ کا نفیس ازالہ۔ (ص ۳۶ تا ۳۹)

ان مسائل کے ساتھ عربی میں بھی بعض نکات و افادات تحریر فرمائے ہیں جن سے علماء کو خاص طور پر دلچسپی ہونی چاہئے۔ موجودہ انڈیشن میں ان عبارتوں اور دوسری جلد کی عبارتوں کا بھی ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ لہذا اب ہمارے بعض اردو داں قارئین بھی علمی مسائل شوق سے پڑھنے اور سمجھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان کے ذوقِ طلب کا لحاظ ضروری ہے۔ یوں ہی کتبِ حوالہ کے صفحات و جلد وغیرہ کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔

## (حاصل رسالہ)

میں جانتا ہوں کہ چند صفحات میں یہ بیان کر دوں کہ ان سارے مسائل کو اصل موضوع سے کس طرح منسلک ہوا اور وہ کیسے زیر بحث آ گئے۔ ساتھ ہی پورے رسالہ کا ایک مختصر خاکہ بھی پیش کرنے کی کوشش ہو گی۔

سوال اول کے تحت یہ ذکر تھا کہ علی مرقفی کے والدین حالتِ کفر رہتے۔ اور بچے والدین کے تابع ہوتے ہیں لہذا کہا جا سکتا ہے کہ علی مرقفی پہلے کافر تھے پھر مسلمان ہوئے۔ اس کے جواب میں مصنف قدس سرہ حضرت علی مرقفی کی حیات ظاہری کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے اختلافی حصہ پر بھرپور گفتگو فرماتے ہیں۔

① ان کی زندگی کا ایک حصہ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلانِ نبوت سے روزِ نبوات تک رہا ہے۔ بعد بعثت حضرت علی مرقفی فوراً صدیق و ان سے مشرف ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ دس سال تھی۔ اور یہ امر یقینی ہے کہ جو بچہ واد پر اسلام لائے وہ مسلمان ہو کر اپنی مستقل حیثیت حاصل کر لیتا ہے اور والدین کے تابع شمار نہیں ہوتا۔ لہذا بعد بعثت تو یہ خلیفہ کی گنجائش ہی نہیں کہ وہ والدین کے تابع رہے۔

② اس سے قبل ان کی زندگی کا وہ حصہ ہے جب ابوطالب کی پرورش سے نکل کر پناہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کفالت و تربیت میں آئے۔ یہ بعثت سے چند برس پہلے کی بات ہے جب قریش تو عام میں مبتلا ہوئے۔ ابوطالب کی پریشانی و زہر باری دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جناب علی کو اپنے پاس لائے اور جعفر کو حضرت عباس کی کفالت میں دیا۔ (زندگی ایہ حصہ تین چار برس کی عمر سے آٹھ دس برس کی عمر تک ہو گا)۔ سرکار کی پرورش میں آنے کا اثر یہ ہوا کہ یہ خوش نصیب بچہ جوشِ نبی خاتم النبیین ہی توحید اشنا اور حق پسند و حق پرست بن گیا۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی بتوں کی نجاست سے اس کا دامن آلودہ



قابل رہے۔

② **مشرب**۔ جو اپنی جمالت و گمراہی سے غیر خدا کو پوجنے لگے۔

③ **عاقل**۔ جنہوں نے اعتقادات میں غور و فکر ہی نہ کیا، یا اس کی مہلت ہی نہ پائی اور غفلت میں رہ کر جانوروں کی طرح صرف کھانے کمانے سے کام رکھا۔

آخرت میں یہ تینوں قسم کے اہل فترت نجات پائیں گے یا عذاب میں رہیں گے۔ اس سلسلہ میں ایک قول جمہور ائمہ اشاعہ اور ماتریدیہ میں سے ائمہ بخارا کا ہے۔ دوسرا قول امام نووی و امام رازی کا ہے۔ تیسرا قول جمہور ائمہ ماتریدیہ کا ہے۔ اہل فترت کو سامنے رکھ کر یہ دیکھنا ہے کہ علی مرتضیٰ کے والدین پر جو اہل فترت ہی میں ہیں، کفر کا حکم لگتا ہے یا نہیں؟ اگر ان پر حکم کفر ثابت نہیں تو علی مرتضیٰ پر بھی نہیں۔

① حضرات اشاعہ اور ائمہ ماتریدیہ میں سے اہل بخارا اس زمانہ کے موعود، مشرک، غافل تینوں قسم کے لوگوں کو نجات والا مانتے ہیں۔ اس قول کی بنیاد پر فترت والوں کو تا زمانہ فترت کافر نہ کہا جائیگا کیوں کہ۔ اہل فترت ناجی ہیں۔ اور کوئی ناجی نہیں تو اہل فترت کافر نہیں۔ ائمہ اشاعہ میں سے کوئی انہیں مسلم کہتا ہے اور کوئی معنی مسلم میں سمجھتا ہے۔

اب والدین علی مرتضیٰ کو دیکھئے وہ بھی اس وقت اہل فترت میں شامل تھے اور اہل فترت کافر نہیں تو وہ بھی اس وقت کافر نہیں۔ ہاں ابوطالب حضور اقدس پر ایمان نہ لائے تو ان پر حکم کفر ضرور ہوگا مگر اس وقت ہوگا جب بعد بعثت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتعالیٰ حضور نے تسلیم و اسلام سے انکار کر دیا۔ یہ دو زمانہ تھا جب علی مرتضیٰ خود اسلام لاکر اپنی مستقل حیثیت اختیار کر چکے تھے اور ماں باپ میں سے کسی کے تابع بنانے کا سوال ہی نہ رہ گیا تھا۔ جیسا کہ ابتداً ذکر ہوا کہ جو عاقل بچہ اسلام قبول کر لے وہ مسلمان ہوگا اور ماں باپ کی تبعیت سے شکل کو مستقل بالذات ہو جائے گا۔

② دوسرا مذہب اشاعہ میں سے امام نووی و امام رازی کا ہے یہ تینوں قسم کے لوگوں کو نجات والا نہیں مانتے بلکہ ان میں سے مشرکوں کو عذاب والا کہتے ہیں۔ البتہ موعودوں اور تمام غافلوں کو دیگر ائمہ اشاعہ کی طرح یہ حضرات بھی نجات والا ہی مانتے ہیں۔

③ تیسرا مذہب جمہور ائمہ ماتریدیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ہے۔ ان کے نزدیک مشرکوں کا حکم عذاب ہے اور موعودوں کا حکم نجات ہے۔ جیسا کہ امام نووی و رازی نے فرمایا۔ لیکن ائمہ ماتریدیہ غافلوں کو دو قسموں

۱۔ الجنت میں ایک گروہ امام ابو الحسن اشعری کے تئیں کا ہے جو اشد اہل حق ہے۔ دوسرا امام ابو منصور ماتریدی کے موعود ہے جو ماتریدیہ سے موسوم ہے۔ دونوں کے اندر نزوع عقائد میں کچھ اختلافات ہیں۔ جیسے فروع احکام مختلفہ و شافعیہ و حنفیہ کے درمیان اختلافات ہیں۔ مگر دونوں گروہ حق ہیں اور کوئی کسی کو گمراہ بھی نہیں کہتا، زیادہ سے زیادہ ہر ایک اپنی دلیل کے پیش نظر اپنے کو درست سمجھتا ہے اور دوسرے کو ناجی پرکھتا ہے۔ یہ اختلافی صریح اور قطعی و اجائی نہیں در نہ اختلاف ہی نہ ہوتا۔ محمد احمد مصباحی

میں تقسیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان میں جسے فکر و تامل کا موعود نہ ملا وہ تو نجات والا ہے۔ اور جسے فکر و تامل کا موعود ملا پھر بھی غفلت ہی میں پڑا رہا وہ عذاب والا ہے۔

بہر حال موعودین اور وہ غافلین جنہیں مہلت فکر و تامل نہ ملی متفقہ طور پر ناجی ہیں۔ عذاب والے ہونگے تو صرف مشرکین یا وہ غافلین بھی جنہیں فکر و تامل کا موعود ملا اور توحید ترک کی۔

اب ان دونوں مذہبوں کا خلاصہ سامنے رکھتے ہوئے اسلام علی مرتضیٰ کو دیکھئے والدین میں سے جو باعتبار دین افضل ہو پھر اسی کے تابع قرار پائے گا۔ لہذا اگر صرف والدہ کا بھی موعودہ یا غافلہ ہو تا نا جائے تو یقیناً وہ ناجی اور غیر کافر ہیں اور جناب مرتضیٰ ان کے تابع ہو کر قطعاً غیر کافر ہونگے۔ مخالف الکرم کہہ لگنا چاہتا ہے تو اسے ثابت کرنا ہوگا کہ غافلہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس زمانہ میں موعودہ یا غافلہ نہیں بلکہ ان لوگوں میں تھیں جنہوں نے شرک اختیار کیا یا فکر و تامل کا موعود پا کر بھی توحید سے اجتناب کیا۔ حالانکہ عورتیں عموماً غافلہ ہوتی ہیں اور اس زمانہ کی عورتوں کا کیا کتا؟ جیسا کہ علامہ زرقانی و سوطی کے حوالہ سے گزرا کہ وہ ایسا سخت تاریک دور تھا کہ عورتیں درکنار مردوں کو بھی راہ نہ دکھائی دیتی تھی بلکہ غفلت والے ہوتے تھے۔

مخالف جو دلیل رکھتا ہو پیش کرے اور منہیں کر سکے تو اسے محض اپنے تراشیدہ ادہام کی بنا پر کہنے کا حق ہرگز نہیں کہ علی مرتضیٰ کے والد اور والدہ دونوں ہی کافر تھے جن کی تبعیت میں جناب مرتضیٰ بھی حکم کفر عائد ہوتا ہے۔

مسلم و نصرانیہ کے زمانہ سے پیدا شدہ بچے کے اسلام و کفر سے متعلق علامہ شامی کی ایک عبارت یہاں پیش فرمائی ہے جس کے آخر میں ہے کہ توین کے معیار میں اعتنا ہی مناسب ہے۔ اور کفر سب سے بدتر برائی ہے تو جب تک صریح ثبوت فراہم نہ ہو جائے کسی پر حکم کفر لگانا شایاں نہیں۔

مسلم و نصرانیہ کے زمانہ سے پیدا شدہ بچے کے متعلق علماء کی ہدایت یہ ہے۔ اور اسد اللہ الغالب جناب علی مرتضیٰ کے بارے میں مخالف کی بلا دلیل جسارت وہ ہے۔ اس جرأت کی بھی کوئی حد ہے؟

ثانیاً

اب تک اہل فترت کے اشخاص کی بنیاد پر کلام تھا۔ یہاں ثبوت احکام کی بنیاد پر گفتگو کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ اس وقت علی مرتضیٰ کو حکم تبعیت کافر شمار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔

یہ اصول فقہ اور علم کلام کا ایک اہم مسئلہ ہے کہ اشیاء کا حسن و قبح عقلی ہے یا شرعی؟ یہ تو مسلم ہے کہ خداوند حکیم نے جس چیز کا حکم دیا وہ ضرور اچھی ہے اور جس سے روکا وہ قطعاً بُری ہے لیکن سوال یہ ہے کہ شریعت وارد ہونے سے پہلے بجائے خود ان چیزوں میں کوئی اچھائی یا بُرائی تھی یا نہیں؟



۱۔ اشیاء کا حسن و قبح عقلی صرف شرعی لئے  
تقریباً ہر شے اور حکم بھی شرعی لئے

دوسرا مذہب یعنی ائمہ ماتریدیہ کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اشیاء کا حسن و قبح عقلی ہے۔ یعنی مشروع پر موقوف نہیں۔ اور بجائے خود اشیاء میں اچھائی برائی موجود ہوتی ہے۔ لیکن اتنے سے بندہ کے ذمہ نہ کچھ واجب ہوتا ہے نہ کچھ حرام ہوتا ہے۔ یہ حضرات بھی قبل شرع کسی حکم کا ثبوت نہیں مانتے۔

تیسرا مذہب جمہور ائمہ ماتریدیہ کا ہے۔ وہ فرماتے ہیں افعال کا حسن و قبح عقلی ہے یعنی اشیاء میں خود اچھائی برائی ہوتی ہے جس کی بنیاد پر خدا کی طرف سے اچھی چیزوں کے کرنے کا، اور بری چیزوں سے بچنے کا حکم ہوتا ہے۔ لیکن عقل ماری چیزوں کی اچھائی برائی کے ادراک سے قاصر ہے۔ البتہ بعض واضح چیزیں وہ ہیں جن کی اچھائی برائی کا عقل ادراک کر لیتی ہے تو ان چیزوں میں خدا کی طرف سے بندہ کے ذمہ حکم متعلق ہو جائے گا۔ ہاں خلافت و رزق پر آخرت میں عقاب کو یہ حضرات واجب نہیں کہتے کیونکہ عقوبت نہیں ہے۔ اس بنیاد کی روشنی میں وہ فرماتے ہیں کہ ایمان و توحید اور شکر منعم کی اچھائی کفر و انکار اور ناشکری کی برائی عقل خود جان لیتی ہے تو شریعت آنے سے پہلے بھی توحید و شکر کی بجا آوری اور کفر و ناشکری سے اجتناب ضروری ہے۔ ہاں دنیا و آخرت کے تمام تفصیلی احکام کا عقل ادراک نہیں کر پاتی اس لئے قبل شریعت ان کا لزوم نہیں۔

اب ذریعہ مسئلہ کو دیکھتے ہیں وہ دونوں قول پر قبل شرع جب کوئی حکم نہیں تو کفر بھی نہیں کیونکہ کفر سب سے بدتر معصیت ہے۔ معصیت حکم کی مخالفت کا نام ہے۔ حکم ہی نہیں تو مخالفت حکم کیسے ہوگی۔ اور جب اس وقت سرے سے کوئی معصیت نہیں تو سب سے بڑی معصیت کفر بدرجہ اولیٰ نہیں۔ جب کفر نہیں تو اس وقت کوئی کافر بھی نہیں۔ لہذا قبل بعثت کے اس زمانہ میں ابوطالب پر بھی حکم کفر نہیں۔ جب ان پر نہیں تو جہت مرتضیٰ پر ان کی تبعیت میں کیوں کر ہوگا؟ اور بعد بعثت جب ابوطالب پر حکم کفر ہوا تو اس وقت علی مرتضیٰ خود خود اسلام لاکر مستقل بالذات اور حکم تبعیت سے بری ہو چکے تھے۔

جمہور ائمہ ماتریدیہ کے مذہب یعنی تیسرے قول کی بنا پر قبل شریعت بھی بندہ کو اختیار توحید اور اجتناب شرک لازم ہے۔ تو اس کی کیا دلیل ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کی والدہ فاطمہ بنت اسد نے اس زمانہ میں توحید

لے (۱) فعل کے اچھے برے ہونے کا ایک معنی اس کا صفت کہان صفت جب ہوا جیسے حکم اچھا اور جمل کا برا (۲) دوسرا معنی فعل کا دنیوی غرض کے موافق یا موافق ہونا (۳) تیسرا معنی اس کے کرنے والے کا آخرت میں سستی ثواب ہونا یا اس کے ناسخ کا آخرت میں قابل عتاب ہونا۔ پہلے دو معنی پر تو انشاء کا سبب و قبح بالاعتقاد عقل ہے یعنی شریعت پر موقوف نہیں۔ اگر شریعت نہ ہو تو بھی بعض افعال سفایا کی جاتی ہیں اور بعض سفایا عیب۔ ہوں ہی بعض غرض دنیوی کے موافق ہونے یعنی موافق۔ لیکن تیسرا معنی اختلافی ہے جس کی تفصیل ملاحظہ کر کے ۱۲۔ محمد احمد

شرک کی اور شرک سے اجتناب نہ کیا؟۔ پہلے مخالف اسے ثابت کرے پھر علی مرتضیٰ پر کوئی حکم لگانے کی جرات کرے۔

### ثالثاً

اگر بطور تنزیل مان لیا جائے کہ اُس زمانہ فرقت میں زن و شوفاطمہ و ابوطالب دونوں ہی کے لئے کفر ثابت تھا تو بھی علی مرتضیٰ پر ان کی تبعیت میں حکم کفر لگانے سے پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ اس وقت حکم تبعیت صادق و ثابت تھا۔

نگاہ انصاف کی ضرورت ہے۔ بچہ کو والدین یا دارالحرب کی تبعیت میں کافر بننے کا کیا مطلب ہے؟ اگر یہ کہیں کہ وہ حقیقتہً کافر ہے تو بدادہت غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ گذر چکا کہ کفر تکذیب ہے۔ تکذیب کے لئے تیز و ادراک ضروری ہے۔ تیز و ادراک ہی نہیں تو حقیقتہً تکذیب و انکار بھی ہو سکتا ہے۔

لہذا یہی معلوم ہوا کہ بچہ کو کافر بننا حقیقتہً نہیں حکم ہے۔ حکم کا یہ مطلب ہے کہ بچہ کے لئے اذوئے شرع وہ احکام ہوں گے جو اس کے ماں باپ یا اہل ملک کے لئے ہوں گے۔ اور یہ احکام بھی احوال آخرت سے متعلق نہیں بلکہ صرف احوال دنیا سے متعلق ہیں۔ مثلاً وہ مر جائے تو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھیں گے، مسلمانوں کی طرح غسل و کفن نہ دیں گے، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کریں گے۔

جب یہ تبعیت صرف احکام دنیا میں ہے تو تبعیت ثابت ہونے سے پہلے احکام دنیوی کا وجود ضروری ہے اگر دنیا میں کوئی حکم ہی نہ ہو تو تبعیت کس چیز میں ہوگی۔ یہ ثابت ہو چکا کہ حضرات اشاعرہ و ماتریدیہ کے مذکورہ تینوں اقوال کی روشنی میں اس طرح کے احکام دنیوی شریعت سے پہلے ہو گئے تھے تو اس وقت کسی ناگجہ بچے کا اپنے والدین کی تبعیت میں کافر قرار پانے کا حکم بھی ہو سکتا تھا کہ اس وقت نہ حکم نازل تھا نہ حکم میں تبعیت حاصل۔

اس تحقیق سے روشن ہو گیا کہ تنہا حکم انما دہنا کسی طرح یہ لفظ (کافر) حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ پر کسی وقت صادق نہ ہوا۔ روز اُفت سے ابدالاً باتک ان کا دامن اس آلودگی سے پاک و صاف رہا۔

والحمد للہ سب الفلین

برابر تہجدی کے بعد برات صدیقی کو تکمیل میں بیان فرمایا ہے۔ اور سوال دوم کے جواب میں مزید تفصیل و وضاحت کرتے ہوئے روانغن و تفصیلات کے خیالات ادہام کلا دیا ہے۔ اور دوسرے تیسرے دو سوالوں کے جواب میں کئی طرح یہ دکھایا ہے کہ اسلام لانا، سابقہ اسلام فطری کے معانی نہیں۔ تفصیلات اور حوالے مع ترجمہ اصل کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

محمد احمد مصباحی

فیض العلوم محمد آباد گوہر۔ اعظم لکھنؤ یو پی

پنجشنبہ ۲۳ ذوالحجہ سنہ ۱۴۰۳  
۲۰ ستمبر ۱۹۸۴ء

۱۔ اللہ کے نام سے شروع نہایت بہرہ بان رحم والا۔ ساری تعریف اللہ کے لئے جس نے علی مرتضیٰ کے چہرے کو عزت و کرامت بخشی تو وہ ہمیشہ اس کی رضا و خوشنودی سے بہرہ ور رہے۔ اور درود و سلام جو بلند پسندیدہ پسندینہ سردار، فیصلہ فضا کے دن گنگنا روں کے شفیع پر۔ اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر۔ تمام اگلوں پچھلوں کی تعداد کے برابر۔ ۱۲ محمد احمد۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ رب العالمین شہاب الدین احمد بن محمد خطیب سلطان بن ۱۲۴۵ھ مطابق شریفہ ۱۲۴۵ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَثَّرَ وَجْهَ عَلِيٍّ الْأَمْرَ نَصِيًّا ۖ فَلَمْ يَزَلْ مَحْطُوطًا مِثْلَهُ يَتَعَيْنُ الرَّضِيُّ ۖ  
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى السَّيِّدِ الْأَعْلَى الرَّضِيِّ الْأَمْرَ نَصِيًّا ۖ شَفِيعِ الْمَذْنُوبِينَ يَوْمَ

### فصول اولی

وَفِي سِرِّ الشَّعْنَاءِ قَوْلُهُ وَفِيهِ سُبْحٌ  
وَقِيلَ ثَمَانٍ - وَهُوَ الصَّيْحُ وَأَخْرَجَهُ  
الْبُخَارِيُّ فِي تَابِ سُبْحِهِ عَنْ عُرْوَةَ  
وَقِيلَ عَشْرٌ أَخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ  
وَقِيلَ خَمْسَةٌ عَشْرٌ وَهُوَ مَرْدُودٌ  
ثَمَامٌ ذَلِكَ مَبْسُوطٌ فِي الْفَتْحِ ۱۱

۴ ۴  
۴ ۴

وَفِي رِكَابِهِ عَنْ أَحْكَامِ الصَّنَائِدِ  
لِلْأَسْتَوْشِ سَنَةً قَبْلَ الْبُلُوغِ تَبَعُ الْآبُوَيْنِ  
فِي الذِّمِّ مَا لَمْ يَصِفِ الْإِسْلَامُ ۱۱  
قَالَ - نَأْمَاةٌ أَنَّ التَّبِيْعَةَ لَا تَنْقَطِعُ إِلَّا  
بِالْبُلُوغِ أَوْ بِالْإِسْلَامِ بِتَقْبِيهِ وَبِهِ  
فَتَرَجَّحَ فِي الْبَصْرِ عَلَى الْبَلُوغِ بَابُ الْجَنَائِزِ ۱۱

۴ ۴

در دلتما میں ہے۔ قولہ۔ ان کی عرسات  
نہی۔ اور کہا گیا کہ آٹھ سال بھی ہیں صحیح  
ہے۔ اسی کو امام بخاری نے اپنی تائید میں  
حضرت عروہ سے روایت کیا۔ اور  
کہا گیا کہ دس سال بھی۔ اسے حاکم نے مستدرک  
میں روایت کیا۔ اور کہا گیا کہ ہندو سال  
نہی۔ یہ قول مردود و ناقبول ہے۔ پوری تفصیل  
فتح القدیر میں ہے۔ ۱۱۔ (مترجم)

(رد المحتار کتاب النکاح میں احکام الصنایع  
للاستروشنی سے نقل ہے۔ جو قبل بلوغ دین  
میں اپنے والدین کا تابع ہے جب کہ وہ کفر و کفر  
نہ ہو۔ شامی نے کہا۔ انا وہ فرمایا کہ یہ  
تبعیت بائع ہونے یا خود اسلام لانے سے  
ختم ہوتی ہے۔ اسی کی تصریح بحر الرائق اور  
مح الفقار باب الجنائز میں بھی ہے۔ ۱۱۔ مترجم)

باب المرتد۔ مطلب فی ردۃ الصبی و اسلامہ۔ ج ۳ ص ۳۶ اشاعت مکتبہ نوریہ رضویہ کفر عکس طبع۔ مطبوعہ  
دارالکتب العربیۃ الکبریٰ۔ مصر ۱۳۲۸ھ۔ باب المرتد۔ ج ۵ ص ۵۲۹ اشاعت مکتبہ نوریہ رضویہ کفر عکس طبع۔ مطبوعہ  
مینیہ مصر ۱۳۱۹ھ۔ باب نکاح الکافر۔ مطلب الولد تبیع جزالابون ویناہم ۳۲۸ اشاعت مکتبہ نوریہ رضویہ  
کفر عکس۔ ولفظہ۔ ولا تزول التبیعۃ الی البلوغ، نعم تزول التبیعۃ اذا اعتقد دینا غیر دین ابویہ اذا غفل الادیان  
فیئذہ صار مستقلاً۔

ترجمہ۔ تبعت بلوغ تک ختم نہیں ہوتی ہاں اس وقت تبعت ختم ہو جاتی ہے جب ادیان کی کچھ رکھ کر اپنے ماں  
باپ کے دین کے علاوہ کسی دین کا معتقد ہو جائے اب وہ (تابع نہ رہا) خود مستقل ہو گیا۔ مطبوعہ دارالکتب مصر ۱۳۲۸ھ  
۱۲

توبہ و پشت کا اس خیال شیعہ کی زہار گنجائش نہیں۔ بلکہ اس سے پیشتر بھی کہ جب قریش مبتلائے قوط  
ہوئے تھے حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو طالب پر تخفیف عیال کے لئے امیر المؤمنین کو  
اللہ تعالیٰ وجہ کو اپنی بارگاہ امان پناہ میں لے آئے تھے۔ کتنا دکھنا تھا اس شخص فی بیوتہ۔  
حضرت مولیٰ نے حضور مولیٰ الکمل سید المرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کنار اقدس میں پرورش پائی،  
حضور کی گود میں ہر ش سنبھالا، آنکھ کھلتے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جمال جہاں آرا دکھا  
حضور ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبارک وسلم۔ توحب سے اس جناب  
عرفان مآب کو ہر ش آیا قطعاً یقیناً رب عزوجل کو ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ہر گز ہر گز بتوں کی نجاست  
سے ان کا دامن پاک بھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لقب کریم کو م اللہ تعالیٰ وجہ ملا۔ ذلک فضل اللہ  
یؤتی من یشاء و ذالفضل للبیین علیہ

اب رہ گئے صرف چند برس جو روز پیدائش سے بالکل نا بھی کے ہوتے ہیں، جن میں بچہ نہ کچھ  
ادراک رکھتا ہے، نہ سمجھ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس عمر میں حقیقت کو کوئی بچہ کافر نہیں کہا جاسکتا کہ صدیق مشتق  
قیام مبدد کو مستلزم کفر تکذیب ہے، اور تکذیب بے ادراک و تیز نامتصور ملے بلکہ اس وقت تک  
ہر بچہ کا دین فطری اسلام ہے۔ اگنا تعلقہ ہم محتاج الاحادیث۔

دیکھا کہ صحیح احادیث اس پر ناظر ہیں (یعنی)  
ہاں جس کے والدین کافر ہوں اس پر ان کی تبعیت کا حکم کیا جاتا ہے جب کہ تبعیت مستور  
بھی دور نہیں۔ جیسے وہ بچہ جسے دارالاسلام میں اسیر کر لائیں اور اس کے کافر ماں باپ دارالحرب میں  
رہیں، کہ جو جیاد حلاوت دار، تبعیت آئوین منقطع ہو گئی۔ اب یہ تبعیت دار اے مسلم کہا جائے گا۔

۱۱۔ تبویہ ننگا کفر ہے اور اک و تیز غیر منصوب۔ لہذا نا سمجھ بچہ کفر سے خالی ہوگا۔ جب کفر اس کے ساتھ قائم  
نہیں تو اس پر کافر کا اطلاق بھی درست نہیں۔ کیونکہ کافر کفر سے مشتق ہے۔ اور کسی پرشتن صادق ہونے کے لئے  
مصدر سے اس کا متعین ہونا لازم ہے۔ جیسے لفظ عالم کسی پر صادق آنے کے لئے علم سے اس کا متعین ہونا  
لازم ہے۔ لہذا بحر حب مدد (کفر) سے خالی ٹھہرا۔ تو اس پرشتن (کافر) کا اطلاق بھی نہیں ہو سکتا ۱۱۔  
علیہ یہ فوہ صنف علیہ الرحمہ کی جارت ہے آیت نہیں ہے۔ اتعمد۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے پہلے عطا کرے تو ایضاً والا ۱۱۔  
لہذا صحیحاً

بچہ کو عداوت

بچہ کا کافر ہونا

فِي جَنَاتٍ ثَوَالِدٍ رَّحِيْبٍ مَّعَ أَحَدٍ  
أَبُو يُوَيْسَ لَا يَصْلِي عَلَيْهِ إِلَّا نَفْسٌ لَّهُ  
وَلَوْ سَبَّيْ بِدُونِهِ فَمُسْلِمٌ مِّنْ آلِ دَاوُدَ  
أَوْ لِسَافٍ أَوْ مَدْحُجًا - وَفِي بَيْتِهَا جَبَر  
الْوَلَدُ يَنْبَغُ حَبِيرًا لِّأَبُو يُوَيْسَ وَبَنَاتُهَا  
أَشْعَذُ مَتِ الدَّارِ الْخ.

† † †  
† † †  
† † †  
† † †  
† † †

(در مختار کتاب جماعت میں ہے کہ کوئی بچہ  
اپنے حریف والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ  
(دارالمحرب سے گھر گزار کر کے (دارالاسلام میں)  
لایا گیا (دارالمحرب) تو اس کی ناکاز جازہ نہیں  
پڑھی جائے گی کیونکہ وہ کافر حریف کے بنایا  
ہے۔ ہاں اگر تنہا گزار دیا تو دارالاسلام یا  
گھر گزار کرنے والے کے تائب ہونے کے باعث  
مسلم ہے۔ اہل مخلص۔ در مختار کتاب النکاح  
میں ہے :- باعتبار دین ماں باپ میں سے  
جو بہتر ہو پھر اسی کا تائب ہوتا ہے اگر دارالیک  
جو - آخر - قریب)

جب یہ امر متفق ہو لیا تو اب یہاں اس بڑے ناکج کی عمر بھی، یہ ناگوار و ناسزا خیال، دو امر  
کے ثبوت کافی کا محتاج۔

امراول حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابوطالب دونوں کا اس وقت تک  
کافر ہونا کہ ان میں ایک بھی موجد ہو تو پھر اسی کی بیعت سے موجد کہا جائے گا، کافر کی بیعت ہرگز نہ  
کرسے گا لہذا نخواستہ علیہ قاطبہ من ان الولد یبغ حبیرو الابو یوس وینا۔ (کیونکہ تمام علمائے نص فرمایا ہے  
کہ ماں باپ میں سے باعتبار دین جو بہتر ہو پھر اسی کے تائب ہوتا ہے۔ مترجم)

امردوم اس وقت حکم بیعت صادق و ثابت ہونا۔ ان دو امر سے اگر ایک بھی پایہ ثبوت  
سے ساقط رہے گا تو یہ بیہودہ خیال، خیال کرنے والے کے منہ پر مارا جائے گا۔ مگر موئی علی کے  
رب جل و علا کو حمد و ثناء ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ان دو میں سے ایک بھی ثابت نہیں۔

۱۔ در مختار ج ۱ ص ۷۶۔ مطبع نوکشتہ لاہور ۱۳۳۵ھ۔

۲۔ ایضاً ج ۲ ص ۱۶۶۔ مطبع لاہور ۱۳۳۵ھ۔

۳۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کالدہ ماجدہ جو صحابہ جو یوں ۱۲۔ محمد احمد

أَوَّلًا اِبِلْ قُرْتِ حَنْصِلِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ كِي دَعْوَتِهِ بَنِي قَوْمِ  
أَوَّلِ مَوْجِدِ حَنْصِلِ بَدَايَتِ اِزْلَى نَاسِ عَالَمِ اِنْصِرَافِ فِي مِثْلِ رَاوِ تَوْحِيدِ كَهَانِ قَبِيصِ مَسْ بِنِ  
سَاعِدِ وَزَيْدِ بِنِ عَرُوبِ نَفِيلِ وَعَامِرِ بِنِ اَنْطَرِ عَسَدَوَانِ وَتَيْسِ بِنِ عَامِمْ تَبِي وَصَفْوَ اِبْنِ اَبِي اَمِيهِ كَلَانِ وَ  
زَيْرِ بِنِ اَبِي سُلَيْمَانِ شَاعِرِ شَبُورِ وَغَيْرِهِمْ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى عَلِيمٌ۔

دوم مشرک کہ اپنی جمالتوں ضلالتوں سے غرہ کو بوجھنے لگے۔ جیسے کہ اکثر عرب  
سوم غافل کہ براہ سادگی یا اہتمام فی الدنیا انھیں اس مسئلہ سے کوئی بحث ہی نہ ہوئی بہائم  
کے مثل زندگی۔ اعتقادات میں نظر سے غرض ہی نہ رکھی، یا نظر و فکر کی مہلت نہ پائی۔ بہت زمانہ وہ  
اہل نوادی کی نسبت ہی مظلوم ہیں۔

قَالَ السَّلَامَةُ الرَّوْفَانِي: وَمِنْ عَجَائِزِهِ عَمَّا لَجَلُ فِيهَا شَرَفًا وَغَرَبًا وَفَقًا: فِيهَا  
مَنْ يَغْفِرُ الشَّرَائِعَ وَيُغَيِّرُ الدِّينَ عَلَى وَجْهِهَا الْأَنْفَرَاتِ يَبْنُونَ مِنْ أَحَدِهَا أَهْلَ  
الْكِتَابِ مَفْرُوعِينَ فِي أَقْطَاسِ الْأَرْضِ كَالشَّامِ وَغَيْرِهَا وَإِنْ كَانَتِ النَّسَاءُ الْيَوْمَ  
مَعَ قُشُورِ الْإِسْلَامِ شَرَفًا وَغَرَبًا لَا يَذْهَبُ بَيْنَ غَالِبِ أَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ، لِيَتَدَمَّ  
مَخَالِيقُ الْعُقَمَاءِ فَمَا ظَنُّكَ بِزَمَانِ الْجَاهِلِيَّةِ فَالْفَرَقُ الَّذِي مِثَالُهُ  
لَا يَغْفِرُونَ ذَلِكَ فَضْلًا عَنْ نِسَائِهِ - وَلِذَا لَمَّا بُدِئَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تَعَجَّبَ أَهْلُ مَلِكَةِ خَالُوا أَبْنَةَ اللَّهِ بُشْرًا مَسْئُولًا وَقَالَ الْوَشَاءُ سُبُلًا نَزَلَ مَلَكُهُ  
وَوُثِّقَ كَاتِبَاتُهَا يَنْظُرُونَ أَنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعَثَ بِسَاهِهِ عَلَيْهِ فَأَتَاهُمُ لِيُعْبَدُوا  
مَنْ يَكْلِفُهُمْ شَيْءٌ يُعْتَبَرُ عَلَيْهِ جَمِيعًا لِيُؤْتُوا مَا وَقَعَدَ مِنْ يَغْفِرُهَا إِذْ كَانَ يَنْهَهُمُ

حصہ۔ دونوں قبل بندے زمانہ جاہلیت میں نہ صرف موجد تھے بلکہ پیش از بیعت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ایمان لکھے۔ جس نے  
بازار و خطہ میں اپنی قوم سے فرمایا۔ حقیر یہ ادھر سے ایک نیا ظاہر ہوئے والہ۔ اور کہ کثرت اشارہ کی لوگوں نے کناہہ حق کیا ہے  
کہا۔ کوئی بن قلاب کی لود سے ایک مرد کو جس کو انخلا اور حبش کے مین اند فانی حمت کی طرف دعوت فرماتے گا کہ اس کی بات ماننا اگر  
میں جانتا گا اس کی بات نہ منہ دے پھر نکال دے پھر پھر اس کی طرف دور گھٹا۔ اس واقعہ ابو نعیم فی مکمل النبوة میں ہے جہاں حضرت اللہ تعالیٰ  
حقاً حاضر ہیں۔ حضرت اللہ تعالیٰ حین فرستے ہیں کہ زید بن عمرو سے کہا میں اپنی قوم کا مہمان ہوں اور میں اپنا اسم واسمیل کا نام بول رہا ہوں وہ دونوں تین  
کو نہ بوجھ اور اس قدر کہ طرف نظر پڑھے تھے میں نے واسمیل سے ایک نبی کے اظہار میں جوں کو میرے خیال میں اس کا زمانہ نہ پایا تھا میں اس میں ایمان  
لانا ہوں۔ میں اس قدر ہی کرتا ہوں۔ میں گاہی ہوتا ہوں کہ وہ نبی ہے۔ اسے ظہر اگر ظہار ہی ہو گا کہ تو انھیں میں سلام و تحیات فرماتے ہیں۔  
جب میرے حضور میں فرمائی اللہ تعالیٰ حین فرستے ہیں کہ زید بن عمرو سے کہا میں اپنی قوم کا مہمان ہوں اور میں اپنا اسم واسمیل کا نام بول رہا ہوں وہ دونوں تین  
وہاں کے وقت فرمائی اور ارشاد فرمائی ہیں کہ اسے وہاں کہ جنت میں وہاں میں کسیر کر رہا ہے۔ اس واقعہ ابن سعد الفہرست میں ہے۔ حضرت  
اللہ تعالیٰ رحمہ ۱۲۔ حضرت خضر علیہ السلام۔







قَالَ أَمِنْتُ بِخَاتَمِ إِمْنٍ لَا يَجِبُ إِبْسَانٌ  
وَلَا يَحْرُمُ كُفْرٌ مِمَّنْ الْبَشَرَةُ كَقَوْلِ الْأَشْعَرِيِّ

فَوَاحِ الرَّحْمَتِ فِي هَبْ

عِنْدَ الْأَشْعَرِيِّ وَالشَّيْخِ ابْنِ الْعَمَادِ  
لَا يُؤْخَذُ وَنَ وَنَا قَوْلًا بِالتَّوَكُّلِ وَالْمَيَادِ  
بِاللَّهِ تَعَالَى ۞

حاشیہ طحاوی علی الدر المختار میں ہے :-

أَهْلُ الْفِتْرِ تَأْجُونَ وَلَوْ غَيَّرُوا  
بَدَلُوا عَلَى مَا عَلَيْهِ الْأَشْعَرِيُّ وَ  
بَعْضُ الْمُحَقِّقِينَ مِنَ الْمَأْمُونِينَ  
وَقَوْلُ الْكَمَالِ فِي التَّحْوِيلِ عَنْ ابْنِ  
عَبْدِ الدَّوْلَةِ أَنَّهُ الْمُخْتَارُ يَقُولُ  
تَعَالَى ۞ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ  
رَسُولًا ۞ وَمَا فِي الْفِقْهِ الْأَكْبَرِ  
مِنْ أَنَّ الْبَذِيْعَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا نَأْتِي الْكُفْرَ نَمْدُ صُومًا  
عَلَى الْأَمَامِ ۞

۱۔ شرح فقہ اکبر۔ مولانا علی قاری م ۱۰۳۔ ۱۰۴ ص ۹۵ مطبع مجتبیہ مصر ۱۳۳۵ھ۔

۲۔ فَوَاحِ الرَّحْمَتِ از بحر العلوم مولانا عبد العالی فرنگی علی شرح مسلم البیروت للعلامة عبد الشہار ریج ص ۱۵۔ ۱۶ مطبع دار الفکر ۱۳۹۵ھ۔

۳۔ حاشیہ العلامة السید احمد الطحاوی علی الدر المختار ص ۲۰ ج ۲ مطبع دار الفکر بولاق ۱۲۸۵ھ۔

ہم میں کے ائمہ جبار نے اشاعہ کی طرح فرمایا  
قبل بعثت وجوب ایمان اور حرمت کفر وہ  
نہیں۔ ۱۲۔ مترجم

(اشعریہ اور شیخ ابن البہام کے نزدیک ان  
سے مواخذہ نہیں اگرچہ مرکب شرک ہوں  
والیاذ باللہ تعالیٰ۔ ۱۲۔ مترجم)

(اہل فرت ناجی ہیں اگرچہ تغیر و تبدل کے  
مرکب ہوں۔ اس پر اشاعہ اور بعض محققین  
ماتریدہ ہیں۔ کمال ابن ہمام تحریر میں ابن  
عبد الدولہ سے نقل ہیں کہ یہی مختار ہے  
کیونکہ ارشاد باری ہے : ہم غاب فرمانے  
والے نہیں جب تک کہ کوئی رسول بھیجیں  
اور فقہ اکبر میں جو ہے کہ حضور  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین نے حالت  
کفر میں انتقال کیا تو یہ مصنف فقہ اکبر امام اعظم  
پر وسیع کاوی ہے ۱۲۔ ۱۳۔ مترجم)

اس قول پر تو ظاہر کہ اہل فرت کہ تا زمان فرت کافر نہ کہا جائے گا کہ وہ۔ ناجی ہیں، اور کافر  
ناجی نہیں۔ تو شکل ثانی نے صاف تبجہ دیا کہ وہ کافر نہیں۔

۱۔ بنیاد پر اس سے سید علامہ طحاوی نے  
والدین کیمن کے کفر سے منزہ ہونے پر  
استدلال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں  
سے ماضی ہوا اور ہم اس شخص سے جو رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام کی خاطر  
ان کا امام پسند کرے۔ ۱۲۔ مترجم

ولہذا ائمہ اشاعہ میں کوئی انہیں مسلم کہتا ہے کوئی معنی مسلم ہیں۔

۲۔ ذوقانی نے فرمایا یہ پھر اصحاب دائرہ  
اشہک عبارتیں اس بارے میں مختلف ہو گئیں  
جسے دعوت نہ پہنچی۔ سب سے عمدہ عبارت  
اس کی ہے جس نے کہا کہ وہ ناجی ہے۔  
اسی کو امام بسکی نے اختیار کیا کسی نے کہا  
وہ فرت پر ہے۔ کسی نے کہا مسلم ہے۔  
امام غزالی نے فرمایا کہ تحقیق یہ ہے کہ اے  
معنی مسلم میں کہا جائے۔ ۱۲۔ مترجم

(اس طور تو خود ابوطالب پر حکم کفر اس وقت سے ہوا جب بعد بعثت اقدس تسلیم اسلام)

۱۔ ہکذا اھو فی نسخۃ بالناء ویتراوی لی انہ  
اعلیٰ حضرت علیہ السلام فرماتے ہیں : میرے شوہر میں اسی طرح ملے ہے  
میرا خیال ہے کہ یہ طاک کے ساتھ شرط ہے ۱۲۔ مترجم کے پیش نظر نسخہ  
میرا خیال ہے کہ یہ طاک کے ساتھ شرط ہے ۱۲۔ مترجم کے پیش نظر نسخہ

۲۔ شرح موابب لولایہ از علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی ج ۱ ص ۱۰۲ مطبعہ ازہریہ مصر ۱۳۲۵ھ۔



اعتقاد میں داخل کر لیا تو ان کے بارے میں یہ حکم ثبت فرمایا کہ وہ اشرار و مجرّمات ہونے سے حاصل کلام یہ کہ آیت کا مفاد یہ ہے کہ کافرین اقرار کرتے ہیں۔ نہ یہ کہ سارے اقرار کرنے والے کافر ہیں کہ اہل فترت کے کفر کی تصریح جو۔ ۱۷۔ مترجم

رد المحتار میں یہی قول ائمہ بخارا کی طرف نسبت کیا۔

اس کے برخلاف جو پہلے ہم نے مولانا علی قاری، طحاوی، ذریعہ السلام و جمہ اشرار تعالیٰ سے نقل کیا علاوہ شامی نے اس طرح فرمایا کہ ہاں مائتہ یہ میں سے ائمہ بخانا، اشاعر کے موافق ہوئے۔ انہوں نے امام اعظم کے قول اپنے خالق سے جاہل رہنے میں کسی کے لئے کوئی عذر نہیں، کو مابعد بعثت پر محمول کیا۔ اسی کو محقق ابن الہمام نے تحریر میں اختیار کیا۔ لیکن یہ قول جو لوگ کفر کا عقیدہ رکھتے ہوئے مر گئے ان کے علاوہ کے بارے میں ہے۔ امام نووی اور غزالی رازی نے تصریح فرمائی ہے کہ جو قبل بعثت حالت شرک میں مر گئے جن میں ہوں گے اسی پر بعض مالکیہ تفسیر اہل فترت سے متعلق اعتقاد صحیحہ کو محمول کیا ہے۔ ۱۷۔ مترجم

عَلَى خِلَافٍ مَا قَدْ مَنَعَ مِنَ الْقَابِلِ وَالْخَطِائِي وَبَيَّحُوا الْمُؤْمِرَ وَهَكَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى - حَيْثُ قَالَ - نَقَمَ الْبُخَارِيُّونَ مِنَ الْمَأْتِيَةِ وَالْمَاضِيَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةِ - وَحَسَنُوا قَوْلَ الْأَمَامِ - لَا عُدَّةَ لِأَحَدٍ فِي الْجَهْلِ بِخَالِقِهِ - عَلَى مَا بَعْدَ الْبَيِّنَةِ - وَاحْتَسَاةَ الْحَقِيقِ ابْنِ الْهَمَامِ فِي التَّحْوِيلِ - فَبَيْنَ هَذَا فِي غَيْرِ مَنْ مَاتَ مُتَقِدًا لِلْكَفْرِ - فَقَدْ صَرَّحَ التَّوَدِيُّ وَالْفَهْرُ الرَّازِيُّ بِأَنَّ مَنْ مَاتَ قَبْلَ الْبَيِّنَةِ مُشْرِكًا فَلَهُ فِي النَّاسِ - وَعَلَيْهِ عَمَلُ بَعْضِ الْمَالِكِيَّةِ مَا صَحَّ مِنَ الْأَخَاوِثِ فِي تَنْذِيرِ أَهْلِ الْفِتْرِ وَالْم - لَهُ

لہ رد المحتار علی الدر المنار باب تکاح الکافر مطلب فی الکلام علی ابوی البیہی علی اشرار تعالیٰ علیہ وسلم و اہل الفترۃ۔

جمہور ائمہ مائتہ یہ قدرت اسلام کے نزدیک۔ اہل فترت کے مشرک، مضائقہ ہو جاتا ناہل غافلوں میں جس نے جہالت فکر و قائل نہ پائی، ناجی۔ پائی، مضائقہ

یہی قول تائید یا قبضہ اس سے جو امام ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ کسی کے لئے اپنے خالق سے جاہل رہنے میں کوئی عذر نہیں، مابعد بعثت کو مابعد بعثت والوں پر اس قول کو محمول کرنا امام سے منقول اس دور سے قول میں نہ مل سکے گا کہ اگر اشرار تعالیٰ کوئی عذر نہ سمجھتے فرمایا تو یہی مخلوق پر ایمانی عقول کے ذریعہ خالق کی معرفت واجب ہوتی۔ لیکن محقق ابن الہمام نے اسے وجہ عربی پر محمول کر کے تاویل کی ہے یعنی ان کے لئے یہی مناسب ہوتا۔

اقول۔ ان نام افعال کے ظاہر یا معنی استعان سے اعراض وارد ہوگا۔ امد یہ محکم بھی ہیں کثیر بھی۔ اس قابل نہیں کہ رد ک جائیں یا نہیں رد کرنے کا ارادہ کیا جائے۔ امام سیوطی نے ان میں کچھ حدیثیں شمار کرائی ہیں۔ فرمایا کہ ان میں تین ہیں۔ ۱۔ اقول۔ اسود بن شریح اور ابو ہریرہ دونوں حضرات کی حدیث مرفوعہ جس کی تصریح امام

وَهُوَ الْمُؤَيَّدُ بِمَا قِيلَ عَنْ إِمَامِ الدِّينِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ - لَا عُدَّةَ لِأَحَدٍ مِنَ الْبُخَارِيِّينَ - وَحَسَنُ الْبَيِّنَةِ لَا يَجِبُ فِي قَوْلِهِ الْآخِرِ فَيُنَاقِلُ عَنْهُ - أَنَّهُ لَوْلَمْ يَنْفِ اللَّهُ سَوْلاً لَوَجِبَ عَلَى الْخَلْقِ مِمَّا قَدْ يَمَقُّو لِيَهُ - لَكِنْ أَوَّلَهُ الْحَقِيقُ بِحَدِيثِ الْجَوْهَرِ عَلَى الْعَرَبِيِّ - أَيْ لَكَانَ يَنْبَغِي لَهُ ذَلِكَ - أَقُولُ - وَبِهِ عَلَى طَرَا حَسَنُ هَذِهِ الْأَقْوَالِ حِينَئِذَا عَادُوا لِأَنْفُسِهِمْ وَجَبَتْ صِحَّتُهُ كَثِيرَةً لِأَنَّهُمْ وَلَاحِقُ - وَقَدْ عُدَّ الشَّيْخُ بَيْنَ جُنْدِ مَنَاقِلَ قَالَ - وَالصَّحْحُ مِنْهَا ثَلَاثَةٌ - الْأَوَّلُ حَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ شَرِيحٍ قَائِلٍ هُوَ بِمَنْعِهِمْ مِمَّا مَرُّوْهُمَا خَرَجَهُ أَحْمَدُ وَابْنُ سَائِدٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَصَحَّحَهُ وَفِيهِ - مَا قَالَهُ ابْنُ مَاتَ فِي الْفِتْرِ قَبْلَ الْبَيِّنَةِ مَا تَأْتِي لَكَ مِنْ سُؤْلِ - فَيَأْخُذُ مَا يَنْفَعُهُ لِيُطِيعَهُ خَيْرٌ مِنْ

وہیہ کلام ج ۲ ص ۳۸ اشاعت مکتبہ ذریعہ رضویہ۔

إِلَيْهِمْ حَابٍ اذْخُلُوا النَّارَ - فَمَنْ  
 دَخَلَهَا كَانَتْ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا  
 وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْهَا سَجِبَ إِلَيْهَا  
 ○ وَالثَّانِي حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْفُوعًا  
 وَلَهُ حُكْمُ التَّرْفِيعِ لِأَنَّهُ بِمِثْلِهِ لَا  
 يُقَالُ مِنْ قِبَلِ التَّرَايِ - أَخْرَجَهُ  
 عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ حَبْرٍ وَفَائِدُ  
 حَافِيهِ وَابْنُ الْمُنْذِرِ فِي تَفَاسِيرِهِمْ  
 وَاسْنَادُهُ مُصَيِّغٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ -  
 ○ وَالثَّلَاثُ حَدِيثُ ثَوْبَانَ مَوْفُوعًا  
 أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
 وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ  
 وَأَقْوَرُ الذَّهَبِيِّ - الْخ -  
 وَذَلِكَ لِأَنَّهُ الْإِمْتِحَانُ يُوجِبُ  
 الْوَقْفَ وَالْقَوْلُ بِشَيْءٍ يُخَالِفُهُ  
 يَبْذُلُ نَفْسَهُ وَوَدَّ أَنْ يَهْوَتْ  
 الْأَمَانَةُ الَّذِينَ أَطْلَقُوا الْقَوْلَ  
 بِالنَّجَاةِ أَمَّا الْمُفْضَلُونَ مِنْ أَهْلِيهَا  
 فَلَهُمْ أَنْ يَقُولُوا يَنْجُوهُمْ هَذَا  
 بِعَاقِبِ ذَلِكَ - وَلَكِنْ يَكُونُ ذَلِكَ  
 بَعْدَ الْإِمْتِحَانِ - وَفِي هَذَا كَلَامٌ  
 أَخَوِي تَحْقِيقِي التَّوَامِ لَا أَذْكُرُهَا  
 لِخَوْفِ الْإِهْلَاقِ وَغَرَابَةِ الْقَارِ

احمد اور ابن ماجہ اور ترمذی نے کی ہے۔ او  
 بیہقی نے اسے صحیح کہا ہے۔ اس  
 حدیث میں ہے۔ لیکن وہ جو قدرت میں  
 مر گیا تو عرض کرے گا۔ خداوند! میرے پاس  
 تیرا کوئی رسول نہ آیا۔ تو ان سے عہد و  
 پیمان لے گا کہ اب ضرور اس کا حکم مانیں گے  
 تو انھیں پیغام بھیجے گا کہ دوزخ میں داخل  
 ہو جاؤ۔ جو داخل ہوگا اس پر خدا کا اوستاتی  
 ہو جائے گی جو نہ داخل ہوگا اسے گھسیٹ  
 کر لایا جائے گا۔

دوم۔ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث موقوف۔  
 یہ بھی مرفوعہ کے حکم میں ہے کیوں کہ ایسی بات  
 رائے سے نہیں کہی جاسکتی۔ اس کی تخریج  
 عبدالرزاق نے کی ہے اور ابن جریر و ابن  
 ابی حاتم و ابن المنذر نے اپنی تفاسیر میں کی ہے  
 اس کی اسناد صحیحہ پر شرط نہیں ہے۔

سوم۔ حضرت ثوبان کی حدیث مرفوعہ۔  
 جس کی تخریج برآؤ نے کی ہے اور حاکم نے  
 مستدرک میں تخریج کر کے فرمایا کہ صحیح پر شرط  
 نہیں ہے۔ اور وہی نے اسے مقرر کیا۔

دہم۔ اقرآن ہے کہ جب نبی خدا تعالیٰ سے ہو گا تو ہم  
 توقف لازم ہے۔ اور کوئی صریح حکم لگا دیا اس کے  
 خلاف ہے۔ لیکن یہ سارا اعتراض ان اشعار

فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى مَا كُنَّا فِيهِ -  
 ہمارے اصحاب میں سے اہل تفصیل یہ جواب  
 دے سکتے ہیں کہ یہ ناجی ہو گا اذعاقب۔  
 لیکن فیصلہ بعد امتحان ہو گا۔ اور یہاں  
 تحقیق مقصود میں میرا ایک دوسرا کلام ہے  
 جسے خوف طوالت اور اجنبیت مقام کے  
 باعث ترک کر رہا ہوں اب ہم اصل بحث  
 کی طرف رجوع کریں۔ ۱۳ مترجم

آن دونوں قولوں پر جس حکم کفر کے لئے صراحۃ اختیار ترک۔ یا بر قول آخر باوصف مہلبت  
 تامل، ترک توحید کا ثبوت، لازم۔ ہم پوچھتے ہیں مخالف کے پاس کیا حجت ہے کہ زمانہ قدرت میں  
 حضرت قائل بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا موجدہ یا نافذہ نہیں۔ حالانکہ بہت عورتوں کی نسبت یہی  
 مفلون کا قدم ملحق الزمر کافی عن السید و علی۔ مخالف جو دلیل رکھتا ہو پیش کرے اور جب نہ  
 پیش کر سکے تو یہاں بالغیب حکم تبعیت پر کیوں کر موافقہ دل دیا۔ کیا اطلاقی کفر اور وہ بھی معاذ اللہ ایسی جگہ  
 محض اپنے تراشیدہ اوہام پر ہو سکتا ہے؟ کیا عمل نہیں کہ وہ اس وقت بھی ان لوگوں میں ہوں جو بالاتفاق  
 ناجی ہیں؟ تو وہ انھیں کا تابع ہو گا اور بالیقین بھی حکم کفر پر گرجے نہ ہو سکے گا۔ علامہ شامی قدس سرہ السامی  
 رد المحتار میں مسلم و کافر سے مولود بالزنا کی نسبت فرماتے ہیں۔

يُظْهِرُ فِي الْحُكْمِ بِالْإِسْلَامِ لِلْحَدِيثِ  
 الصَّحِيحِ كُلِّ مَوْفُوعٍ وَلَوْ دَخَلَ الْفُطْرَ  
 حَتَّى يَكُونَ أَبَوَاهُ هَذَا اللَّهُ ذَا  
 يُعَوِّدَانِيهِ أَوْ يُخَيَّرَانِيهِ، فَإِنَّهُ  
 فَاسَأَلُوا اللَّهَ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمُ جَمَلًا إِنَّمَا مَعَنَا نَا وَلَا  
 عَنْ الْفُطْرَةِ فَإِنَّ لَمْ يَشْفِقْنَا بَقِي  
 دجہ اسکے مسلمان ہونے کا حکم کرنا ہی سمجھ میں آتا  
 ہے اس لئے کہ حدیث صحیح ہے کہ ہر جو دین نظر  
 پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کے ماں باپ  
 دونوں ہی اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔  
 علامہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 نے ماں اور باپ دونوں کے اتفاق کو دین  
 فطرت سے متعلق کرنے والا ٹھہرایا۔ تو اگر دونوں

عَلَى أَصْلِ الْفِطْرَةِ - فَإِنْ خَالَفَتْ  
نَظَرُهَا الْحُجُورِيَّةَ فِي تِلْكَ التَّائِيلِ  
لِغَوِيَّاتِهَا فَلْيُظَلَّ إِلَيْهَا طَلَبًا  
إِحْتِيَاظًا أَيْضًا. بَيِّنَاتُ الْإِحْتِيَاظِ  
بِالْيَدَيْنِ أُولَى وَلَا تَلْكَ الْكُفْرَ أَتَجْعَلُ  
الْقَبِيحَ فَلَا يَنْبَغِي الْحُكْمُ بِهِ عَلَى  
شَخْصٍ يَدُوبُ أَهْرَاقَهُ ۱۰  
مُلَخَّصًا ۱۱

متفق نہ ہوں تو پھر اصل فطرت پر ہے گا۔  
دوسری وجہ یہ ہے کہ علماء نے جب ان مسائل  
میں احتیاطاً جزئیت کا سہارا لیا تو یہاں بھی  
احتیاطاً ظاہراً جزئیت پر ناچا ہے۔ کیوں کہ  
دین کے معاملہ میں احتیاط ہی اولیٰ ہے اور  
اس نے بھی کہ کفر سب سے بدتر ہے تو  
کسی شخص پر کسی امر مرتع کے بغیر حکم نہ کرنا۔  
مناسب نہیں ۱۰۔ ملخصاً ۱۱۔ مترجم

سُبْحَنَ اللَّهِ اس جرأت کی کوئی حد ہے کہ مدعا علیہ اس قدر انتہا تک پہنچا، اور دلیل و گواہ مفقود  
و غائب۔ اِنَّا نَشِيعُ قَائِلًا اَلْيَوْمَ مَا اِجْعَلُوتَ  
ثَانِيًا بِاجْمَاعِ اُمَّةٍ اَسْأَعَهُ. قَدْ بَيَّنَّتْ اَمْرًا هَذَا حَسَنٌ وَفِيهِ مَطْلَقٌ شَرْعِي هِيَ. وَقَبْلَ شَرْعِ  
اصلاً کسی شے کی نسبت، ایجاب یا تحریم کچھ نہیں یعنی اُمّہ تا تردید نہ تھی اور اگر ہم بھی بانگہ تامل عقلیت  
میں مگر تقریباً عقل قبل سمع کو، مستلزم حکم و عقل و ذمہ مکلف نہیں جانتے۔ یہی مذہب امام ابن الہمام  
نے اختیار فرمایا اور انھیں کی تبعیت فاضل محب اللہ بہاری نے کی۔ سلم الثبوت و فروع الاحوت  
میں ہے۔

دائماً کا حسن و قبح ہمارے نزدیک اور  
مغز کے نزدیک عقل ہے۔ لیکن ہم متاخرین  
ماتریدہ کے نزدیک یہ حسن و قبح بندے کے  
بارے میں اللہ سبحن کی طرف سے کسی حکم کو مستلزم  
نہیں۔ تو جب تک اللہ نے رسولوں کو بھیج کر

عِنْدَنَا وَجَنَّةُ الْمُغْتَرِبَةِ عَقْلِي لَكِن  
عِنْدَنَا مِنْ مَّتَابَعِي الْمَاتَرِيدِيَّةِ  
لَا يَنْبَغِي لَكُمْ هَذَا الْحَسَنُ وَالْقَبِيحُ  
دَحْكُمًا يَمْنُ اللَّهُ سُبْحَنَهُ (فَالْعَبْدُ)

ملہ و القمار۔ باب نکاح الکافر۔ مطلب الولد بیع خیر الاولین وینا ج ۲ ص ۲۲۸ اشاعت مکتبہ ذریعہ رضویہ۔  
سہ یعنی بعض ائمہ ماتریدہ کے مانتے ہیں کہ اگر کسی کا اور کسی عقل سے ہوتا ہے کہ وہ اس کے قائل نہیں کہ شریعت اللہ سے  
پہلے ہی عقل کے اور حکم پر مکلف بندہ ضرور ہوا ہو جائے اور اس پر کسی حکم کا کرنا یا نہ کرنا لازم ہو جائے ۱۲۔ محاسب

فَمَا لَمْ يَحْكَمْ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا سَأَلَ  
الرَّسُولَ وَأَسْأَلَ الْخِطَابَ لَيْسَ  
هَذَا حُكْمٌ أَضَلُّ (وَمِنْ هَهُنَا  
مَنْ طَنَا بُلُوغَ الدَّعْوَةِ فِي تَعْلُقِ  
التَّكْلِيفِ) قَالَ كَفَرُوا الَّذِي لَمْ يَنْفَعَهُ  
الدَّعْوَةُ غَيْرُ مَكْلَبٍ بِأَلَا يَمَانُ لَنَا  
وَلَا يَأْخُذُ بِكُفْرِهِ ۱۰. مَلَخَّصًا ۱۱  
نيز فروع میں ہے۔

سَأَلَ الْخِطَابَ أَنْ هَهُنَا تِلْكَ أَعْمَالُ  
الْأَوَّلِ مَذْهَبُ الْأَشْعَرِيَّةِ أَنَّ الْخِطَابَ  
وَالْقَبِيحَ فِي الْأَعْمَالِ شَرْعِي وَكَذَلِكَ  
الْحُكْمُ۔

الثَّانِي عَقْلِيَّانِ وَ هُمَا مَطْلَابُ  
لِتَعْلُقِ الْحُكْمِ - فَإِذَا أَدْرَكَتْ فِي  
بَعْضِ الْأَعْمَالِ كَالْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ  
وَالشِّرْكِ وَالْكُفُوفَانِ يَتَعْلَقُ الْحُكْمُ  
مِنْهُ تَعَالَى بِذِمَّةِ الْعَبْدِ وَهُوَ  
مَذْهَبُ هَؤُلَاءِ إِلَيْكَ اِبْرَاهِيمُ وَالْعَقْلِيَّةِ  
إِلَّا أَنَّهُ عِنْدَنَا لَا يَجِبُ الْعُقُوبَةُ  
بِحَسَبِ الْقَبِيحِ الْعَقْلِيِّ كَمَا لَا يَجِبُ  
بَعْدُ وَرَأَى الشَّرْعَ لِإِحْتِمَالِ الْعُقُوفِ  
بِخِلَافِ هَؤُلَاءِ۔

الثَّالِثُ عَقْلِيَّانِ وَلَيْسَا

اور خطاب نازل فرما کر کوئی حکم نہ فرمایا یہاں  
بالکل کوئی حکم نہیں یہیں سے ہم نے کہا کہ  
مکلف ہوئے کا تعلق اس شرط کے ساتھ  
ہے کہ دعوت پہنچی ہو۔ تو وہ کافر ہے  
دعوت نہ پہنچی وہ ایمان کا بھی مکلف نہیں  
اور اس کے کفر پر بھی اس سے مواخذہ نہ  
ہوگا۔ ۱۰۔ ملخصاً ۱۱۔ مترجم

دعا میں بحث یہ ہے کہ یہاں تین اقوال ہیں۔  
اول مذہب اشعریہ کہ افعال کا حسن و قبح  
شرعی ہے۔ اسی طرح حکم افعال بھی شرعی ہے  
دوم حسن و قبح عقلی ہیں۔ اور ان پر عقلی حکم  
کا مدار ہے۔ توجب بعض افعال میں حکم کا  
اداک ہو جائے جیسے ایمان، کفر، شرک اور  
کفران میں توازن نہائی کی طرف سے بندے کے  
ذمہ حکم متعلق ہو جائے گا یہی ان علماء کرام  
اور مغز کا مذہب ہے۔ مگر جبکہ ہمارے نزدیک  
قبح عقلی کے اعتبار سے عقوبت واجب نہیں  
ہو جاتی جیسا کہ درود شرع کے بعد واجب  
نہیں کیونکہ عقوبت کا احتمال ہے۔ بخلاف مغز  
کے کہ وہ واجب مانتے ہیں۔

سوم حسن و قبح عقلی ہیں۔ اور اتنے ہی سے  
وہ تعلق حکم کے موجب یا منظر نہیں یہی شیخ

مُوجِبِينَ وَلَا كَاشِفِينَ عَنْ تَعْلُقِهِ  
وَهُوَ مُحْتَاسِرُ الشَّيْخِ (مَنْ الْمَنَامِ  
وَتَبِعَهُ السُّفْيَانُ وَتَرَأَيْتُ وَتَبِعَ  
الْكُتُبَ أَتَقَدَّرُ مَشَاطِعُنَا  
الَّذِينَ لَا يَتَّبِعُهُ قَائِلِينَ بِمَثَلِ  
قَوْلِ الْأَشْعَرِيِّ ۱۵۰ يَتَلَخَّصُ لَكُمْ

ابن الہمام کا مختار ہے اور مصنف نے اسی  
کا اتباع کیا ہے میں نے بعض کتابوں میں  
پڑھا کہ میں نے اپنے شاگرد کو جن سے میں  
نے ملاقات کی ہے اشعر کے قول کا نقل  
پایا۔ ۱۵۰ تالیف ۱۲۰ مترجم

ان دونوں قولوں پر قبل شرع حکم اصلاً نہیں۔ تو عصیان نہیں، کہ عصیان مخالفتِ حکم کا  
نام ہے۔

وَلِذَا قَالَ الْأَمَّا مَبْنُ الْهَمَامِ كَيْفَ  
تَحَقُّقُ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ قَبْلَ دُرُودِ  
أَمْرٍ وَنَهْيٍ۔

اسی نے ابن الہمام نے فرمایا کہ امر و نہی طاعت  
ہونے سے پہلے کسی طاعت یا معصیت کا  
تحقق کیسے؟ (مترجم)

اور جب عصیان نہیں، کفر بالادنی نہیں کہ وہ اجتنابِ معاصی ہے۔ اور امتناع عام مستلزم  
امتناع خاص۔ یوں بھی خود ابوطالب پر تا زمانِ فرت حکم کفر نہ تھا، جب کفر کیا تبعت کا اصلاً  
عمل نہ تھا۔

بنامہ اللہ ماتر بدیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگر عقل کو مغرب حکم مانتے ہیں، مگر نہ مطلقاً کہہ تو شفا  
سہمائے معتزلہ وروافض وکرامیہ وبراہمہ خذ لہم اللہ تعالیٰ ہے۔ بلکہ صرف امثال توحید و شکر و  
ترک کفران و کفر وغیرہ امور عقلیہ غیر محتاجِ مسح میں۔ اس مذہب پر پھر وہی سوال ہوگا کہ حضرت  
فاطمہ بنت اسد کا زمانہ فرت میں ارتکابِ شرک و اجتنابِ توحید ثابت کرو۔ اگر نہ ثابت  
کر سکو تو کیا مولیٰ السلین و بنی رب العالمین جیب سیدہ الرسلیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایسے شیخ  
لفظ کا اطلاق بے دلیل کر دیا جائیگا؟

ثالثاً اس سب سے تنزل کیجئے اور ناظرو! بعثت ان دونوں زن و شو کا کفران ہی لیجئے  
نواب ایک ذرا نظر انصاف درکار کہ امر و دوام کا پتہ نہ لگا رہا، نہ رہے۔

ناستحجہ بچے کو بہ تبعیت والدین یا داذ کافر کہنے کے ہرگز ہرگز یہ معنی نہیں کہ وہ حقیقتہً کافر ہے کہ

یہ تو بدائتہً باطل۔ وصف کفر یقیناً اس سے قائم نہیں۔ بلکہ اسلام نظری سے متصف ہے کساد معنا  
— یہ اطلاق صرف از روئے حکم یعنی شرعاً اس پر وہ احکام ہیں جو اس کے باپ یا اہل دار پر  
ہیں۔ وہ بھی نہ مطلقاً، بلکہ صرف دنیوی۔ مثلاً وہ اپنے کافر مؤثرات کا ترکہ پائے گا نہ مسلم کا۔ کافر وارث کو  
اس کا ترکہ ملے گا نہ مسلم کو۔ کافر سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے نہ مسلم سے۔ وہ مر جائے تو اس کے  
جنازے کی نماز نہ پڑھیں گے۔ مسلمانوں کی طرح غسل و کفن نہ دیں گے۔ معاہدہ مسلمین میں دفن نہ کریں گے  
الغیر ذلک من الأحکام الدنیویۃ۔ نفع القدر میں ہے تبعیۃً للابویں اذ احببنا ائی فی  
أحکام الدنیا لا فی العقبی لہ عجز الراس میں ہے اِغْنِ عَنْ التَّوْبَةِ النَّبِیَّةِ النَّبِیَّةِ فِی أَحْکَامِ الدُّنْیَا  
لَا فِی الْعَقْبِ لہ شرعاً لہ میں ہے التَّحْبِیۃُ اِنَّمَا جِئَ بِأَحْکَامِ الدُّنْیَا لَا فِی الْعَقْبِ لہ در مختار  
میں ہے تَبِعْ لَہُ اِی فِی أَحْکَامِ الدُّنْیَا لَا الْعَقْبِ لہ لِمَا تَرَأَوْا تَعْمَدُ خَدْمَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ۵۵  
اسی طرح عامہ کتب میں ہے۔

اور جب یہ تبعیت صرف احکام دنیوی میں ہے تو اس کا ثبوت، احکام دنیا کے وجود پر موقوف  
اگر دنیا میں کوئی حکم ہی نہ ہو تو تبعیت کس چیز میں ہوگی؟ اور پڑھا ہر کہ قبل بعثت ان امور میں کوئی حکم  
شرعی اصلاً اجماعاً متحقق نہ تھا، تو اس وقت تک کسی تا سمجھ بچے کا یہ تبعیت والدین کا فرت قرار پانا ہرگز وجہ  
صحت نہیں رکھتا کہ نہ حکم نازل، نہ تبعیت حاصل۔ ہذا یبغی التحقيق والله سبحانه وعلوہ  
— اس تحقیق ائین سے متوفیق اللہ تعالیٰ روشن ہو گیا کہ مجاہدہ سبحیہ تبعاً حکماً اسما و ہما کسی طرح کی  
نوع یہ لفظ شیخ حضرت مولیٰ کریم اللہ تعالیٰ وجہ الاستیاء پر صادق نہ ہوا۔ روز ائت سے ابدالاً باتک  
ان کا دامن ایمان ناسخ، اس کو ش سے اصلاً جزاً قطعاً مطلقاً پاک و صاف و منزه رہا۔ والحمد  
للہ رب العالمین۔

لہ تا کہ جو صرف احکام دنیا میں ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کا تابع ہے احکام آخرت میں تابع نہیں ۱۲ مترجم  
۵۵ کیونکہ گداز چکا ہے کہ ان کے بچے جنتوں کے خادم ہوں گے۔ ۱۲ مترجم

نفع القدر شرح ہدایہ بحال الدین محمد بن عبد الواحد معروف بابن الہمام م ۹۰۱۔ ۳۲۔ ۹۴ اشاعت مکتبہ  
نوریہ رضویہ عہ البحرانی شرح کنز الدقائق۔ علامہ زین الدین ابن نعیم ج ۱ ص ۱۹۔ مطبع دار الکتب مصر  
عہ الدار النور شرع تنویر الابصار۔ علامہ علاء الدین محمد ص ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷



هَذَا أَكْلُهُ مَا قَامَ عَلَى تَلَبُّ الْفَقِيرِ مِنْ نَيْعِ الْطَيْفِ الْخَيْرِ قَسَّاسًا  
اللَّهُ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَهُ ذِي نِعْمَةٍ مُقْبُولَةً لِحَقِّهِ إِيَّانَ هَذَا الْقَيْمِ  
الْخَيْرِ لِيُؤْمِرَ بِقَاءِ التَّلَبُّ الْجَوَادِ الْقَدِيرِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَمَانِ الْمُؤْمِنِ الْمَوْلَى الْخَيْرِ  
الْشَّيْخِ الرَّوْجِ الْمُنِيرِ النَّبِيِّ الْبَشِيرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعٍ وَجَزَيْهِ وَعَلَيْهِ  
الْمُرْتَضَى الْإِمَامِ الْأَمِيرِ وَعَلَيْنَا بِهِنَّ وَلَهُمْ فِيهِمْ آمِينَ يَا ذُنَّ الشَّيْخِ  
الْبَاقِي ١٤

**تکمیل** بعد اشر تعالیٰ ہی فضلِ اعلیٰ و اجل، بلکہ اس سے بھی اعلیٰ و اکل، نصیب حضرت  
امیر المؤمنین، امام الشاہین، افضل الاولیاء، الحمدین، سیدنا و مولانا، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
ہے۔ حکیم بیت تو انھیں وجہ بالا سے باطل۔ چند برس کی عمر شریف ہوئی کہ پر نور شاہ خلیل اللہی  
بت خانہ میں بت شکنی فرمائی۔ انکے والد ماجد سید ابو محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کہ وہ بھی صحابی ہوئے)  
اس زمانہ جاہلیت میں انھیں بت خانے لے گئے اور بتوں کو دکھا کر کہا۔ ہذہ البتات الشما السنی  
فما سجد لہا۔ یہ تمہارے بلند و بالا خدا ہیں انھیں سجدہ کرو۔ وہ تو یہ کہہ کر باہر گئے۔ سیدنا صدیق اکبر  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قضائے مہرم کی طرح بت کے سامنے تشریف لائے اور براہِ انظار بجز منہ و جہل منہ  
پرست ارشاد فرمایا۔ اِنِّیْ جَانِحٌ فَاطْمَئِنِّیْ۔ میں بھوکا ہوں مجھے کھا دے۔ وہ کچھ نہ بولا۔ فرمایا اِنِّیْ غَاہِ  
فَاکْشِنِیْ۔ میں نگاہوں مجھے کپڑا پہنا۔ وہ کچھ نہ بولا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پتھر ماتھ میں  
لے کر فرمایا۔ میں تجھ پر پتھر ڈالتا ہوں فَلَنْ کُنْتَ الْهَذَا فَاَمْنَعُ نَفْسَکَ اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو

طہر سب وہ ہے جو قلب فقیر و لطیف خیر کے فیض سے خائف ہو اور اللہ میں اشر تعالیٰ سے سوال کرتا ہو کہ اس  
کو بادشاہِ جواد و تدبیرِ کلمات کے دیکھ اس خفیتِ حقیر کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ مقبول بنا دے۔ اور  
کوئی طاقت و قوت نہیں مگر اشر علی کبریٰ سے۔ اور اشر رحمت و برکت و سلامتی نازل فرمائے اس دینے والے  
ایمان، نصرت فرماتے والے مولا، بلند شمع، خوشخبری دینے والے بشر اور ان کے آل، اصحاب، اہل، جامع، اولاد  
علی مرتضیٰ امام امیر براہِ ہرمان حضرات کے وسیلہ اور ان کے سبب اور ان کے زمرہ میں قبول فرما اے  
ہمارے سینے دیکھنے والے رب۔ ۱۳۔ مترجم

بچا۔ وہ اب بھی نزابت بنا رہا۔ آخر بقوتِ صدیقی پتھر پھینکا کہ وہ خدا نے گراہی، مونہ کے بل گرا۔ والد  
ماجد واپس آئے تھے۔ یہ ماجرا دیکھا کہہ مے اے میرے بچے! یہ کیا کیا؟ فرمایا۔ وہی جو آپ دیکھ رہے  
ہیں۔ وہ انھیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت ام الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس (کہ وہ بھی صحابیہ ہوئیں)  
لے کر آئے اور سارا واقعہ ان سے بیان کیا انھوں نے فرمایا۔ اس بچے سے کچھ نہ کہو جس رات یہ  
پیدا ہوئے میرے پاس کوئی نہ تھا میں نے سنا کہ بائف کہہ رہا ہے۔

يَا أَمَّةَ اللَّهِ عَلَى التَّحْقِيقِ، الْبَشِيرِ

بِالْوَلَدِ الْبَشِيرِ، إِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ

الْبَشِيرِ، لِيَسْتَحْدِ صَاحِبُ دَ

تَرْفِيقِ

تَرْفِيقِ، دَاةُ الْقَاضِي أَبُو الْحَسَنِ

أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ بْنِ سَيِّدِ

بِ، مَعَالِي الْقُرْشِ إِلَى عَوَالِي الْقُرْشِ

وَقَدْ كُنَّا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

بِكَامَاتِ الْبَسَارِ، إِشْنَاءَ اللَّهِ تَعَالَى

بِطَلْعِ الْفَتَرِ فِي إِبَانَةِ مَبْنَعَةِ الْمُصَوِّتِ

سُوْلَةُ بَرَسِ كِ عَمْرِ فِي حَضُورِ بَرُوْدِ سَيِّدِ عَالَمِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ کَہِ کَہِ عَمْرِ بَعْدِ جَمْعِ

اب بھی پہلوئے اقدس میں آرام کرتے ہیں۔ روزِ قیامت دست بدست حضور انھیں گے۔ سایہ کی طرح

ساتھ ساتھ داخلِ خلد ہوں گے جب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مٹتے ہوئے فوراً بے

تامل ایمان لائے۔ وَلَئِنَّ اَسِيْدَنَا اِمَامَ اَبُو الْحَسَنِ اَشْعَرِي رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فَرَمَاتے ہیں۔

لَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ الْبَشِيرِ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ

تَعَالَى عَنْہُ بِعَيْنِ الْبَشِيرِ مَعْنَى

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ

سرکار اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی

میں رہے۔ ۱۲۔ مترجم

امام قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے ہیں۔

اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَوَاقِفِ الْكَلَامِ  
فَقِيلَ لَمْ يَزَلْ مُؤْمِنًا مَبْلُ الْبَشَرَةِ  
وَبُنْدَ هَذَا هُوَ الْقَصْدُ الْمَوْفَقُ

(اس کلام سے امام اشعری کی مرادیں لوگوں کا  
اختلاف ہے بیان مرادیں ایک قول یہ ہے  
کہ وہ ہمیشہ مومن رہے، قبل ہشت میں، بعد  
ہشت بھی، یہی قول صحیح و پسندیدہ ہے۔ ۱۲۔ مترجم)

امام اجل سیدی ابو الحسن علی بن عبد الکافی تقی الدین سبکی قدس سرہ الملکی فرماتے ہیں کہ  
دعیم یہ کہنا ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عنه سے متعلق کوئی حالت کفر ثابت نہ ہوئی۔  
جیسا کہ دوسرے ایمان لانے والوں سے متعلق  
ثابت ہوئی۔ یہی ہم نے اپنے شیوخ اور  
پیشواؤں سے سنا ہے اور یہی حق ہے۔  
انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۱۲۔ مترجم)

الْعَوَابُ أَنْ يُقَالَ إِنَّ الْقَصْدَ  
مِنْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَنْبُتْ عَنْهُ  
حَالُهُ كَقَبْلِ بَا اللَّهُ كَمَا ثَبَتَتْ عَنْ غَيْرِهِ  
وَمِنْ أَمْنٍ - وَهُوَ الَّذِي صَبَّحْنَا  
مِنْ أَسْبَابِهَا وَمَنْ يُقَدَّرُ بِهِ وَ  
هُوَ الْعَوَابُ إِنَّمَا اللَّهُ تَعَالَى

الحمد لله یہ اجمال جواب، موضح جواب، نہر مجاوی الآخرة روز شنبہ کو تمام اور بلحاظ تاریخ  
تشریح المکاتہ العجلیہ: عن وصیہ عبد الجالیہ نام ہوا۔ والجن دعوتنا  
أَبْنِ الْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَصَلَّى أَوْجَافِهِ  
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَاللَّهُ سَمِيعٌ وَتَعَالَى أَعْلَمُ  
وَعَلَيْهِ جَلَّ مَجْدُهُ أَمَّا: وَحُكْمُهُ غَرَضَانُهُ أَحْكَمُهُ

مسئلہ از بنارس محلہ پیر کدہ مرسلہ مولوی محمد علی محمد صاحب (رحمہ اللہ تعالیٰ) ۱۳۱۲ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فقہان شرع متین اہل اہل یوم الدین اس میں کہ حضرت  
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہمیشہ کے مسلمان تھے یا کہ علی مابین تاریخ الخلفاء للسیوطی و تہذیب المحتسار  
لابن غایہ میں و جامع المناقب وغیرہ تیرہ یا دس یا نو یا آٹھ برس کے سن میں ایمان لائے ہیں  
اور اگر ہمیشہ مسلمان تھے تو پھر ایمان لانا چہ معنی دار و۔ تَبَيَّنَ بِالْبَيِّنَاتِ تَوْجُّهُ بَابِ الْأَجْرَاءِ الْجَزِيلِ۔

### الجواب

حضرت امیر المؤمنین، مولیٰ المسلمین، امام الراشدين، سيدنا و مولانا علی مرتضیٰ مشکوک کرام اللہ

تعالیٰ و جنۃ الانس و اور حضرت امیر المؤمنین امام الشاہدین افضل الاولیاء امجدین سیدنا و مولانا صدیق اکبر عظیم  
الطہر علیہ الرضوان الاجل الاظہر دونوں حضرات عالم ذریت سے روز ولادت، روز ولادت سے سنی تیز،  
سن تیز سے ہنگام ظہور پر روز آفتاب ہشت، ظہور ہشت سے وقت وفات، وقت وفات سے لیل الابد  
تک مجدد اللہ تعالیٰ موجد و مومن و مسلم و مومن و طیب و زکی و طاہر و فقی تھے، اور ہیں، اور ہیں گے کہیں  
کسی وقت کسی حال میں ایک لمحہ ایک لحظہ ایک آن کو لوٹ کفر و شرک و انکار اُن کے پاک، مبارک  
سحرے و امنوں تک اصلاً پہنچا۔ نہ پہنچے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

عالم ذریت سے روز ولادت تک اسلام میں تالی تھا کہ اَللّٰهُ بِرَبِّكُمْ۔ ثَنَا وَابِلٰی۔  
روز ولادت سے سنی تیز تک اسلام فطری کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ عَلٰی الْفِطْرَةِ سن تیز سے روز ہشت  
تک اسلام توحیدی کہ اُن حضرات والاصفات نے زمانہ فترت میں بھی کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ کبھی غیر  
خدا کو خدا نہ قرار دیا ہمیشہ ایک ہی جانا۔ ایک ہی مانا ایک ہی کہا۔ ایک ہی سے کام رہا۔ ذَلِكْ فَفَعَلْ  
اللّٰهُ يُوْثِقُهُ مِنْ يَشَاءُ فَانَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ پھر ظہور ہشت سے ابدال آباد تک  
حال تو ظاہر و قطعی و متواتر ہے۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ فقیر غفر لہ اللہ المولیٰ القہر نے یہ نفس  
مطلب بقدر حاجت اپنے والد موزع تشریح المکاتہ العجلیہ عن وصیہ عبد الجالیہ میں واضح کیا۔

ثم اقول وبالله التوفيق۔ ظاہر ہے کہ تا اَوَّلِ اِنْ فَرَّتْ اُس زمان جاہلیت و مکان اُبیست  
وہیجان و فطرت میں تسبیحات پر اطلاع کے تو کوئی معنی ہی نہ تھے، اسی طرح چہرہ و کتاب کہ وہ لوگ ان  
امور سے واقف ہی نہ تھے، و لہذا براہِ عجب کہتے آتَتْ اللّٰهُ بَشَرًا مَوْلَاہُ کیا خدا نے آدمی کو رسول بنایا  
اور کہتے مَالِ خَدَّ التَّوَسُّوْلِ بِأَكْلِ الطَّعَامَةِ وَ تَبَشُّوْ فِي الْأَسْوَاقِ یہ رسول کیسے کہ ہماری طرح کھانا کھاتا  
اور بازاروں میں چلتا ہے۔ اور پُر ظاہر کہ حکم، بے تصور و محکوم علیہ محال قطعی۔ تو جس چیز  
سے ذہن اصلاحی اس کی تصدیق و تکذیب و دونوں متنع عقلی۔ وَ قَدْ قَالَ تَعَالَى مَا آتَيْنَا أَبَا ذَرٍّ وَ هُوَ فَخْرٌ  
غَفْلُونَ۔ لہذا اُس زمانے میں صرف توحید مدار اسلام و مناجات و تالی کفر تھی۔ موجدان جاہلیت

لے ۱۱۔ بنی اسرائیل آیت ۹۴

لے ۱۲۔ فرقان آیت ۱۹

لے ۱۳۔ یس آیت ۶

کامستلہ اجماع کے نہیں معلوم ؟ — بایں ہمہ وہ اسلام ضروری تھا کہ اُس وقت اسی قدر ممکن تھا، اصل دین و مروجی رب العالمین جے اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ لَہ فرمایا گیا تمام ایمانیات پر ایمان لانا ہے۔ كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَکَتَبَ فِیْ سِیْرَتِہ یٰغِیْرِہِ بَیْئَتٍ وَبَلُوْغَ دَعْوَتِہ نَامُکُن۔ اور اس کا بھی فرد اکمل وہ ہے جس کی نسبت ابراہیم خلیل واسمعیل ذبیح صلی اللہ تعالیٰ علیہما وسلم نے دعا کی مَرْوِیْنِ دُعَیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّکَ اَللّٰہُ جِس کی نسبت ارشاد ہوتا ہے هُوَ سَمَآءُکُمُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ قَبْلِہ اَللّٰہُ یعنی اس نبی کریم افضل المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کی امت مرحومہ میں داخل ہونا — یہ اسلام کا اطلاق اخص واکمل واجل واجمل ہے — ان دونوں معنی پر ان حضرات عالیات رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ آٹھ یا دس برس کی عمر میں اسلام لائے یہ ارشاد اقدس سنئے ہی فوراً بلا تاخیر مسلمان ہوئے پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بترہ ہے کہ بعد بیعت و بلوغ دعوت صرف اُس اسلام ضروری پر قناعت کافی و درجہ نجات نہیں۔ اگر کوئی شخص فترت میں صد ہا سال موخر رہتا اور بعد دعوت تصدیق نہ کرتا وہ اسلام سابق یقیناً رائل ہو کہ کافر مخلد فی النار ہو جاتا — تو جس نے فوراً تصدیق کی اُس پر حکم اسلام اُس وقت سے تام قائم و محکم و مستقر ہوا۔

علاء دین رب العزت عزوجل اپنے خلیل خلیل سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت فرماتا ہے:-

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْمِعْ قَالَ أَسْمِعْتُ  
 بِرَبِّ الْعَالَمِينَ • ۵۴ •  
 جب اس سے فرمایا اس کے رب نے کہ اسلام  
 لا جو لایں اسلام لایا رب العالمین کے لئے۔  
 جب غلبہ کیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام لانے کا حکم ہونا اور ان کا عرض کرنا کہ میں اسلام  
 لایا۔ معاذ اللہ ان کے ایمان قدیم و اسلام مستمّر کا منافی نہ ہو کہ حضرات انبیاء علیہم التحیۃ و السلام کی طرف بعد

ملہ پ ۴ ۱۰۔ آل عمران ت ۱۹۔

۱۵ پ ۱۵ بقره . ت ۱۲۸ .

۵۴۱۶ ج . ت ۷۸۰

۱۶ ع بقدرت ۱۳۱-

ہجرت و پیش از نبوت کبھی کسی وقت ایک آن کے لئے بھی غیر اسلام کو اصلاً راہ نہیں، تو صدیقی و مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت یہ الفاظ کہ فلاں دن مسلمان ہوئے، اُس روز اسلام لائے، اُن کے اسلام سابق کے معاذ اللہ کیا مخالف ہو سکتے ہیں۔ هَذِهِ اَكْلَةٌ وَافِئَةٌ مُبِينٌ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سَابِغِ الْمَلَمِينَ۔  
بِحَمْدِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَرَّقَ اِس تَقَرُّبَ سَے رَدِ افْتِزِ کَالْفَرَقِ خِلَافَتِ صَدِیقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کے لئے براہِ عباد و مکاترہ آیہ کریمہ لایزال عہدی الظلمین ۱۷۷ سے سفیانہ استدلال۔ جس کا یہ مصرعی صحیح، نہ کبریٰ ٹھیک۔ بنیاد منشور ہو گیا۔ یہیں تفضیلیہ کا وہ باطل خیال، کہ قدیم اسلام خاصہ حضرت مرتضوی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ہے، بعد از خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل، مدفوع و مقبور ہو گیا۔

فاقول وبالله التوفیق۔ مدینہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لحاظ سے تو یہ شخص ہی غلط کہ وہ بھلا اس

فضل جلیل میں شریک حضرت اسد اللہ الغالب، بلکہ انصاف کیجئے تو شریک غالب ہیں۔ اگرچہ دونوں حضرات قدیم الاسلام ہیں کہ ایک آن ایک لمحہ گہر گہر گزشتہ نصف کفر سے ہوئے مگر اسلام میثاقی و اسلام فطری کے بعد اسلام توحیدی و اسلام اخلاقی دونوں میں صدیق اکبر یا پادارفع و اعلیٰ ہے۔ توحیدی میں یوں کہ صدیق اکبر کی ایک عمر میں اس زمانہ ظلمت و جهالت میں گزری۔ ابتداء میں مدتوں حضور پر نور

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اسلام پناہ سے دوری رہی۔ اس پر نیچے کی جی کچھ میں ان کے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ اس وقت تک مبتلائے شرک تھے اپنے دین باطل کی تعلیم دینا بہت خانے میں لے جا کر سجدہ بت کی تعلیم کرنا۔ غرض رہنا مفقود، رہنما موجود۔ بایں ہمہ ان کا توحید خالص پر قائم رہنا، اللہ اکبر کیسا اجل و اعظم ہے۔ حضرت امیر المومنین مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الازلی نے ان کے گھولی

تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا جمالِ جہاں آرا دیکھا حضور ہی کی گوشتیں پرورش پانی، حضور ہی کی باتیں سنیں، حضور ہی کی عادتیں سیکھیں، شرک و بت پرستی کی صورت ہی اللہ تعالیٰ نے کبھی نہ دکھائی تھی۔ اٹھ یا دس سال کے ہوئے کہ کتابِ جہاں تاب رسالت اپنی عالم گیر باتوں کے ساتھ چمک اٹھا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اسلامِ اخص میں یوں کہ حدیثِ اکبر نے فوراً اپنا اسلام سب پر ظاہر و آشکارا کر دیا، ہدایت فرمائی، کفار کے ہاتھوں سے اذیتیں پائیں، جن کی تفصیل ہماری کتاب التبلیغ

لہ پ ع ۵۱۔ بقرہ ت ۱۲۴۔

مطلع القرن فی إبانة سبقة العزم، وغیرہ کتب حدیث میں ہے۔

اور امیر المؤمنین مولیٰ علی کی نسبت آپؑ کو کچھ دنوں اپنے باپ ابوطالب کے خوف سے کہ لازمہ صغیر بن ہے اپنے اسلام کا اخفا فرمایا امام جوادؑ کا حدیث خیمہ بن سلیمان قرشی و امام دارقطنی و محب الدین طبری وغیرہم حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں۔

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ سَبَقَنِي إِلَى أَنْزِلَ لَمْ أَوْفَقْتُ  
سَبَقَنِي إِلَى إِنْشَاءِ الْإِسْلَامِ. وَتَذِيرِ  
الْهَجْرَةِ، وَمُصَاحَبَةِ بْنِ النَّسَاءِ،  
وَأَمَّا هَذَا الصَّلَاةُ - وَأَنَا بِرَمْسٍ  
بِالْيَمَنِ. يُظَاهِرُ إِسْلَامَهُ وَأَخْفِيهِ.  
الْحَدِيثُ.

بینک ابو بکر چار باتوں کی طرف سبقت  
لے گئے کہ مجھ سے پہلے انھوں نے مجھ سے پہلے  
اسلام آشکارا کیا۔ اور مجھ سے پہلے ہجرت کی۔  
بنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بار بار ہونے۔  
اور نماز قائم کی۔ اس حالت میں کہ میں دونوں  
دنوں گھروں میں تھا۔ وہ اپنا اسلام ظاہر  
کرتے اور میں چھپاتا تھا۔ (ترجمہ مصنف)

امام قسطلانی مرآب لدنیہ میں فرماتے ہیں اَوَّلُ نَكْبَةٍ أَشْهَرَتْ بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ صَبِيٌّ لَمْ يَسْلُجِ  
الْحِلْمَ وَكَانَ مُسْتَحْفِيًّا بِإِسْلَامِهِ - وَأَوَّلُ مَنْ جَلَّ عَنْ بَنِي بَالِغٍ أَسْلَمَ وَأَظْهَرَ إِسْلَامَهُ أَبُو بَكْرٍ  
بْنُ أَبِي قُحَافَةَ - إِمَامُ أَبُو عَمْرٍاءُ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّبِّ رَوَايَةً فَرَمَاتِهِ هِيَ إِنَّ عُمَةَ بِنْتُ كَيْسٍ الْقُرَظِيَّةَ سَأَلَتْ عَنْ  
أَوَّلِ لَعْنَةِ إِسْلَامًا فَقَالَ سُبْحَنَ اللَّهِ عَنِ أَوَّلِ لَعْنَةِ إِسْلَامًا وَأَنَا أَشْتَبُهُ عَلَى أَنْسَاءٍ لِأَنَّ عَلِيًّا أَخْفَى  
إِسْلَامَهُ عَنْ أَبِيهِ وَأَبُو بَكْرٍ أَظْهَرَ لَعْنَةً

ولقد احدثت حضور رسيد عالم صلى الله تعالى عليه وسلم وانا رصحا بكرا واهل بيت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
ہے ثابت کہ حدیث کا اسلام سب کے اسلام کے افضل، اور ان کا ایمان تمام امت کے ایمان سے  
ازید و اکمل ہے کیا سنا ہے بنی کینا اللہ کو یہ الباری انشاء اللہ تعالیٰ۔

رہے امیر المؤمنین فاروق و امیر المؤمنین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما مذہب جمہور المہنت میں امیر المؤمنین  
حیدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قودہ و دونوں افضل اور امیر المؤمنین حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگرچہ سب سے  
افضل مگر اس وجہ سے افضل نہیں کہ یہ قدیم الاسلام ہیں وہ جدید الاسلام۔ کہ یہ تو فضل جزئی ہے جو مفضل

حدیث فاروق و امیر المؤمنین

لے مرآب لدنیہ ص ۵۴ مطبوعہ شریعہ ۱۳۳۵ھ الاستیعاب فی معرفۃ الصحاب ابو یوسف بن عبد اللہ معروف بہ علامہ ابن عبد البر ص ۶۳  
ص ۵۶ ۵۷ طبع ثانی مطبعۃ دار الفکر بیروت ۱۳۳۵ھ

کو بھی افضل پر مل سکتا ہے۔ بغیر کل اور شی ہے جس کی تحقیق ایسی ہم نے کتاب مذکور میں ذکر کی۔ قدیم اسلام  
اگر موجب افضلیت ہو تو لازم آئے کہ سن و توزید و عمر و کرم و نعتی باپ و داد پر داد و ایشیا پست سے سلمان  
پلے آتے ہیں عثمان ابو ذر و سلمان و حمزہ و عباس وغیرہم صحابہ کرام و اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے  
معادہ اللہ۔ افضل ٹھہریں۔ تو اس بنا پر دعویٰ افضلیت محض جہالت اور فضل جزئی و کلی کے فقر و غفلت  
ہے۔ ذالہ اللہ العباد عن ذوق الایادی و اللہ سبحان و تعالیٰ آئے اللہ و علیہ جَلَّ جَدُّہُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ۔  
مسئلہ۔ از بنارس محلہ کندی گڈھ ٹولہ مسجد بی بی راجی شفا خانہ مرسلہ مولوی حکیم عبد الغفور صاحب  
۱۴ رجب ۱۳۱۳ھ۔

سوال سوم

ما قولکم ایھا الاملاء ابقاکم اللہ تعالیٰ الی یوم الجزاء فی المسئلۃ الّتی ترسل الیکم  
زید کہتا ہے چونکہ علی مرتضیٰ نے آٹھ دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا اور اس کے پہلے کبھی دامن  
پاک آپ کا نباستہ شرک و کفر سے آلودہ نہیں ہوا اور حدیث شریف میں مَوْلِدٌ یُّوَلِّدُ عَلِیَّ الْفِطْرَ الخ  
برالات کرتی ہے کہ کل بچے کا دین اسلام ہے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ جناب علی مرتضیٰ ہمیشہ سے مسلمان تھے  
مگر کہتا ہے کہ جب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے آٹھ دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا تو یہ کہنا کہ آپ  
ہمیشہ سے مسلمان تھے محض غلط ہے۔ بینوا توجروا۔

### الجواب

قول زید حق وقبول وزعم فردا ظل وقد دل ہے۔ کما حَقَّقْنَا بِتَوْحِیْقِ اللَّهِ تَعَالَى فِي تَشْرِیْهِ الْمَكَاتِبِ الَّتِیْ تَحِیْ  
عَنْ وَصْفَةِ نَهْدِ الْجَاهِ لِیَّتَ - ہاں عبارت زید میں یہ لفظ قابل گرفت ہے۔ کہ ہم کہہ سکتے ہیں اس سے  
بوتے ضعف آتا ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں ہم بالیقین کہتے ہیں الحمد للہ اللہ تعالیٰ  
هَذَا مَا لَيْدُ مَا كُنَّا لِنَعْتَدِي تَوْلَا أَنْ هَذَا اَللّٰهُ - بے شک حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم  
ہمیشہ سے مسلمان صحیح الایمان تھے اور بے شک انھوں نے آٹھ دس برس کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ ان دونوں  
باتوں میں امتدانی نہیں۔ یہ اسلام شائع وہ ہے جس کا ذکر (لَا تَلْمِزْ عَلَى عَلِيٍّ الْإِثْنَانِ أَحَدُ الْإِثْنَانِ  
عَنِ الْإِثْنَانِ وَاللّٰهُ وَتَسْلَمُ كَرِيْمًا مَّا لَيْكُتُ وَلَا الْإِثْنَانِ لَكِنْ جَعَلْنَاهُ تَوْلَا الْإِثْنَانِ لَع

لے آیت ۵۲۔ سورہ شوریٰ ص ۶۵۔ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اور یوں بھی ہم نے تفسیر دی تھی ایک جہاں فرما جس  
انے حکم سے اس سے پہلے نہ کتاب جانتے تھے نہ (ایمان) احکام شرعی تفسیر۔ ہاں ہم نے اسے (کتاب و ایمان) کو  
ذکر کیا جس سے ہم روک دیتے ہیں اپنے بندوں سے جیسے چاہتے ہیں واللہ بے شک عز و جلال راہ جاتے ہو ۱۳۔ مترجم

یعنی اسلام خاص زمان بشت ک کتاب و رسول پر ایمان اور عقائد شریعت کے اذعان پر مشتمل ہو۔ یہ بے شک بعد بشت حاصل ہوا۔ اس کا محدث قدیم اسلام تو جدیدی کامناتی نہیں۔ کما لا یخفی علی من کانت الذہن آذانی الشیخ و هو شیعہ۔ تفسیر کبیر میں زیر آیہ کریمہ مجملہ وجود تاول مذکورہ

الرابع الايمان الاقرار بجميع ما كلف الله تعالى به و اذ قبل النبوة ما كان عاجيا  
بجميع تكاليف الله تعالى بل اذ كان عاجيا فاما الله تعالى و ذلك لا ينافي ما ذكرناه.  
الخامس صفات الله تعالى على قسمين - منها ما يمكن معرفته ببعض الدلائل  
القول ومنها ما لا يمكن معرفته الا بالدلائل النبية. فلهذا القسم الثاني  
لعمركم معرفته عاجلة قبل النبوة

تفسیر ارشاد العقل السليم میں ہے۔

أي الايمان بتعاضيل ما في نصاب الكمال من الاصول التي لا تعدي إليها  
القول لا الايمان بما يستقبل به العقل والقلوب. فان دنايته عليه الصلوة والسلام  
له من الامتياز في قطعاً نعم۔ اس کے قریب قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے شفا شریعت میں  
نقل کر کے فرمایا:۔ وَهُوَ أَحْسَنُ وَهُوَ جَاهِلٌ وَهُوَ سَابِقٌ وَهُوَ أَعْلَمُ

تثبت

۱۔ تفسیر کبیر مفتاح الیقین۔ فرالدین محمد بن عربی صین رازی (م ۷۹۰ھ) ص ۱۹۰ ج ۲۴ مطبوعہ مصر۔  
ترجمہ عبارت:۔ دہر چہ آدم ایمان ان تمام چیزوں کے ان لئے لازم ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے بندوں کو مکلف بنایا۔  
اور ضرر قبل ثبوت اللہ تعالیٰ کے حامد کردہ تمام احکام و تکالیف سے واقف تھے بلکہ خداوند تعالیٰ کے مارت تھے اور یہ ان کے  
مافی نہیں جو نہ ذکر کیا و کہیں نہ بھی انبیاء کا کفر سے منزہ ہونا چاہی ہے۔ و ترجمہ صفات الہی کی دو قسمیں ہیں ① وہ جن کی معرفت  
عقل و دلوں سے ہو سکتی ہے ② وہ جن کی معرفت محض دلوں کے بورکین نہیں۔ قرآسی قسم دوم کی معرفت قبل نبوت تھی و ہر  
۳۔ ارتقاء العقل السليم ان مرزا الکاتب الکبیر۔ علامہ ابو السعود محمد بن محمد مصطفیٰ حمادی (د ۱۱۹۰ھ/۱۷۸۲ھ) ص ۶۷۲۔ برائش  
تفسیر کبیر ۷، طبع شریف مصر۔ مترجمہ عبارت:۔ اس آیت میں ایمان سے مراد ان امور کی تفصیلات پر ایمان ہے جو کتاب  
کے وسیع صفات میں مندرج ہیں جس تک از خود عقلوں کی رسائی نہیں۔ ان امور سے متعلق ایمان کی نفی مراد نہیں جن کو عقل و فکر و ذہن  
جان لیتے ہیں اور کتاب و دلوں کی محتاج نہیں ہوتی۔ قبل نبوت بھی اس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آشت ہونے پر ایمان کوئی شک  
و شبہ نہیں۔ ۱۲ مترجم

۴۔ وجود تاولی میں:۔ سبب مذکور ہے۔ الشفا بتعريف حقوق المصطفیٰ۔ تاجی میاں محمد علی اندلسی (م ۱۵۵۴ھ) ج ۲ ص ۱۱۴۔  
مطبوعہ الاستقامة ناہرو۔ ۱۳ عبدالمصباحی۔

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)



## فروع اہلسنت سے امام اہلسنت کی کالی پیر

- ① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقاعدہ تعلیمیں ہوں
  - ② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
  - ③ مدرسوں کی بیشش قرار نخواستیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں
  - ④ طبائع طبرہ کی جانچ ہو جو تکلام کے زیادہ سبب دیکھا جائے معقول و غلطی و دیکراں میں لگایا جائے۔
  - ⑤ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں نخواستیں دیکر ملک میں پھیلائے جائیں کہ تحریک اور تقریر و وعظاً و مناظر و اشاعت دین و مذہب کریں
  - ⑥ حمایت مذہب و رد مذہب رسالے میں مفید کتب و رسائل مصنفوں کی نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں
  - ⑦ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوش خط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
  - ⑧ شہر و شہروں اسپکے سفیر نگران دیں جہاں جس قسم کے داعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سر کوئی اعداد کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
  - ⑨ جو ہم میں قابل کار ہو جو اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں ہمت ہو لگائے جائیں۔
  - ⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیہ و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و صدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۳، صفحہ ۱۳۳)



دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

DARUL ULOOM

QADRIA SABRIA BARKAAT-E-RAZA

Peeraan-e-Kalyar Sharif, Post Roorkee - 247667 Dist. Hairdwar, Uttarakhand, (INDIA)  
Tel. : (01332) 276394 • Cell : 098970 78604  
Website : darululoomkalyar.com • E-mail : darululoom@darululoomkalyar.com

# شیعوں کا رد

علامہ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الرضا پبلیکیشن ۳۷ مین واٹر روڈ، لاہور

۵۲ روڈ شاہ اسٹریٹ لاہور



# شیعوں کا رد

علا حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ

الرضا پبلیکیشن ۳۷ مین واٹر روڈ، ممبئی

۵۲ روٹاڈاسٹریت، ممبئی ۹

**QASID KITAB GHAR**  
 Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
 Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
 Bijapur-566104, (Karnataka)

# رسالہ رد المرفضہ

(شیعوں کا رد)



تصنیف  
 اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین و ملت  
 مولانا شاہ احمد رضا فاضل دیوبند

حضرت مولانا شاہ محمد رفیع دہلوی  
 نقشبندی مجددی، قادیان

رضا اکیڈمی

۵۲، روڈ نمبر ۱ سٹریٹ، کھرک، ممبئی ۹  
 فیکس: ۶۶۶۵۹۲۳۶، فون: ۶۶۳۳۲۱۵۶-۰۲۲

سلسلہ اشاعت ۱۲۳ سن اشاعت ۱۴۱۸ھ

**QASID KITAB GHAR**  
 Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
 Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
 BIJAPUR-566104, (Karnataka)

# ابتدائیہ

از شہادت قلم: مفتی محمود اختر القادری۔ مفتی سنی دارالعلوم محمدیہ بیہی ۳

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِكَ الْكَرِيمِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ستفقروا استیثلا ثلاثا وسبعین  
فرقة کلہم فی النار الا واحدة (یہ است تہتر فرقہ ہو جائے گی صرف ایک فرقہ  
جنتی ہوگا باقی سب جہنمی) کے تحت باطل اور گمراہ فرقے پیدا ہو چکے ہیں اور بہت ظاہر  
ہوں گے۔ انھیں باطل فرقوں میں ایک قدیم ترین فرقہ رافضی بھی ہے جو اپنے آپ کو شیعوہ  
کہتا ہے۔ یہ فرقہ صحابہ کرام خصوصاً خلفاء ثلاثہ ادرام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم اجمعین کی شان میں نہایت گستاخ ہے۔ یہاں تک کہ انھیں گالیاں دینا  
ان کا عام شیوہ ہے بلکہ چند صحابہ کرام کے علاوہ تمام کو معاذ اللہ کافر و منافق قرار دیتا ہے  
اور حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ  
کہتا ہے۔

اس فرقہ باطلہ کا بانی ابن سبائہ یہودی ہے جو امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے اور مسلمانوں  
کو گمراہ کرنے کے لئے عہد خلافت عثمانی میں بظاہر مسلمان ہوا اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ  
وجہہ اکرم کے متعلق خوب نلو کرنے لگا یہاں تک کہ لوگوں کو یہ باور کرائے لگا کہ حضور  
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلافت و امامت کا حق صرف حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ  
وجہہ اکرم کا تھا۔ مگر خلفاء ثلاثہ ایک سازش کے تحت اس منصب پر بٹھائے گئے۔  
یہی نہیں بلکہ اس نے بعض لوگوں سے یہ تک کہہ دیا کہ معاذ اللہ نبوت و رسالت کے لئے

**QASID KITAB GHAR**

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کو منتخب کیا تھا مگر جبرئیل علیہ السلام غلطی سے وحی مبارکہ  
محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے (العیاذ باللہ تعالیٰ) غرضیکہ ابن سبائے اسی طرح  
کی گمراہ کن فتنہ پرور اور شاطرانہ باتیں لوگوں میں پھیلا کر شیعیت کی بنیاد رکھی اور آج  
تک شیعوں کے بنیادی عقائد ابن سبائی انھیں ترافات پر مبنی ہیں۔

امام اہلسنت محمد دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ  
الغزیز کے عظیم الشان مجددانہ کارناموں سے آج دنیا کے اسلام خوب اچھی طرح آشنا  
ہے۔ آپ نے جہاں دلائل و براہین سے عقائد حقہ کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے وہیں فرقہ  
باطلہ کے فاسد و گمراہ کن اور ایمان سوز عقائد کا رد و تبلیغ بھی فرمایا ہے۔ اپنے دیگر باطل  
فروق کی طرح شیعوہ کا بھی اپنے مخصوص انداز میں سخت رد فرمایا اور ان کی تردید میں کثیر  
رسائل اور بہت سائے فتاویٰ تحریر فرمائے۔ زیر نظر رسالہ ”رد المر فضلة“ شیعوں  
کے رد میں ایک مختصر رسالہ ہے مگر دریا کو کوزے میں سمونے کے مصداق صرف شسترہ  
صفحات پر مشتمل اس فتویٰ میں کتب متداولہ سے ایک سو اٹھارہ جوابات پیش فرمائے  
یہ ثابت کر دیا کہ کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار  
اعداء سے کہہ دخیس منائیں نہ شر کریں

برادران اہلسنت سے پر خلوص درخواست ہے کہ اس رسالہ کا بغور مطالعہ فرمائیں اور  
پھر فیصلہ کریں کہ کیا ایسے لوگوں سے رشتہ داری و تعلقات قائم کرنا جائز ہو سکتا ہے۔ انھیں  
لڑکیاں دینا یا ان کی لڑکیاں لینا حلال ہوگا؟

رب قدیر اپنے حبیب پاک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں مسلمانوں کو  
حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مفسدین کے شرور سے ان کی حفاظت  
فرمائے۔ آمین بجاہ النبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

احقر محمود اختر القادری عفی عنہ  
مفتی دارالعلوم محمدیہ بیہی ۳  
جمادی الاخریٰ ۱۴۲۸ھ

## مسلمہ

از سیتا پور مدرسہ جناب ضمیمہ سید محمد مہدی صاحب ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ کی فرمائے  
ہیں۔ علمائے دین اس مسئلہ کو ایک بی بی میتہ سنی الذہب نے انتقال کیا ان کے بعض  
بی علم رافضی تھے۔ وہ عیسویں کرور سے ترک لیا جاتے ہیں۔ حالہ کہ وہ نفس کے یہاں مشر  
اصلاً نہیں۔ اس صورت میں وہ مستحق ارث ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ بیہ تفاوت و ترجحاً

## الجواب

الحمد لله الذي هدانا لهذا لو كنا نادوا فاننا غافلون  
بلا نجاة ولا صلوة ولا سلام على سيدنا ومولانا ولمجانا وما لنا  
محمداً وآله وصحبه الاولين ايماناً ولا حسنين احساناً ولا هلكين ايها  
آمين

صورت متفقہ میں یہ رافضی ان مرحومہ سیدہ سنیہ کے ترکہ کو نہیں پاسکتے  
اصلاً کسی قسم کا استحقاق نہیں رکھتے اگرچہ بی علم نہیں خاص حیثیت بھائی بلکہ اس سے بھی قریب  
رہتے کے کہ سیدہ اگرچہ وہ مصوبہ کے منکر نہ بھی ہوتے کہ ان کی محرمی دینی اختلاف کے  
باعث ہے مراجعہ کیست۔

مولف الارث اربعۃ (الی قولہ) واختلاف الدینین۔ تحقیق مقام تفصیل مرام یہ  
ہے کہ رافضی تبرائی جو حضرات شیخین صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ ان میں سے  
ایک کی شان پال میں گستاخی کرے اگرچہ صرف اسی قدر کہ انہیں امام و خلیفہ برحق نہ مانے  
کتب معتزہ فقہ حنفی کی تصریحات اور سائر ائمہ تریج و فتویٰ کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے  
وہ فاجر مطہر مطہر انکی صفویلا میں ہے۔ ان انکر بعض ما علم من الدین ضرورتاً  
کفر یہاں بقولہ ان الله تعالى جسمه كالاجسام اذ انكر صحبة الصديق

اگر ضروریات دین سے کسی چیز کا منکر ہے تو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے  
مانند جسم ہے۔ یا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا منکر ہونا طحطاوی کی حاشیہ در  
مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۴۴ میں ہے۔ وکنہ انحلا فتنہ اور ایسی ہی آپ کی خلافت کا انکار  
کرنا بھی کفر ہے۔ فتاویٰ خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اور خزائن المفسرین قلمی کتاب الصلوۃ  
فصل فی ما یصح الا قتدار بہ دن لا یصح میں ہے اسرافضی ان فضل علیا علی غیرہ  
فہو مبتدع ولو انکر خلافة الصديق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو کافر

رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب نبی کریم رضی اللہ عنہم ہے فضل جانے تو یہی  
گمراہ ہے۔ اور اگر خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے۔ فتح القدیر شرح  
پر یہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۲۸ اور حاشیہ بین السلامۃ احمد الثبانی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۱۳ میں ہے  
فی السوا فاض من نسل علیا علی الثلاثة فمبتدع وان انکر خلافة الصديق  
او عمو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فہو کافر۔ رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خفصاً  
ثلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے فضل کے گمراہ ہے۔

اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔ وچیز اہم کفری  
مطبوعہ مصر جلد اول ص ۲۱۸ میں ہے۔ من انکر خلافة ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو  
کافر فی التصحیح ومن انکر خلافة عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو کافر فی  
الاصحیح۔ خلافت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے یہی صحیح ہے اور خلافت عمر فاروق  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے یہی صحیح ہے۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مطبوعہ  
مصر جلد اول ص ۱۳ میں ہے۔ قال المسرغب فی تجوز الصلوة خلف صاحب ہوی  
وبعد عتہ ولا تجوز خلف السوا فاضی والجہمی والقدری والمشبہہ ومن یقول  
بخلق القرآن حاصلہ ان کان ہوی لا یلغو بہ ما حیلہ تجوزہ مع التواہۃ  
والا فلا۔ امام مرغینانی نے فرمایا بد مذہب بدعتی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ اور رافضی  
وغیرہ کے پیچھے ہو گی ہی نہیں اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر اس بد مذہبی کے باعث وہ کافر نہ ہو  
تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ ہو جائے گی۔ ورنہ نہیں۔ فتاویٰ عالمگیریہ مطبوعہ مگر تھ

اول ص ۱۸۷ میں اس عبارت کے بعد ہے۔ ہکذا فی اثبتین داخلاصة وهو الصیح هكذا فی البدایع۔ ایسا ہی تبیین الحقائق و خلاصہ میں ہے اور یہی صیح ہے ایسا ہی بدایع میں ہے اسی کی جلد ۲ ص ۱۹ اور ہزار پلہ ۳ ص ۲۱۹ اور اسبابہ علمی فی کتاب السیر اور الحائث الابصار والبصائر مطبع مصر ص ۱۸ اور قادی القریہ مطبع مصر جلد اول ص ۲۵ اور اقامت الفتن مطبع مصر ص ۳۳ میں قادی خلاصہ ہے۔ السوا فی اذا کان سبب الشیخین ویلحقہما و اعیاذ باللہ تعالیٰ فہو کافر وان کان یفضل علیہما کرم اللہ تعالیٰ وجہہ علی ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یکن کافرا الا انہ مبتدع۔ رافضی برائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ بڑا کہے کافر ہے۔ اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انفل بتائے تو کافر نہ ہوگا۔ مگر مجاہد ہے۔ اسی کے صفحہ مذکورہ اور جہد می شرح اہل مطبوعہ لکھنؤ جلد ۴ ص ۱۸ میں قادی ظہیر سے ہے۔ من انکرام امامۃ ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فہو کافر و علی قول بعضہ ہو مبتدع و لیس یساقو و الصیح انہ کافر و کذا لک من انکوا خلافتہ عصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی اصم الا قوال۔ امامت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر کافر ہے۔ اور بعض نے کہا بد مذہب ہے کافر نہیں۔ اور صیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔ اسی طرح خلافت قادی ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی صیح تر قول میں کافر ہے۔ دیں قادی نزار یہ ہے کہ دیکھ انعام احمد با کفار عثمان و علی و طلحہ و ذہیر و عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم رافضیوں اور ناصیوں اور خارجیوں کو کافر کیا جب ہے۔ اس سبب سے کہ وہ امیر المؤمنین عثمان و مولیٰ علی و حضرت طلحہ و ذہیر و حضرت عس اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافر کہتے ہیں۔

بحر الرائق مطبوعہ مصر جلد ۵ ص ۱۸ میں ہے۔ یکفر بانکارہ امامۃ ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی الاصح کانکارہ خلافتہ عصر رضی اللہ عنہ علی الاصح۔ صیح یہ کہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت و خلافت کا منکر کافر ہے۔ صیح الا نہر شرح متقی الا بحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلد اول ص ۱۵ میں ہے۔ السوا فی ان فضل علیہا فہو مبتدع

وان انکوا خلافتہ الصدیق فہو کافر۔ رافضی اگر صرف تفصیل ہو تو بد مذہب ہو اور اگر خلافت صدیق کا منکر ہو تو کافر ہے اسی کے ص ۱۲ میں ہے۔ یکفر بانکارہ صحبہ بنی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و بانکارہ امامتہ علی الاصح و بانکارہ صحبہ عصر رضی اللہ عنہ علی الاصح۔ جو شخص ابی بکر صدیق کی صحابیت کا منکر ہو تو کافر ہو یا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو تو کافر ہے یہی کفر مذہب کا انکار قول اصح ہے۔ کفر ہے غنیہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱ میں ہے۔ المراد بالابتدع من یعتقد شیئا علی خلاف ما یعتقدہ اهل السنة والجماعة و انما یجوز الاقتداء بہ مع الکراہۃ اذا لم یکن ما یعتقدہ ینوی الی الکفر عند اهل السنة اما لو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز فاصلا کالغلاۃ من السوا فی ارض الذین یدعون الالوہیتۃ لعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما ان النبوة كانت لہ فغلط جبریل و نحو ذلک متاھو کفر و کذا من یقذف القدر لیکہ او ینکر صحبۃ الصدیق اور خلافتہ اولیسا الشیخین۔ بد مذہب ہے وہ مراد ہے جو کسی بات میں اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھتا ہو اور اس کی اقتداء کو اہلسنت کے ساتھ اس حال میں جائز ہے جب اس کا عقیدہ اہلسنت کے نزدیک کفر نہ ہو۔ اگر کفر نہ سمجھتا ہے۔ اصلا جائز نہیں جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خدا کہتے ہیں یا یہ کہ نبوت ان کے لئے تھی جبریل نے غلطی کی اور اسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں اور یونہی حضرت عذیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یا صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یا خلافت کا انکار کرے یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بڑا کہے۔ کفایہ حرث ہدایہ ج ۱ ص ۱۵۱ اول اور مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۱۸ میں ہے۔ ان کان ہوا کافر اہلہ کالجہد و القدر سے الذی قال یخلق القرآن قالوا ففی الغالی الذی ینکر خذہ فتر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لا تجوز اسلوا خلافتہ بد مذہبی اگر کافر کرے جیسے یہی اور قدی کہ قرآن کو مخلوق کہے اور رافضی غالی کہ خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انکار کرے اس کے پیچھے نماز جائز نہیں جبرح کنز الملائکین مطبع مصر جلد اول ص ۲۱

ما شفع العتق بجزء في الخلاصة يعم الاقدار باهل الاوهام والالهيمة و  
 الجسدية والقدرة والرافض الغال في دين يتولد بخلق القرآن والمشيئة  
 وجملته ان كان من اهل قبلتنا ولم يغفل في هوا حتى لم يحكم بكونه كافرا  
 بخوض الصلوة خلفه وبكراهة اذ بالرافض الغال الذي ينكر خلافة ابي  
 بكر رضي الله تعالى عنه علامه في ہے۔ بد مذہبوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ مگر حمیدہ جبر  
 و قدریہ و رافضی غالی و قائل خلق قرآن و مشبہ اور مائل یہ کہ اہل قبر سے حوائی بد مذہبی میں غالی  
 نہ ہو یہاں تک کہ اسے کافر کہا نہ جائے۔ اس کے پیچھے نماز کراہت جائز ہے۔ اور رافضی غالی کو  
 وہ مراد ہے جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو۔ طحاوی علی مرقی الفلاح  
 مطبع مصر ۱۹۰۵ میں ہے۔

ان انكر خلافة الصديق كفسر الحق في الفتح عميد الصديق في هذا الحكم  
 و الحق في البهتان عثمان بهما ايضا ولا يجوز الصلاة خلف منكموا المسم على الخلفين  
 اوصية الصديق ومن ليسب الشيعين اذ ينفذ الصديقة ولا يخلف من انكر بعين  
 ما علم من الدين ضرر و فلفظ ولا تلقوا الى تاويله واجتهدوا في خلافت  
 صديق رضي الله تعالى عنه كما منكر كافر ہے اور فتح القدير میں فرمایا کہ خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور یہاں شرح مواہب الرحمن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز ہی نہیں جو مسح موزہ یا صما بیت  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا مذہبہ رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہما پر تہمت دیکھے اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو تو وہ کافر ہے  
 اور اس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہو گا اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا  
 نظم الفرائد مشکوٰۃ علامہ ابن و میان مطلوبہ مصر ما شفع حمیدہ من لا اور نسخہ قدیر تعلیق المرح  
 فضل من کتاب السیر میں ہے۔

ومن لعن الشيخين اوسب كافر

ومن قال في الايدي الجواهر كفسر

د صحیح تکفیر منکر خلافت اہل

عین و فی الغار دق ذالک اظہر  
 جو شخص حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تبرائے یا برا کہے کافر ہے اور جو کہے یہ اللہ سے  
 ہاتھ مراد ہے۔ وہ اس سے بڑھ کر کافر ہے۔ اور خلافت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انکار میں  
 قول صحیح تکفیر ہے۔ ایسی دربارہ انکار خلافت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اظہر ہے۔

تیسرے المقاصد شرح و بیانیہ علامہ اشرف نظامی قلمی کتاب السیر میں ہے۔ الرافضی اذا سب  
 ابا بکر وعمر رمی اللہ تعالیٰ عنہما ولعنہما یكون کافرا وان فضل علیہما علیا لا  
 یکفر و هو مبتدع رافضی اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر تبرائے کافر ہو  
 جائے اور اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کواں سے افضل کہے کافر نہیں مگر اہ بد مذہب  
 ہے۔ اسی میں وہیں ہے۔ من انکر خلافة ابی بکر الصديق فهو کافر فی الصحیح و کذا  
 منکر خلافة ابی حفص عمر ابن الخطاب رمی اللہ تعالیٰ عنہ فی الاظهر۔ خلافت  
 صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر مذہب صحیح پر کافر ہے۔ اور ایسا ہی قول اظہر میں خلافت  
 فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی۔ فتویٰ علامہ نوح آفندی پیر محمد و فتح الاسلا مطبع  
 آفندی پیر محمدی المستفی عن سوال المفتی پیر محمود الدریہ مطبع مصر جلد اول ص ۱۹۱ میں ہے۔  
 الروافض کفر جمعوا بین امانات الکفر منها انفسہم ینکون خلافة الشیخین  
 ومنها انفسہم ینکون الشیخین صرح اللہ وجوہہ فی الدواہین فمن انصف لواحدا

من هذا الامور فهو کافر منقطع۔ رافضی کافر میں طرح طرح کے کفروں کے  
 مجمع میں۔ ازاجملہ خلافت شیخین کا انکار کرتے ہیں۔ ازاجملہ شیخین کو برا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں  
 جہاں میں رافضیوں کا نہ کالا کرے۔ جو ان میں کسی بات سے متعسف ہو کافر ہے۔ انہیں جس سے  
 اما سب الشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فانما کتب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال  
 الصدور الشہید من سب الشیخین۔ او لعنہ۔ ایک شخص شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتا  
 ایسا ہے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنا اور امام مسد  
 شہید نے فرمایا جو شیخین کو برا کہے یا تبرائے کافر ہے۔ عقود الدریہ میں بعد نقل قولے مذکور ہے۔



ہوا۔ دوملرہ کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔ درمختار میں ہے۔ فی البصر من الجوهرة معزیا للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر وہا قتل قریبہ وہ اخذ الدیوبی والیث وهو المختار للفتویٰ انتہی وجزم بہ الاشیاہ وافرغ المصنف یعنی بحر الرائق میں بحوالہ جوہرہ نیزہ شرح مختصر قدری امام صدر شہید سے منقول ہے۔ جو شخص حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہے یا ان پر طعن کرے وہ کافر ہے۔ اس کی توجہ قبول نہیں اور ای پر امام دبوی دامام فقیہ ابواللیث سمرقندی نے فتویٰ دیا اور یہی قول فتویٰ کیلئے مختار ہے اسی پر اسبابہ میں جزم کیا۔ اور علامہ شیخ الاسلام محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ غزالی مترجمی نے اسے برقرار رکھا اور پڑھا ہر کہ کوئی کافر کسی مسلمان کا ترک نہیں پاسکتا۔

درمختار ص ۲۸۳ میں ہے۔ موانعہ السرق والقتل واختلاف المسلمین اسلام ما و کفر لا ملحقا یعنی میراث کے مانع میں۔ غلام ہونا اور مورث کو قتل کرنا اور مورث دھارث میں اسلام کفر کا اختلاف یقین الحقائق جلد ۶ ص ۶۲ اور عالمگیری جلد ۹ ص ۴۵۲ میں ہے اختلاف الدین ایضا يمنع الارث والحد والروایۃ الاختلاف بین الاسلام والکفر غورث دھارث میں دینی اختلاف بھی مانع میراث ہے۔ اور اس سے مراد اسلام و کفر کا اختلاف ہے۔ بلکہ انفی خواہ دہابی خواہ کوئی کفر جو باوصف ادا جائے اسلام عقیدہ کفر کے وہ تو تبصریح امر دین سب کفروں کی بدتر کافر یعنی مرتد کے حکم میں ہے۔

ہدایہ مطبع مصطفائی جلد اخیر ص ۵۶۳ اور درمختار ص ۶۶۸ اور عالمگیری جلد ۱۲ ص ۱۲۱ میں ہے۔ صاحب الہدیٰ ان کان یکفر فہو بمنزلۃ المرتد بد مذہب اگر عقیدہ کفر رکھتا ہو تو مرتد کی جگہ ہے غرر من مطبع مد جلد ۲ ص ۳۲۱ میں ہے۔ ذہو سے ان کو فک المرتد بد مذہب اگر کفر کیا جائے تو مثل مرتد کے ہے ملقی الاجر اور اس کی شرح جمیع الانہر جلد ۲ ص ۶۸۹ میں ہے۔ ان حکمہ بکفر کا بد مذہب من الہدیٰ کا لہوہ اگر اس کی بد مذہب کے سبب اس کے کفر کا حکم دیا جائے تو وہ مرتد کی مثل ہے نیز نامادی ہندیہ جلد ۲ ص ۱۲۶ اور طریقہ محمدیہ ادب کی شرح حدایہ ہندیہ ص ۱۲۶

وقد اکثر مشائخ الاسلام من علماء الدولة العثمانیہ لانزالت مودیۃ بالفتوۃ العلیۃ فی الاصل فی شان الشیعۃ المذکورین وقد اشیع الکلام فی ذلک کثیر منهم وافتوا فیہ السائل ومن اخی یضو ذلک فیہم المحقق المفسر ابو سعید انندی العبادی ونقل عباسیہ علامۃ السنہ علمائے دولت عثمانیہ علی المنظومۃ الفقیہ المسماۃ بالفتاویٰ السنہ علمائے دولت عثمانیہ کہ جملہ نصرت الہی سے متبرک ہے، ان سے جو اکابر شیخ الاسلام ہوئے انہوں نے شیعہ کے باب میں کثرت کفر کی ہے۔ پہلے طویل بیان کیے اور اس کے بارے میں رسلہ تفسیر کیے اور ان میں کو جملہ روافض کے کفر و ارتداد کا فتویٰ یا تحقیق مفسر ابوالسعد داندی و عماد کثر رفقین دولت پر عثمانیہ ایما اعلیٰ بہ علامہ کو اکبری علی نے اپنے منظومہ فقیرہ مسمی بہ فتاویٰ سنہ کی شرح میں نقل کی۔ اسباب قلمی فن ثانی باب الروایۃ اور احادیث ص ۱۸ اور القروی جلد اول ص ۲۵ اور واقعات الحقین ص ۱۳ سب میں مناقب کروری سے ہے۔ یکفر اذا اذیکو خلا فتہما اذینہما لمحبة النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لہما جو خلاف شیخین کا انکار کرے۔ یا ان سے نفی رکھے کافر ہے۔ کہ وہ تور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معصوب میں۔ بلکہ بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ انفی تبرائی ایسے کافر ہیں جن کی توجہ قبول نہیں۔

تتویر الابصار من درمختار مطبعی ہاشمی ص ۲۱۹ کہ ہے۔ کل مسلمہ امر تد فتوبہ مقبولۃ الا ان کافرا سب النبی ادا الشیخین ادا حدہما ہر مرتد کی توجہ قبول ہے مگر کہ سب نبی یا حضرات شیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہوا۔

اسبابہ والنظائر قلمی فن ثانی کتاب السیر اور فتاویٰ شریعہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۹۵۹ اور تحائف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر ص ۱۸۹ میں ہے۔ کافر تاب فقیہ مقبولۃ فی الدنیا والآخرۃ الاجماعۃ الکافر سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسائر الانبیاء ولسب الشیخین ادا حدہما۔ جو کافر توجہ کرے اس کی توجہ دنیا و آخرت میں قبول ہے۔ مگر کہ کافر ایسے میں جن کی توجہ قبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی۔

کھنڈ ۲۲۸ میں ہے۔

لحفظون ای من التحریف والزیادة والنقص جلالین شریف میں ہے،  
لحفظون من التبدیل والتحریف والنقص یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم خود  
اس کے نگہبان ہیں اس سے کہ کوئی اسے بدل دے یا الٹ پلٹ کر دے یا کچھ بڑھا دے یا کچھ  
گھٹا دے مجمل مطبع معر جلد ۲ صفحہ ۵۱۱ میں ہے۔ بخلاف سائر الکتاب المنزلة فقد  
دخل فيها التحریف والتبدیل بخلاف القرآن فإنه محفوظ عن ذلك  
لا یقدر احد من جمیع الخلق لانس والجن ان ینزله او ینقص منه حرفاً  
واحداً کلمة واحدة یعنی بخلاف اور کتب آسمانی کے کہ ان میں تحریف و تبدل نے دخل  
پایا۔ اور قرآن اس سے محفوظ ہے۔ تمام مخلوق جن و انسان کسی کی جان نہیں کہ اس میں ایک  
لفظ یا ایک حرف بڑھا دے یا کم کر دے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ حکم السجدة میں فرماتا ہے  
وانه لکتب عز من لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه ینزل من  
حکیم حمید دے شک یہ قرآن شریف معزز کتاب ہے۔ باطل کو اس کی طرف  
اصلاً راہ نہیں دے سکتے نہ پیچھے سے۔ اتارا ہوا ہے حکمت والے سرسبز ہوئے کا تفسیر  
معالم التفسیر شریف طبع بسنی جلد ۲ صفحہ ۳۵ میں ہے۔ قال قاتلہ والحدیث الباطل  
هو الشیطان لا یستطیع ان ینقص من یدیه او ینقص منه قال الزجاج  
معناه انه محفوظ من ان ینقص منه نیا تیه الباطل من بین یدیه او یداد  
فیه نیا تیه الباطل من خلفه وحلی هذا المعنی الباطل الن زیادة والنقص  
یعنی قاتلہ مفسرین نے کہا بالشیطان ہے۔ قرآن میں کچھ گھٹا بڑھا بدل نہیں سکتا۔ زبان  
لے کہا باطل کو زیادت و نقصان میں۔ قرآن ان سے محفوظ ہے۔

کشف الاسرار امام اہل شیخ عبدالعزیز بخاری شرح اصول امام غزالی  
برزوی مطبوع قسطنطنیہ جلد ۳ صفحہ ۸۹۰ میں ہے۔ کان نسخ التلاوة والحکم  
جمیعاً جزائی حیاة النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاما بعد وفاته  
فلو یجوز قال بعض الواضحة والمحددة ممن یتنق بالانباء الاسلامیہ وقاموا

معمر جلد اول صفحہ ۲۰۸ اور برجنیدی شرح نقایہ جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ میں ہے بحسب الکفار الواضحة  
منفی قولہم بوجدة الاموات الى الدنیا الى قوله وهذا القوم  
خارجون عن ملّة الاسلام واحکامہما احکام المرتدین کذا انف  
الظہیر یہ یعنی رافضیوں کو ان کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے۔ یہ لوگ  
دین اسلام سے خارج ہیں۔ ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔ الباری غلوئی  
ظہیر یہ میں ہے۔ اور مرتداً صلاً صالح دراثت نہیں مسلمان تو مسلمان کسی کا فرحتی کہ خود اپنے  
ہم مذہب مرتد کا ترک کر کے ہرگز اسے نہیں پہنچ سکتا۔ عالمگیری جلد ۶ صفحہ ۵۵ میں ہے الحق  
لا یست من مسلم ولا من مرتد مثله کذا فی الحیض خزانة المفتین  
میں ہے۔ المرتد لا یست من احد لا من المسلم ولا من الذمی ولا من مرتد  
مثله یہ حکم فقہی مطلق تہرانی رافضیوں کا ہے۔ اگرچہ تہرانی رافضیوں نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ  
عنہما کے سوا ضروریات دین کا انکار نہ کرتے ہوں۔ والاحوط فیه قول المتکلمین النہم  
ضلال من کذب النہال کفار وہہ ناخذ اور ردائش زمانہ تو ہرگز مرتد  
تہرانی نہیں بلکہ تہرانی علی العموم مکران ضروریات دین اور باجاء مسلمین یقیناً قطعاً  
کفار ہر تدین ہیں۔ یہاں تک کہ علمائے کرام نے تصریح فرمائی کہ جو ان کے کافر نہ ہونے خود کا فر ہے  
بہت عقائد کفریہ کے علاوہ دو کفر مرتد میں ان کے عام باطل مرد عورت چھوٹے بڑے سب  
بالاتفاق گرفتار ہیں۔

بکراؤل۔ قرآن عظیم کو ناقص بنائے میں کوئی کہا ہے۔ اس میں سے کچھ سورتیں امیر  
المومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ یا اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں کوئی کہا  
ہے کچھ لفظ بدل دیے۔ کوئی کہا ہے یہ نقص و تبدل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں مگر ضرور ہے۔ اور جو  
شخص قرآن میں زیادت یا نقص یا تبدیلی کسی طرح کے تصرف بشری کا دخل ملے یا اسے متصل  
جہانے باہر باجاء کافر مرتد ہے۔ کہ صراحت قرآن عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ اللہ عز وجل سورۃ  
حجرات فرماتا ہے۔ انانحن نزلنا الذکر واناله لھا فظنون۔ بے شک ہم نے  
اتارا یہ قرآن اور بے شک بالیقین ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ بیضاوی شریف طبع

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

فسادہ ہذا اجانس بعد وفاتہ الیقار، عملان فی القرآن کانت آیات  
فی امامت علی دنی فضائل اہل البیت فکتمہا! الصحابة فلم یبق باندہ اس  
نہ ما انہم والدیل علی بطلان ہذا القول قولہ تعالیٰ انا نحن نزلنا  
الذکر وانا لہ لحاظون۔ کذا الخ اصول الفقہ للشمس الامتہ ملقطاً۔ قرآن  
عظیم سے کسی چیز کی تلاوت و حکم دروں کا منسوخ ہونا زمانہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کے زمانہ میں جائز تھا۔ بعد وفات اقدس مگر نہیں۔ بعض وہ لوگ کہ رافضی اور زید  
زہدین ہیں۔ بظاہر مسلمان کا نام لیکر اپنا پردہ ڈھانکتے ہیں۔ اور حقیقتہً انہیں اسلام کو تباہ  
کرنا مقصود ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بعد وفات والا بھی ممکن ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کچھ آیتیں  
امامت مولیٰ علی اور فضائل اہلبیت میں تھیں کہ صحابہ نے چھپا ڈالیں۔ جب وہ زامٹ  
گیا باقی نہ رہیں اور اس قول کے بطلان پر دلیل خود قرآن عظیم کا ارشاد ہے کہ بے شک  
ہم نے تمہارا یہ قرآن اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ ایسا ہی امام شمس الامتہ کی کتاب  
اصل الفقہ میں ہے۔ امام قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ملتان میں بہت سے  
یعنی اجماعی کفر بیان کر کے فرماتے ہیں۔ وکذا لست من انکس القرآن او حذامہ او  
خیر شیئاً منہ او زاد فیہ یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کفر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے  
کسی حرف کا انکار کرے یا اس میں سے کچھ بدلے یا اس موجودہ قرآن میں کچھ زیادہ بتلے  
فواتح الرحموت شرح سلم الثبوت مطبع لکھنؤ ۱۹۱۱ء میں ہے۔ اسلمہ انی راایت فی  
مجمع البیان تفسیر الشیخۃ انہ ذهب بعض اصحابہم الی ان القرآن العیاد  
باللہ کان نزلہ علی ہذا المکتوب قد ذهب بقصیر من الصحابة الجامعین  
العیاد باللہ لم یختر صاحب ذلک التفسیر ہذا القول فمن قال لہذا  
القول فهو کافر ولا نکارہ الفروغی یعنی میں نے طبری رافضی کی تفسیر مجمع البیان  
میں دیکھا کہ بعض رافضیوں کے مذہب میں قرآن عظیم معاذ اللہ اس موجودہ سے نام  
تھا جن صحابہ نے قرآن جیسے کیا عیاداً باللہ ان کے قصور سے ہمارا اس مفسر نے یہ قول  
اختیار نہ کیا۔ جو اس کا قائل ہو کافر ہے۔ کہ ضروریات دین کا منکر ہے۔

کفر دوم۔ ان کا ہر منقش مستینا امیر المؤمنین مولیٰ علی کریم اللہ تعالیٰ وجہ التکریم  
و دیگر ائمہ طاہرین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حضرت عالیات انبیائے سابقین علیہم  
الصلوات والتحیات سے افضل بتلا ہے۔ اور جو کسی غیر نبی کو نبی سے افضل کہے باجماع  
مسلمین کافر ہے دین ہے۔

شفا شریف ص ۳۶۵ میں انہیں اجماعی کفروں کے بیان میں ہے۔ وکذا لست  
لقطع بتکفیر غلاة العاصیۃ فی قولہم ان الامتہ افضل من الانبیاء اور  
اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں۔ ان غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتلاتے  
ہیں۔ امام اجل نوروی کتاب المروءۃ میں پھر امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام  
مطبع مصر ص ۲۱۱ میں کلام شفا نقل فرماتے اور مقرر کرتے ہیں۔ مولانا علی قاری شرح شفا  
مطبع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۵۲۱ میں فرماتے ہیں۔ ہذا کفر صریح یہ کلام کفر ہے۔ منع الرافضی  
الانہ صر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ملتان میں ہے۔ ما نقل عن بعض الکسامیۃ من جواہر  
کون الولی افضل من النبی کفر وضلالہ والحاد و جہالۃ وہ جو بعض کرامید  
سے منقول ہو کر رائج ہے کہ ولی نبی سے مرتبہ میں بڑھ جائے کہ کفر وضلات و بیدینی و  
جہالت ہے۔

شرح مقاصد مطبوع قسطنطنیہ جلد ۲ ص ۲۰۵ اور طریقہ محمدیہ علامہ برکوی قلمی آخر  
فصل اول باب ثانی میں ہے۔ واللفظ ان الاجماع منعقد علی ان الانبیاء افضل  
من الاولیاء بیشک مسلمانوں کا اجماع قائم ہے۔ اس پر کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام  
اولیائے نظام سے افضل ہیں۔ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبع مصر جلد اول ص ۱۱۵ میں ہے  
التفہیل علی نبی تفہیل علی کل نبی کو ایک نبی سے افضل کہنا تمام انبیاء سے افضل بتانا  
ہے۔ شرح عقائد نسفی مطبع قہیم ص ۱۱۵ اور طریقہ محمدیہ و حدیقہ ندیہ ص ۲۱۵ میں ہے۔

واللفظ لہما (تفہیل الولی علی النبی) مسرلاً کان اولاً کفر وضلال کیف دھو  
تحقیق النبی) بالنسبۃ الی الولی (وخرق الاجماع) حبث اجماع المسلمون علی  
فصلتہ النبی علی الولی باختصاصہ۔ ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل

میں اس سوال کے جواب میں کہ رافضیوں کے باب میں کیا حکم ہے۔ فرماتے ہیں:

قومی ۴ مسئلہ ہفتم درقرآن مجید جمع کردہ عثمان تحریف ولفسان واقعہ  
ت. ۱۰۱۰

هَذَا لَا يَكْفُرُ تَجْمَعُ ابْنِ اَصْنَفِ الْكُفَرِ مَنْ تَوَقَّفَ فِي كُفْرِهِمْ فَهُوَ  
 كَافِرٌ مِثْلَهُمْ مَخْتَصِماً۔ یہ کافر طرح طرح کے کفروں کے مجمع ہیں جو ان کے کفر پر  
 توقف کرے خود انہیں کی طرح کافر ہے۔ علامہ ابو حنیفہ ابو سعید اپنے قادی پھر علامہ  
 شرح فرید سید پھر علامہ محمد امین الدین شامی تنفیخ العلامہ ص ۹۳ میں فرماتے ہیں۔ اجمع علی  
 الاعصار علی ان من شك في كفره كان كافراً۔ تمام زبانوں کے علماء کا یہ  
 ہے کہ جو ان رافضیوں کے کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔ العباد ذی اللہ تعالیٰ تبارک  
 جلیل مسلمانوں میں مدار ایمان ضروریات دین ہیں۔ اور ضروریات اپنے ذاتی روشن پرستی پر  
 کے سبب مطلقاً ہر ثبوت سے مخفی ہوتے ہیں یہاں تک کہ اگر بالخصوص ان پر کوئی شخص قطعاً  
 اصلاً نہ ہو جب بھی ان کا وہی حکم ہے گا کہ مکر لیتنا کافر مثلاً عالم بحیث اجزاء حادث ہو۔  
 کی تصریح کسی نص قطعی میں نہ ملے گی۔ غایت یہ کہ آسمان و زمین کا حادث ارشاد ہوا ہے  
 مگر باجماع مسلمین کسی غیر خدا کو قدیم ماننے والا قطعاً کافر ہے جس کی اسانید کثیرہ فقہ  
 کے رسالہ مناقب الحدید علی خدا منطلق الحدید میں مذکور تو دوہری ہے کہ حادث جبرائیل  
 اللہ ضروریات دین سے ہے کہ اسے کسی ثبوت خاص کی حاجت نہیں۔  
 اعلام امام ابن حجر مکالمیں ہے ذوالنور دی فی الفضل ان العبد  
 متقید بما اذ اجحد لمحا علیہ یعلم من دین الاسلام فی وریۃ سواد کان فی  
 نص ام لا یہی سبب ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسکونہ نہیں ہوتی اور شک نہیں کہ  
 قرآن عظیم جو بحمد اللہ تبارک و تعالیٰ شرفاً و غلباً قرآن فخرنا تیرہ سو برس سے آج تک مسلمانوں کے  
 ہاتھوں میں موجود محفوظ ہے۔

باجماع مسلمین ہر حکم و کاست وہی تنزیل رب العالین ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم نے مسلمانوں کو پہنچائی اور ان کے ہاتھوں میں ان کے ایمان ان کے  
 اعتقاد ان کے اعمال کے لئے چھوڑی تھی کہ ہر نقص و زیادت و تغیر و تحریف سے محفوظ  
 محفوظ اور ان کا وہ حق ہے کہ انالہ لھا اذلالوں میں مراد و طوطہ ہونا ہی یقیناً ضروریات  
 دین سے ہے دیر کہ قرآن جمہور کے مسلمانوں کے ہاتھ میں تیرہ سو برس سے آج تک

ہے۔ یہ تو نقص و تحریف سے محفوظ نہیں ہاں ایک وہم تراشیدہ صورت ناکشیدہ  
 ذہان غول کی خواہر پوشیدہ فارساترہ میں اہلی قرآن نبل کتمان میں دبائے بیٹھی ہے  
 انالہ لھا اذلالوں کا مطلب یہ ہے۔ یعنی مسلمانوں سے عمل تو اسی محرف مبدل  
 ناقص نامکمل پر کرائیں گے۔ اور اس اہلی جعلی کو یہ برائے نہادوں پر سنگ و چرنک  
 کھوہ میں چسپائیں گے۔ گویا فظنون کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کو مسلمانوں سے محفوظ رکھیں  
 گے۔ انہیں اس کی پرچائیں نہ دکھائیں گے۔ بعض ناپاکوں نے اس سے بڑھ کر تاویل نکالی ہے  
 کہ قرآن اگرچہ کتابی بدل جائے علم الہی و لوح محفوظ میں یقیناً بدستور باقی ہے۔ حالانکہ  
 علم الہی میں کوئی شے نہیں بدل سکتی پھر قرآن کی کیا خوبی نکلی۔

توریت و انجیل و کتاب ہل کی ہل روی و روی کوئی تحریر جس میں مصنف  
 کا ایک لفظ ٹھکانے سے نہ رہا۔ بلکہ دیات سراسر معدوم ہو گئی ہو علم الہی و لوح محفوظ میں  
 یقیناً بدستور باقی ہے۔ ایسی ناپاک تاویلات ضروریات دین کے مقابل نہ مسکونہ ہوں نہ ان  
 سے کفر و اتعداد و اصلاح فروع ہوں ان کی حالت وہی ہے جو پھر نے آسمان کو بلندی چڑھ کر  
 و لا تکر کو قوت خیر۔ ابلیس و شیاطین کو قوت بدی و حشر و نشر و جنت و نار  
 کو بعض روحانی نہ جسدی بنا لیا۔

قادیانی مرتد نے خاتم النبیین کو افضل المرسلین ایک دوسرے شقی نے نبی بالذات  
 سے بدل دیا۔ ایسی تاویلیں سن لی جائیں تو اسلام و ایمان قطعاً درہم برہم ہو جائیں  
 پرست لا الہ الا اللہ کی تاویل کر لیں گے کہ یہ افضل واسطے میں حصر ہے یعنی خدا کے برابر  
 دوسرا خدا ہے۔ وہ سب دوسروں سے بڑھ کر خدا ہے۔ نہ یہ کہ دوسرا خدا ہی تجھے لافٹے  
 لا علی لا سیف الا ذو الفقار و غیرہ محاورات عرب سے روشن ہے یہ نکتہ ہمیشہ  
 یاد رکھنے کا ہے۔ کہ ایسے مرتد الف لمیاسم مدعیان اسلام کے مکر و دھوکہ سے نجات  
 دشمن ہے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ \*

## بالجملہ ان بافضلوں کیوں کے بایں حکم یقینی قطعی اجماعی ہے

وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے۔ ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص ذلت ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ محنت قہر الی ہے۔ اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہ ہوگا۔ بعض زنا ہوگا۔ اولاد ولد الزنا ہوگی۔ باپ کا ترکہ نہ پاسے گا اگرچہ اولاد بھی سنی ہی ہو کہ مشرعا ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی۔ کہ نانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے، ماں، بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پاسکتا۔ سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاح کچھ حق نہیں۔ ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جو ان کے ان ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی ایسے مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے۔ باجائے تمام ائمہ دین خود کافر ہے دین ہے اور اس کیلئے بھی ہی سب احکام ہیں جو ان کیلئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو جو کوششیں ہوش شینیں اور اس پر عمل کر کے پتے پتے مسلمان سنی نہیں۔ وبالله التوفیق واللہ بخیرہ وعلیہ السلام وعلیہ وسلمہ جل مجدہ اتمہ واحکم

کتبہ عبد اللہ بن احمد رضا البعلوی  
عفی عنہ بحدود المصطفیٰ النبی الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادرے  
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

QASID KITAB GHAR  
Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)



# روافض کے اضافے



از  
علی حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۳۷ مین واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ: رضا الکیڈمی ۵۲ روڈ وٹاڈا سٹریٹ، کھرک، ممبئی ۹

## فروع السنن سے ناکال السنن کی فہرست

- ① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقعدہ تعلیمیں ہوں
- ② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
- ③ مدرسوں کی سیش قرار نخواستیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں
- ④ طبائع طلبہ کی حاجت ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
- ⑤ ان میں جو تیار ہوتے جائیں نخواستہیں دیکر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحسیر اور تقریر و وعظاً و مناظر و اشاعت دین و مذہب کریں
- ⑥ حمایت مذہب و رد مذہب اس میں مفید کتب رسائل مستفویٰ نذرانے دے کہ تصنیف کرائے جائیں
- ⑦ تصنیف شدہ اور تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
- ⑧ شہروں شہروں آپ کے سفیر نگران رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سرکوبی اعداد کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
- ⑨ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں مہارت ہو لگائے جائیں۔
- ⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقت فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیہ وقت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و مصدق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (قادی رضویہ، جلد ۱۱، صفحہ ۱۳۳)





Rahbar Foundation's  
**AL-BARKAAT**  
**Malik Muhammad Islam English School**  
Bhave Nagar, Kurla (W), Mumbai - 79. • Tel.: (022) 2503 0069 / 2503 6110

# روافض کے اضائف

از  
علیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: الرضا پبلیکیشن ۳۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

شائع کردہ: رضا الکیڈمی ۵۲ روڈ وٹاڈا سٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

روافض کی اذان کے متعلق ائمہ کا برکتوں کے اذان میں کچھ اضافہ کیا گیا اور کچھ ہٹا دیا

مسمیٰ بنام تاریخی

# الادبۃ الطباعۃ اذان الملائکۃ

تصنیف  
اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجتہد دین و ملت  
مولانا شاہ احمد رضا قادری رضوی

محض و عظمیٰ علامہ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ  
بمقام مولانا محمد مصطفیٰ قادری

رضا الکیہ مدھی

۵۲ روڈ وٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹  
فیس: ۶۶۶۹۳۳۶ فون: ۶۶۳۳۱۵۶-۲۳

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagerchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-568104 (Karnataka)

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagerchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-568104 (Karnataka)

روافض کی افواہ کے متعلق ائمہ کبار کا قول کہ افواہ میں کچھ ضرر ہے لیکن کھانا کھانا

## از افادات

امام اہلسنت مجدد دین و ملت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
مسمیٰ بنام تاریخی

الدولۃ الطاعنۃ انوار الملکۃ  
جسمہ

کتبہ سنہ ۱۳۱۸  
مدرسہ اسلامی عزیزی اندر کوٹ میٹھ شہر

مجموع المطالع دہلی میں طبع کرایا ۶

افواہ بار ایلوہ

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۸۸

نام کتاب

مصنف (طالعہ امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ناشر رضا اکیڈمی ۲۶ میکرا سٹریٹ بمبئی ۳

سن اشاعت ۱۳۱۸ھ ۱۹۹۸ء

طباعت رضا آفٹ بمبئی ۳

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagahalli  
Near Jinnia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ از انجمن محب اسلام سلمہ مولوی صاحب صدر انجمن ۲۱ ذی قعدہ ۱۳۰۶ھ  
کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت و جماعت اس مسئلہ میں کہ بافضل اہل تشیع نے  
اپنی اذان وغیرہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت کلمہ  
خلیفہ رسول اللہ بلا فصل کہنا اختیار کیا ہے پس اہلسنت کو اس کلمہ کا مستنا  
بمنزلہ سننے تبرکے ہے یا نہیں اور اس کے اسناد میں کوشش کرنا باعث  
اجر ہوگی یا نہیں بنیوا تو جروا۔

الجواب  
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين  
محمد وخلفائه الاربعة الراشدين والاه وصحبه واهل سنته  
اجمعيين۔ الحق یہ کلمہ مقصودہ مبخوضہ مذکورہ سوال خالص تبرک ہے اور اس کا  
سننا مستحبی کے لئے بمنزلہ تبرک سننے کے نہیں بلکہ حقیقتہً تبرک استنساہ ہے  
والعیاذ باللہ رب العالمین تبرک کے معنی اظہار برات و بنیاری جس پر یہ کلمہ غبیثہ  
نہ کنایتہ بلکہ صریحتہ وال ہے کہ اس میں باتصریح خلافت راشدہ حضرات  
خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی نفی ہے اور اس نفی کے یہ  
معنی ہرگز نہیں کہ وہ بعد حضور پر فور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
مستثنین نہ ہوئے کہ ان کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے بعد تحت خلافت پر جاؤ پس فرمانا فرمان و احکام جاری کرنا نظم

## حرف چند

ہر اہل سنت کیلئے یہ بات بڑی شرم کی ہے کہ سیدنا سرکار اعظم حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا  
قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ۶۸ سالہ عمر شریف میں جو سرمایہ علم و فن چھوڑا تھا، آج ان کے وصال کو ۵ سال  
کا عرصہ گزر چکا ہے اور ہم ان کی خدمات کو دنیا کے سامنے پیش بھی نہ کر سکے۔ ہاں ہمارے اکابر حضور مفتی اعظم حضرت صدر  
الشریعہ اور مولانا حسین رضا خاں ابن استاد زین مولانا حسن رضا خاں، منشی اسد محمد زکی، قاضی عبدالوہید فردوسی جو کلمہ اللہ  
تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ نے اعظم حضرت کی جتنی تصانیف شائع کی ہیں وہ ہمیشہ یاد رہیں گی کیوں کہ ان سے پہلے کسی نے  
اعلیٰ حضرت پر کوئی کام ہی نہیں کیا ہے۔ پھر کافی زمانہ تک خاموش چھائی رہی اور تصانیف اعلیٰ حضرت کو شائع کرنے  
میں ہم اہل سنت کسست رہے اور ہماری توجہ مجلسوں، کانفرنسوں کی طرف زیادہ ہو گئی۔ ابھی چند سالوں سے الحمد للہ  
پھر بیداری پیدا ہوئی ہے اور تصانیف اعلیٰ حضرت کو شائع کرنے کا سلسلہ پھر زور و شور سے شروع ہو گیا ہے ہندوستان  
اور پاکستان کے بعض ادارے جیسے ”الجمع الاسلامی جہانگیر“، ”جامعہ نیک میڈیلاہور“، ”ادارہ تحقیقات امام  
احمد رضا کراچی“ اور ”رضا اکیڈمی مانچسٹر“ قابل ذکر ہیں۔

رضا اکیڈمی پر سیدنا سرکار حضور مفتی اعظم کا کم خاص ہے کہ اس نے اب تک ۱۱۶ آرکٹا میں شائع کرنا کی ہے  
اور اب ۰۰ آرکٹا میں وہ بھی صرف اعظم حضرت کی شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ انہیں کتاب ہیں  
میں سے ایک کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ۰۰ آرکٹا ہیں کا جمع کرنا بھی بڑا مسئلہ تھا لیکن نبیویہ حضرت  
حضرت مولانا محمد زکی صاحب، مولانا محمد شرف قادری صاحب لاہور، مولانا محمد شہاب الدین  
رضوی صاحب، مولانا عبدالستار بدایونی صاحب، جناب محمد علی رضوی صاحب وغیرہ نے ہمارا تعاون کیا۔ ان کتابوں کا  
اجرا ۱۰ اشوال ۱۴۱۵ھ کو بمبئی میں ہو گا۔ اس میں رضا اکیڈمی کی جانب سے نائب حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی  
محمد شریف الحق صاحب مجددی، بھراعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب جہانگیر، حضرت علامہ مفتی غلام محمد صاحب  
ناگپوری، حضرت علامہ ارشد القادری صاحب، اور حضرت علامہ مفتی محمد جلال الدین صاحب محمدی کو ان کی دینی و مذہبی  
اور مسکب اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات پر ”امام احمد رضا ایوارڈ“ پیش کیا جائے گا۔

دعا فرمائیں کہ رب نبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہدے میں ہم اہل دین رضا اکیڈمی  
کو مسکب اعلیٰ حضرت کا سچا و پکا خادم بنائے۔

سید مفتی اعظم

محمد سعید نوری

بانی و مدیر بڑی منزل رضا اکیڈمی۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۵ھ

و شوق ممالک اسلامیہ و تمام امور ملک و مال و رزم و ہزم کی باگیں اپنے دست حق پرست میں لینا وہ تاریخی واقعہ شہور متواتر اظہار من الشمس ہے جس سے دنیا میں موافق مخالفت یہاں تک کہ نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کسی کو انکار نہیں بلکہ اُن محبان خدا و نوابان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روافض کو زیادہ عداوت کا مبنیٰ ہی ہے اُن کے زعم باطل میں استحقاق خلافت حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسبغ میں منحصر تھا جب بحکم اہی خلافت راشدہ اول ان تین سرداران مومنین کو بھی روافض نے اٹھیل معاذ اللہ مولیٰ علی کا حق چھیننے والا ٹھہرایا اور نقیبہ شقیہ کی بدست حضرت اسد اللہ الغالب کو عیاذ باللہ سخت نامرد و بزدل و تارک حق و مطیع باطل بتایا جسے دوستی بے غداں دشمنی ست۔

عبودت کلمۃ تخرج من افواہ محمدان یقولون لا کذباً ولا جرم لفظ بلا فصل میں جو نفی ہے ..... اس سے نفی لیاقت و استحقاق مراد۔ تو اس محل لفظ میں غضب و ظلم و انکار حق و اصرار باطل و مخالفت دین و اختیار دنیا و غیرہ و غیرہ ہزاروں مطاعن ملعونہ جو قوم روافض اپنے اعتقاد میں رکھتی اور زبان سے نکلتی ہے سب دفعتاً موجود ہیں اور لائے نفی سے اپنی برارت و بیزاری کا گھلا انہار چھپر تیرا اور کس چیمہ کا نام ہے میں اس واضح بات کے ایضاً کہنے یعنی آفتاب روشن کو چیراغ دکھالے میں زیادہ تطویل محض ہر یکا سبکدوش اس الزامی نظیر پر قناعت کرتا ہوں اگر کوئی شخص کہے رقوم شیعہ میں بعد عبد الرزاق بن ہمام کے جس نے مسلمہ میں ائمہ مال کیا بلا فصل بہاؤ الدین اعلیٰ ہونے سے محفوظ اور نظاہر

(۱)۔ روافض کے طور پر حضرت مولیٰ علی معاذ اللہ بزدل تارک حق مطیع باطل ٹھہرے۔

نام اسلام سے محفوظ ہے تو کیا اُس نے ان دونوں کے بیچ میں جتنے شیعہ گندے شل طوسی و حلی و کلینی و ابن بابویہ و غیر ہم سب کو ملعون نہ کہا۔ نہیں نہیں یقیناً اس کے کلام کا صاف صاف یہی مطلب ہے جس کے سبب ہم اہل حق بھی اس لفظ پر انکار کرینگے اور اُسے ناپسند رکھیں گے کہ ہمارے نزدیک بھی ان سب کے علی الاطلاق حکم کفر و لعنت جائز نہیں۔ انصاف کیجئے کیا اگر یہ بات علانیہ برسرِ اظہار جاری جائے تو شیعہ کو کچھ ناگوار نہ ہو گا یا وہ اسے صریح اپنی توہین و تذلیل نہ سمجھیں گے حالانکہ اس بیچ میں جتنے شیعہ گندے کسی کی بیخ و عقیدت شیعہ کے اصول مذہب میں داخل نہیں نہ معاذ اللہ قرآن و حدیث یا اقوال ائمہ اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ان لوگوں کی شکی و خوبی پُرل پھر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جن کی ثنا و حرمت و ادب و عقیدت ہم اہل سنت کے اصول مذہب میں داخل اور ہمارے نزدیک ہزاروں آیات و احادیث حضرت رسالت و اقبل ائمہ اہلبیت صلوات اللہ علیہ و علیہم سے اسکی لاکھوں خوبیاں تعریفیں مالا مال اُن کی نسبت ایسا کلمہ معصومہ اذان میں بکار اچانا کیونکر ہماری توہین مذہبی نہ ہو گا یا ہمارے دلوں کو نہ دکھائے گا غرض یہ تو وہ روشن و بدیہی بات ہے جس کے ایضاً کو کچھ کہیے اس سے واضح تر نہ ہو گا مجھے توفیق اللہ عزوجل یہاں یہ ظاہر کر لیتے کہ یہ کلمات جو روافض حال نے سنہوں کی ایذا رسانی کو اذان میں بڑھائے ہیں اُن کے مذہب کے بھی خلاف ہیں اُن کی حدیث و فقہ کی موسے بھی اذان ایک محدود عبارت معدود کلمات کا نام ہے جن میں یہ ناپاک لفظ داخل نہیں اُن کے نزدیک بھی اُس اذان منقول میں اور عبارت بڑھانا ناجائز و گناہ

۱۔ حضرات خلفائے ثلاثہ کی ثنا و حرمت ادب و عقیدت اہلسنت کے اصول مذہب میں ہے۔

۲۔ روافض کے پیشواوں نے کہا کہ اذان میں خلیفہ رسول اللہ بلا فصل وغیرہ زیادت کی موجود ایک ملعون قوم ہے



اور اپنے دل سے ایک نئی شریعت نکالنا ہے اُن کے پیشوا خود لکھ گئے کہ ان  
زیادہ تر کی موجودگی بلعون قوم ہے جنہیں امامیہ بھی کافر جانتے ہیں میں ان تینوں  
امور کی سندیں مذہب امامیہ کی معتبر کتابوں سے دوں گا۔  
اور اُن کی عبارتیں مع صاف ترجمہ کے نقل کروں گا واللہ التوفیق  
ولہ الحمد علی الارادۃ سبیلہ طریق سند اہم اول بہ شرح الاسلام شیخ علی مطبوعہ  
کلکتہ مطبع کلدستہ نشاط ۱۲۵۵ھ کے صفحہ ۳۲ پر ہے الاذان علی الاکثر ثمان  
عشر فصلا التکبیر اربع والشہادۃ بالتوحید ثم یأمر سالۃ ثم یقول حی علی الصلوۃ  
ثم حی علی الفلاح ثم حی علی الخیر العمل والتکبیر بعدہ ثم التقلیل کل فصل  
مرقات۔ ترجمہ اذان شہور تر قول پراٹھارہ کلمے ہیں تکبیر چار بار اور گواہی  
توحید کی پھر رسالت کی پھر حی علی الصلوۃ پھر حی الفلاح پھر حی علی الخیر العمل  
اور اس کے بعد اللہ اکبر پھر لا الہ الا اللہ ہر کلمہ دو بار ۴ غصیدہ حی جو  
شہید ثانی کہا جاتا ہے اُس کی شرح مدارک میں لکھتا ہے ہذا منہج  
الاصحاب لا اعلیٰ فیہ مخالفات المستند فیہ ما رواہ ابن بابویہ و  
الشیخ عن ابی بکر الحضرمی وکلب الاسدی عن ابی عبد اللہ علیہ  
السلام انہ حکى لهما الاذان فقال اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر  
اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد  
ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الصلوۃ حی علی  
حی علی الفلاح حی علی الخیر العمل حی علی الخیر العمل اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ لا  
اللہ الا اللہ ولا قامة کذاک وعن جمعیل الجعفی قال سمعت ابا جعفر  
علیہ السلام یقول الاذان ولا قامة خمسة وثلاثون حرفا  
فعد ذلک بیضا واحدا واحدا الاذان ثمانية عشر حرفا ولا قامة

QASID KHAN QUR

Mohammed Haniff Razvi, Dargah,

Near Jinnah Park, Aligarh, U.P.

BLADEN, U.P. (India)

سبعة عشر حرفا. و اشار المصنف بقوله علی الاکثر الخی ما رواہ الشیخ  
لبسن ۲۵ الی الحسين بن سعید عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان  
قال سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن الاذان فقال یقول اللہ  
اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ  
اشہد ان محمد رسول اللہ حی علی الفلاح حی علی الخیر العمل حی علی الخیر العمل اللہ اکبر  
لا الہ الا اللہ لا الہ الا اللہ و ما رواہ النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان عن محمد بن  
الشیخ فی منہج اصحاب التکبیر فی الاذان انہ قد شذہو جہا لولہ الخیر العمل  
ترجمہ اذان کے وہی اٹھارہ کلمے ہونا مذہب تمام امامیہ کا ہے جس میں میسر  
نزدیک کسی نے خلاف نہ کیا اور اس کی سند وہ حدیث ہے جو ابن بابویہ و شیخ  
نے ابو بکر حضرمی و کلب اسدی سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام  
لکھا اذان یوں بیان فرمائی اللہ اکبر ۴ اشہد ان لا الہ الا اللہ ۲۔ اشہد ان  
محمد رسول اللہ ۲ حی علی الصلوۃ ۲ حی علی الفلاح ۲ حی علی الخیر العمل ۲۔ اللہ اکبر ۲۔  
لا الہ الا اللہ ۲۔ اور فرمایا اسی طرح تکبیر ہے اور اسمعیل جعفی سے  
روایت ہے میں نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کو فرماتے سنا  
کہ اذان و تکبیر کا مجموعہ پینتیس کلمے ہے پھر حضرت نے اپنے دست مبارک  
ایک ایک کر کے گنے اذان اٹھارہ کلمے اور تکبیر تیرہ اور وہ جو مصنف نے یعنی  
حکى نے شرح الاسلام میں کہا کہ شہور تر قول پراذان کے اٹھارہ کلمے ہیں وہ  
اس سے اُس حدیث کی طرف اشارہ کرتا ہے جو شیخ نے بسند خود حسین بن سعید  
نے نصر بن سويد اُس نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی کہ میں نے ابو عبد اللہ  
علیہ السلام سے اذان کو پوچھا فرمایا یوں کہ اللہ اکبر ۲۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ ۲۔  
اشہد ان محمد رسول اللہ ۲ حی علی الصلوۃ ۲ حی علی الفلاح ۲ حی علی الخیر العمل ۲۔ اللہ اکبر ۲۔

Karnataka)

d. Alcot Dargah,

Nagarchi

Nagarchi



المندسوف انفسہم فی حجتنا ترجمہ ابو بکر حفصہ بن عمر وکلیب اسدی حضرت  
ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ملاوی کہ اس جناب نے ان کے سامنے  
اذان یوں کہہ کر سنائی اللہ اکبر ۴۔ اشہدان لا الہ الا اللہ ۲۔ اشہدان محمد  
رسول اللہ ۲۔ حی علی الصلاۃ۔ حی علی الفلاح ۲۔ حی علی الخیر العمل ۲۔ اللہ اکبر  
لا الہ الا اللہ ۲۔

مصنف اس کتاب کا کہتا ہے یہی اذان صحیح ہے نہ اس میں کچھ بڑھایا  
جائے نہ اس سے کچھ گھٹایا جائے اور فرقہ مفوضہ نے کہ اللہ ان پر لعنت کرے  
کچھ جھوٹی حدیثیں اپنے دل سے گڑھیں اور اذان میں محمد و آل محمد خیر البریہ بڑھایا  
اور انھیں کی بعض روایات میں اشہدان محمد رسول اللہ کے بعد اشہدان  
علیہ ولی اللہ دو بار آیا اور ان کے بعض نے اس کے بدلے اشہدان علیہ  
امیر المؤمنین حقا و باریا روایت کیا اور اس میں شک نہیں کہ علی ولی اللہ ہیں  
اور بے شک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی آل علیہم السلام  
تمام جہاں سے بہتر ہیں مگر یہ کلمے اصل اذان میں نہیں اور میں نے یہ اس لئے  
ذکر کر دیا کہ اس زبانی کے باعث وہ لوگ پہچان لئے جائیں جو مذہب  
تفویض سے متہم ہیں اور براہ فریب اپنے آپ کو ہمارے گروہ (یعنی)  
فرقہ امامیہ میں داخل کرتے ہیں دیکھو امامیہ کا شیخ صدوق  
کیسی صاف صاف شہادت دے رہا ہے کہ اذان کے مشروع میں وہی  
اٹھارہ کلمے ہیں اور ان پر یہ زیادتیاں مفوضہ کی تراشی ہوئی ہیں اور صاف  
کہتا انھیں اللہ تعالیٰ ان پر اللہ لعنت کرے تنبیہ لطیف جس طرح  
بجہ اللہ تعالیٰ ہم نے یہ امور پیشوایان شیعہ کی تصریحات سے لکھے ہو ہیں  
مناسب کہ اس کلمہ رنجیشہ کا تبرا ہونا بھی انھیں کے معتقدین سے ثابت

کہ دیا جائے صدر کلام میں جس واضح تقریر سے ہم نے اس کا تبرہ  
ہونا ظاہر کیا اس سب سے قطع نظر کیجئے تو ایک امام شیعہ  
کی شہادت کیجئے کہ اس کی تقریر سے اس ناپاک کلمے کا سبب صریح  
اور ششنام قبیح ہونا ثابت ان کا علامہ کتاب السبب المختلف میں لکھتا ہے  
المفاخرۃ مختلف عن السبب اذ المفاخرۃ اخذت من کبر  
فضائلہ و سلحا عن خصمہ او سلب رذائل عنہ و اثباتہا  
لخصمہ و هذا معنی السبب ترجمہ دو شخصوں کا آپس میں تفاخر کرنا  
کہ ہر ایک اپنے آپ کو دوسرے پر کسی فضل و کمال میں ترجیح دے  
یا ہم دشنام دہی سے خالی نہیں ہوتا کہ مفاخرت ہو جس تمام ہوتی  
ہے کہ یہ شخص کچھ خوبیاں اپنے لئے ثابت کرے اور اپنے مقابل کو  
ان سے خالی کہے یا بعض برائیوں سے اپنی تبریٰ اور اپنے مقابل کیلئے  
انھیں ثابت کرے (اور یہی معنی دشنام دہی کے ہیں لقلہ بعض  
لحشی الدوضہ البھیة شرح البھیة الدمشقیہ علیہا مشرعا  
من کتاب الحج فی تفسیر السبب ص ۱۶۱۔ اب کہئے کہ خلا  
حضور سیاح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فضیلت ہے یا نہیں  
ضرور کہئے گا کہ اعلیٰ فضائل سے ہے اب کہئے کہ فیض رسول اللہ،  
کہہ کر آپ نے اسے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لئے ثابت اور  
"بلا فضل" کہہ کر حضرات خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم  
سے سلب کیا یا نہیں۔ اقرار کے سوا کیا چارہ ہے۔ اگر جب یوں ہے  
اور آپ کا علامہ گو ابھی دیتا ہے کہ شیخ ہیں دشنام اسی کا، مگر تو  
کیا محل انکار رہا کہ یہ معوض کا مدعا اللہ تعالیٰ (علاؤن ہمارے چیتو) یا ان

دین کو صاف صاف دشنام دیتا ہے پھر تبرائے بتا تا عجیب سنیہ  
زور دیتا ہے ۔

## بانی آپ واد الصاف طاعت

اگر بالفرض یہ کلمہ ملعونہ کی اذان مذہبی میں داخل ہوتا اور ان کے روایا  
میں آتا تو کہہ سکتے کہ صرف اہلسنت کا دل دکھانا مقصود نہیں بلکہ اپنی  
رسم مذہبی پر نظر ہے اب کہ یقیناً ثابت کہ کلمہ مذکورہ خود ان  
کے مذہب میں بھی نہیں نہ صاحب شیخ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
سے اُس کی روایت نہ حضرات ائمہ اہل ہار سے اس کی اجازت نہ ان کے  
پیشواؤں کے نزدیک اذان کی یہ ترکیب و کیفیت بلکہ خود انہیں کی  
معتبر کتابوں میں تصریح کہ اذان میں صرف اتنا بڑھانا بھی  
حرام ہے کہ اشہدان علیاً ولی اللہ اور یہ زیادتیاں اُس فرقہ ملعونہ کی نکالی  
ہوئی ہیں جو باتفاق اہلسنت و شیعہ کافر ہیں تو ایسی حالت میں اس کے  
بڑھانے کو ہرگز کسی رسم مذہبی کی ادا پر محمول نہیں کر سکتے بلکہ یقیناً  
سوا اس کے کہ اہلسنت کو آزار دینا اور ان کا دل دکھانا اور اُردہ کی توہین  
مذہبی کرنا مد نظر ہے اور کوئی غرض مقصود نہیں ۔ سبحان اللہ طرفہ  
بیباکی ہے اگر یہ ناپاک لفظ ان کی اذان مذہبی میں ہوتا بھی تاہم کوئی فرقہ  
اپنی اُس رسم مذہبی کا اعلان نہیں کر سکتا جس میں دو کفر فریج  
کی توہین مذہبی یا اس کے پیشوایان دین کی اہانت ہو نہ کہ یہ ناپاک رسم  
کہ خود شیعہ کے بھی خلاف مذہب ملعون کافروں سے سیکھ کر  
یوں اعلان کریں اور ہمارے پیشوایان دین کی جناب میں ایسے

الفاظ کہہ کر جو بتصریح انہیں کے حامد کے صریح دشنام ہیں ہمارا دل  
دکھائیں کیا اب ہند میں روافض کی سلطنت ہے یا گورنمنٹ  
ہند شیعہ ہو گئی یا اس نے ہماری توہین مذہبی کی پروا کی  
دیدہ یا شیعہ صاحبوں نے کوئی خفیہ طاقت پیدا  
کر لی جس کے باعث ارتکاب جرم میں تمہمت نہ رہی  
فالی اللہ المشتکے وعلیہ البلعف  
وہو المستعان ولا حول ولا قوۃ الا  
باللہ العلی العظیم وصلی اللہ  
تعالیٰ علی سیدنا و مولانا  
محمد و آلہ و صحبہ

اجمعین

والحمد

للہ

رب العالمین

پیشیا اسلامی مسائل مباحث پر مشتمل ایک نادر و قیمتی مجموعہ  
فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

## فتاویٰ رضویہ مترجم

فقیر اسلام امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا دہلوی بکاتی  
بریلوی قدس سرہ۔ وصال ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء

### خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

- عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے
- حوالوں کی شرح و تفسیر اور حسب ضرورت تحشیہ
- معیاری کتابت — عمدہ کاغذ — آفیت طباعت — عمدہ جلد

### رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں  
مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ  
ہندوستان میں پہلی بار منظر عام پر آچکی ہیں۔ قیمت جلد آٹھ جلدیں ۱۰۰/-  
تاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت

ناشر  
**رضا اکیڈمی**  
۲۶ کامبیک اسٹریٹ بمبئی ۲

تقسیم کار  
**فاروقہ بک ڈپو** ۳۲۲ مٹیا محل جامع مسجد، دہلی رلا

QASID KITAB GHAR

Mohammed Hanif Razvi Nagarchi

Near Jamia Masjid, Arcot Darul Uloom,

BUJAPUR-522104 (Haryana)

## فروع السنن امام السنن کا پیش کشی پر لکھنا

- ① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقی کا عہد تعلیم ہوں
  - ② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
  - ③ مدرسوں کی سبیش قرارخواہیں ان کی کارروائیوں پر دی جائیں
  - ④ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو جس کام کے زیادہ مناسب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکر اس میں لگایا جائے۔
  - ⑤ ان میں جو تیار ہوتے جائیں تنخواہیں دیکر ملک میں بھیلانے جائیں کہ تحریراً و تقریراً و وعظاً و منظر و اشاعت دین و مذہب کریں
  - ⑥ حمایت مذہب رتبہ مذہب میں مفید کتب رسائل مصنفوں کو نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں
  - ⑦ تصنیف شدہ اور نو تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
  - ⑧ شہروں شہروں آپس کے سفر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دین، آپ سر کوئی اعداد کے لئے اپنی فوجیں، بیگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
  - ⑨ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں بہارت ہو لگائے جائیں۔
  - ⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں تقبیت و ملائمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و صدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (قادی رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)

# رسالہ تعزیه داری

از  
علی حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۷۲ مین واڑہ روڈ، ممبئی ۳

پیشکش:

۵۲ روڈ شاؤ اسٹریٹ، کھڑک، ممبئی ۹

شائع کردہ



دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا



**DARUL ULOOM**  
**QADRIA SABRIA BARKAAT-E-RAZA**

Peeraan-e-Kalyar Sharif, Post Roorkee - 247667 Dist. Hairdwar, Uttarakhand, (INDIA)

Tel. : (01332) 276394 • Cell : 098970 78604

Website : darululoomkalyar.com • E-mail : darululoom@darululoomkalyar.com



# رسالہ تعزیه داری

از  
عالی حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش: ۳۷۷ میمن واڑہ روڈ، ممبئی ۳

۵۲ روڈ، شاڈ اسٹریٹ، کھرک، ممبئی ۹

شائع کردہ

تبعیہ داری اور نذر و نیاز کرنے کی لکڑی لٹانے وغیرہ کے متعلق شرعی تفصیلی احکام  
اور  
یہ کہ تعزیر کب سے شروع ہوتے ہیں کون ان کتابانی تھا

از افادات عالیہ  
حضور پر نور اعلیٰ حضرت عظیم البرکتہ مجددین و ملت رضی اللہ عنہ  
ملقب بہ

# رسالہ تعزیرہ داری

مسمیٰ بنام تاریخی

اعمالی الافادۃ فی تعزیرۃ الہند و بیان الشہادۃ

بمختصر و عظمیٰ علی شاہ و مولانا ابوالکلام محمد  
بمقتضیٰ مقررہ ضابطہ تصانیف و تالیفات

رضا اکیڈمی

۵۲ روڈ وٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک بمبئی ۹  
فیس ۶۶۶۵۹۲۳۶ فون ۰۲۲-۶۶۳۳۲۱۵۶

ALAD KITAB CHAR  
Mansoor ul Uloom Darul Uloom  
Mansoor ul Uloom Darul Uloom  
Mansoor ul Uloom Darul Uloom

## سلسلہ اشاعت

نام کتاب \_\_\_\_\_ رسالہ تعزیر داری

نام مصنف \_\_\_\_\_ امام اہل سنت مجدد دین و ملت فاضل دیوبند علیہ السلام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اَحْسَنَ الْعَزِیْمَةِ لِقُلُوْبِ الْمَسٰیئِنِ فِیْمَا هَجَمَ  
مِنْ الْبِدْعَاتِ فِیْ اَعْلَامِ الدِّیْنِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ  
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْضَلَ الصَّلٰوةِ وَاَكْلَ السَّلَامِ عَلٰی  
سَیِّدِ الشُّهُدَاۃِ بِالْحَقِّ یَوْمَ الْقِیَامِ وَهَلٰی اِلٰه  
وَصٰحِبِهِ الْفَرَسِ الْحَرَامِ اٰمِیْن ۔

سوال اول ۴ صفر ۱۳۸۸ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں  
کہ تعزیر داری کا کیا حکم ہے۔ بنیوا توجروا

الجواب تعزیر کی اصل اس قدر تھی کہ روضۂ پر نور حضور شہزادہ گلگوں قبا  
حسین شہید ظلم و جفا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علی جدہ الکریم و  
علیہ السلام کی صحیح نقل بنا کر بہ نیت تبرک مکان میں رکھنا اس میں شرعاً کوئی  
حرج نہ تھا کہ تصویر مکانات وغیرہ پر غیر جاندار کی بنا کر رکھنا سب جائز اور  
ایسی چیزیں کہ معظان دین کی طرف منسوب ہو کر عظمت پیدا کریں ان کی  
حشاں بہ نیت تبرک یا سس رکھنا قطعاً جائز جیسے صد ہا سال سے  
طبقة فطیقة آئمہ دین کو علماء معتمدین فہلین شریفین حضور رب العالمین  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نقشہ بنانے اور ان کے فوائد جلیلہ و منافع

**QASID KITAB GHAR**

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
BIJAPUR-586104, (Karnataka)

جزیرہ پر منتقل رسالے تصنیف فرمائے ہیں جسے اشتباہ ہوا امام علامہ تلمسانی کی فتح المتعال وغیرہ مطالعہ کرے مگر جہاں بے خرد نے اس اصل جائزہ کو بالکل نیت و نابود کر کے صدہا خرافات وہ تراشیں کہ شریعت مطہرہ سے الامان الامان کی صدائیں آئیں۔ اول تو نفس تعزیرہ میں روضہ مبارک کی نقل ملحوظ نہ رہی ہر جگہ نئی تراشیں نئی گڑبہت جسے اس نقل سے کچھ علاقہ نہ نسبت پھر کسی میں بریاں کسی میں براق کسی میں اور یہودہ طمطراق پھر کوپہ کوپہ و دشت بدشت اشاعت غم کے لئے ان کا گشت اور ان کے گرد سینہ زنی اور ماتم سازی کی شور افگنی کوئی ان تصویروں کو جھک جھک کر سلام کر رہا ہے کوئی مشغول طواف کوئی سجدے میں گر رہا ہے کوئی ان مایہ بدعات کو معاذ اللہ جلوہ گاہ حضرت امام علی جدہ و علیہ الصلاۃ والسلام سمجھ کر اس ابرک پتی سے مرادیں مانگنا منتیں ماننا ہے حاجت روا جانتا ہے پھر باقی تماشے باجے تماشے مردوں عورتوں کا راتوں کو میل اور طرح طرح کے یہودہ کھیل ان سب پرستارہ ہیں غرض عشرہ محرم الحرام کو اگلی شریعتوں سے اس شریعت پاک تک نہایت بابرکت و محل عبادت ٹھہرا ہوا تھا ان یہود رسوم نے جا ہلانہ و فاسقانہ میسلوں کا زمانہ کر دیا پھر وبال ابتداء کا یہ جوش ہوا کہ خیرات کو بھی بطور خیرات نہ رکھا ریا و تفاخر علانیہ ہوتا ہے پھر وہ بھی یہ نہیں کہ سیدھی طرح غنا جوں کو دیں بلکہ چھتوں پر بیٹھ کر بھیکنیں گے۔

دو تیاں زمین پر گر رہی ہیں ذق آہلی کی بے ادبی ہوتی ہے۔ پیسے ریتے میں گر کر غائب ہوتے ہیں۔ مال کی اضاعت ہو رہی ہے گز نام تو ہو گیا۔ کر فلاں صاحب لنگر ٹا رہے ہیں اب بہار عشرہ کے پھول کھلے تماشے باجے بچے چلے طرح طرح کے کھیلوں کی دھوم بازار دی عورتوں کا ہر طرف ہجوم شہوانی

میلوں کی پوری رسوم جشن یہ کچھ اور اس کے ساتھ خیال وہ کچھ کہ گویا یہ ساختہ تصویریں بعینہ حضرات شہدائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے جنازے ہیں کچھ نوع اتار باقی توڑتاڑ دھن کر دے یہ ہر سال اضاعت مال کے جرم و وبال جدا گانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ صدقہ حضرات شہدائے کرام علیہم الرضوان والثناء کا ہمارے بھائیوں کو نیکیوں کی توفیق بخشے اور بری باتوں سے توبہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اب کہ تعزیرہ داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے ہاں اگر اہل اسلام جائز طور پر حضرت شہدائے کرام علیہم الرضوان کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کی سعادت پر اقتصار کرتے تو کس قدر خوب و محبوب تھا اور اگر نظر شوق و محبت میں نقل روضہ الزور کی بھی حاجت تھی تو اسی قدر جائز پر تقاضا کرتے کہ صحیح نقل بغرض تبرک و زیارت اپنے مکانات میں رکھتے اور اشاعت غم و تصنع الم و نوحہ زنی و ماتم کنی و دیگر امور شیعہ و بدعات قطعیہ سے بچتے احتدر میں بھی کوئی حرج نہ تھا مگر اب اس نقل میں بھی اہل بدعت سے ایک مشابہت اور تعزیرہ داری کی تہمت کا غدشہ اور آئندہ اپنی اولاد یا اہل اعتقاد کے لئے ابتلائے بدعات کا اندیشہ ہے اور حدیث میں آیا۔

اتقوا مواضع التہم (تہمت کی جگہوں سے بچو) اور واد

ہوا۔ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر

فلا یقن مواضع التہم۔ جو اللہ اور قیامت کے دن

پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کی جگہ نہ کھڑا ہو

لہذا روضہ اقدس حضور سید الشہداء کی ایسی تصویر بھی نہ بنائے بلکہ صرف کاغذ کے صحیح نقشے پر تقاضا کرے اور اُسے بقصد تبرک بے آمیزش منہیات اپنے پاس رکھے جس طرح حریم حرمین سے کوہِ معظمہ اور روضہ

عالیہ کے نقشے آتے ہیں یا دلائل الخیرات شریف میں قبور پر نور کے نقشے تھے ہیں۔  
 والسلام علی من اتبع الهدی واللہ سبحنہ، وتعالیٰ اعلم۔  
**سوال دوم** | از امر وہ مرسلہ مولوی سید محمد شاہ صاحب میلاد خواں ۳۲۔  
 شعبان ۱۳۱۰ھ کیا ارشاد ہے دین متین کا اس مسئلہ میں کہ  
 مجالس میلاد شریف میں شہادت کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا ٹوجرہ۔  
**الجواب** | شہادت نامے شریانی نظم جو آج کل عوام میں رائج ہیں اکثر روایات  
 باطلہ و بے سروپائے ملو اور اکاذیب موضوعہ پر مشتمل ہیں ایسے  
 بیان کا پڑھنا محض وہ شہادت ہو خواہ کچھ اور جلس میلاد مبارک میں ہو خواہ  
 کہیں اور مطلقاً حرام و ناجائز ہے خصوصاً جبکہ وہ بیاں ایسی خرافات کو متضمن  
 ہو جن سے عوام کے عقائد میں تزلزل واقع ہو کہ پھر تو اور بھی زیادہ زہر قاتل  
 ہے ایسے ہی وجہ پر نظر فرما کر امام حجت الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ  
 العالی و غیرہ آئمہ کرام نے حکم فرمایا کہ شہادت نامہ پڑھنا حرام ہے علامہ ابن حجر  
 مکی قدس سرہ المسلی صواعق محررقہ میں فرماتے ہیں۔

قال الغزالی وغيره لا يحرم على الواعظ وغيره  
 رواية مقتل الحسين وحكايتهم الخ (امام  
 غزالی و غیرہ نے فرمایا واعظ و غیرہ پر قتل حسین رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرنا حرام نہیں  
 پہر بلا ما ذکر من حرمة رواية قتل الحسين وما  
 بعده لا ينافي ما ذكرته في هذا الكتاب لا  
 هذا البيان الحق الذي يجب اعتقاده من  
 جلالة الصحابة وبراءتهم من كل نقص  
 بخلاف ما يفعله الوعاظ الجملته فانهم

يأتون بالاخبار الكاذبة والموضوعة ونحوها

ولا يبينون المحامل والحق الذي يجب اعتقاده ۱۶

یو ہیں جبکہ اس سے مقصود غم پروری و قنص و حزن ہو تو یہ نیت بھی شرعاً  
 نامحسوس طور پر غم میں صبر و تسلیم اور غم موجود کو حتی المقدور دل سے دھونے  
 کہنے کا حکم دیا ہے نہ کہ غم مصدوم بہ تکلف و زور لانا نہ کہ بہ قنص و زور بنانا نہ  
 کہ اسے باعث قربت و ثواب ٹھہرانا یہ سبب بدعات شنیعہ و ناقص ہیں جن سے شی  
 کو احتراز لازم حاشا للہ اس میں کوئی خوبی ہوتی تو حضور پر نور سید عالم صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات اقدس کی غم پروری سب سے زیادہ اہم  
 و ضروری ہوتی۔ دیکھو حضور اقدس صلوات تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ کا  
 ماہ ولادت و ماہ وفات و ہی ماہ مبارک ریح الاول شریف ہے پھر علمائے  
 امت و مایمان سنت نے اسے ماتم وفات نہ ٹھہرایا بلکہ موسم شادی و ولادت  
 اقدس بنایا امام مسدود کتاب موصوف میں فرماتے ہیں۔

ایاہ شہابہ ان یشغلہ (اسی یوم عا شورا)

یبدع الرافضة ونحوهم من النذب والنياحة

والحنن اذ ليس ذلك من اخلاق المؤمنين والائکان

یوم وفاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اولے

بذلک و احی الخ۔

عوام مجلس خواں اگرچہ بالفرض صرف روایات صحیحہ برو مجھ پڑھیں بھی  
 تاہم جوان کے حال سے آگاہ ہے خوب جانتا ہے کہ ذکر شہادت شریف  
 پڑھنے سے ان کا مطلب ہی بہ قنص و زور نہ تکلف و زور لانا اور اس رونے  
 رولانے سے رنگ جمانا ہے اس کی شناعیت میں کیا شبہ ہے ہاں اگر خاص

بریت ذکر شریف حضرات اہل بیت طہارت صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم  
وبارک وسلم ان کے فضائل جلیلہ و مناقب جمیلہ روایات صحیحہ سے برو جرح  
بیان کرتے اور اس کے ضمن میں ان کے فضل جمیل مبرجیل کے  
اظہار کو ذکر شہادت بھی آجاتا اور غم پروری و ماتم انگیزی کے انداز سے  
کاہل احتراز ہوتا تو اس میں حرج نہ تھا مگر یہاں ان کے اطوار ان  
کی عادات اس نیست خیر سے یکسر جدا ہیں ذکر فضائل شریف مقصود ہوتا  
تو کیا ان محبوبان خدا کی فیضیت صرف یہی شہادت تھی بے شمار مناقب عظیم  
اللہ عزوجل نے انہیں عطا فرمائے انہیں چھوڑ کر اسی کو اختیار کرنا اور اس  
میں طرح طرح سے بالفاظ رقت خیز و نوحہ و معافی حزن انگیز و غم افزا  
بیان کو وسعتیں دینا انہیں مقاصد فاسدہ کی خبریں دے رہا ہے غرض  
عوام کے لئے اس میں کوئی وجہ سالم نظر آنا سخت دشوار ہے پھر مجلس ملائک  
مائس میلاد اقدس تو عظیم شادی و خوشی و عید اکبر کی مجلس ہیں اذکار  
غم و ماتم اس کے مناسب نہیں فقیر اس میں ذکر وفات والا بھی جیسا کہ بعض  
عوام میں رائج ہے پسند نہیں کرتا حالانکہ حضور کی حیات بھی ہمارے لئے خیر اور حضور  
کی وفات بھی ہمارے لئے خیر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس تحسیر کے بعد سلامہ  
محدث سیدی محمد طاہر نقی قدس سرہ الشریف کی تشریح نظر فقیر سے گزری کہ  
انہوں نے بھی اس رائے فقیر کی موافقت فرمائی۔ والحمد للہ رب العالمین  
آخر کتاب مستطاب مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں۔

شہر السرور والہجۃ مظہر منبع الانوار  
والرحمتہ شہر ربیع الاول فانہ شہر اہلنا باظہار  
الجبور فیہ کل عام فلا نکدر فیہ باسم الوفاۃ

فانہ یشبہ تجدید الماتم وقد نصوا علی  
کراہتہ کل عام فی سیدنا الحسن مع انہ  
لیس لہ اصل فی امہات البلاد الا سلامیۃ  
وقد تحاشوا عن اسمہ فی اعراس الاولیاء  
فکیف ینہ فی سید الاصفیاء صلی اللہ علیہ وسلم  
یعنی ماہ مبارک ربیع الاول خوشی و شادمانی کا مہینہ ہے اور سرچشمہ  
انوار رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ ظہور ہے ہمیں حکم ہے کہ ہر سال  
اس میں خوشی ظاہر کریں تو ہم اسے وفات کے نام سے مکدر نہ کریں گے کہ  
یہ تجدید ماتم کے مشابہ ہے اور بیشک علماء نے تصریح کی کہ ہر سال جو سیدنا  
امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ماتم کیا جاتا ہے شرعاً مکروہ ہے اور خاص  
اسلامی شہروں میں اس کی کچھ بنیاد نہیں اولیائے کرام کے عرسوں میں نام  
ماتم سے احتراز کرتے ہیں تو حضور پر نور سید الاصفیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے معاملہ میں اسے کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ما الہمہ  
واللہ سبحنہ و تعالیٰ اعلم۔

سوال سوم از ریاست راپور محلہ میاں گانان مرسلہ مولوی یحییٰ صاحب  
عمر ۱۳۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شہادت نامہ پڑھنا کیسا  
ہی اور اس میں اور تعزیر واری میں فرق احکام کیا ہے۔ بینوا توجسوا۔

الجواب ذکر شہادت شریف جبکہ روایات موضوعہ و کلمات ممنوعہ و نیت  
نامشروعہ سے خالی ہو عین سعادت ہے۔ عند ذلک الصالحین  
تغزل الرحمتہ اس کی تفصیل جمیل فتاویٰ فقیر میں ہے اور اس میں



اور تعزیر داری میں فرق احکام ایک مقدمہ کی تیس چار تہاں فاقول و بواللہ  
التوفیق شے کے لئے ایک حقیقت ہوتی ہے اور کچھ امور زوائد کہ لوگوں یا عوارض  
ہوتے ہیں احکام شرعیہ سے پر بحسب وجود ہوتے ہیں جسود اعتبار عقلی نامائع  
وجود مطیع نظر احکام شرع نہیں ہوتا کہ فقہ افعال تکلفین سے باعث ہے جو فعلیت  
ہیں انہیں سکنا موضوع سے خارج ہے تغائر اعتبار سے تغائر احکام وہیں سکنا  
ہے جہاں وہ اعتبارات واقعہ معارف متعاقبہ ہوں کہ شے کبھی ایک کے ساتھ  
پائی جاسکے کبھی دوسرے تو ہر دو انجائے وجود کے اعتبار سے مختلف حکم دیا جاسکتا  
ہے اور ایسی ہی جگہ متصور ہے کہ نفس شے کا حکم ان بعض احکام سے مع بعض  
الاعتبار سے جدا ہو کر زوائد کہ لازم الوجود ہوں ان کے  
حکم سے جدا کوئی حکم حقیقت کے لئے نہ ہوگا کہ لازم سے انفکاک محال ہے۔  
جب لوگوں میں یہ حال ہے۔ تو ارکان حقیقت کہ سلخ ماہیت میں داخل ہوں  
ان سے قطع نظر ناممکن پھر ماہیت عرفیہ میں رکینت تابع عرف ہے اور بعض اہل  
اجزائے سلخ ماہیت تغیر اعتبار شے نہیں بلکہ تغیر ماہیت عرفیہ ہے شلائف از  
عرف شرع میں مجموع ارکان مخصوص ہیئات معلوم کا نام ہے۔ اب اگر کوئی ان  
ارکان سے جدا بلکہ تبدیل ہیئات ہی کے ساتھ ایک صورت کا نام نماز  
دکھے جو قعود سے شروع اور قیام پر ختم ہو اور اس میں رکوع پر سجود مقدم  
تو یہ حقیقت نماز ہی کی تبدیل ہوگی نہ کہ حقیقت حاصل اور اعتبار تبدیل جب  
یہ مقدمہ ہو یا فرق احکام ظاہر ہو گیا شہادت نامہ پڑھنے کی حقیقت عرفیہ  
صرف اس قدر کہ ذکر شہادت شریف حضرات ربانین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم مسلمانوں کے آگے پڑھا جائے معاذ اللہ روایات کا موضوع و باطل یا ذکر  
کا تحقیق نشان محابہ برشتیل ہونا ہرگز نہ داخل حقیقت ہے نہ لازم وجود و

لہذا جو لوگ روایات صحیحہ معتبرہ نظیفہ مطہرہ خلل شہادتین وغیرہ پڑھتے ہیں اسے  
بھی قطعاً شہادت ہی پڑھنا اور مجلس کو مجلس شہادت ہی کہتے ہیں تو معلوم  
ہو کہ وہ امور نامشروع کہ عارض ہو گئے ہنوز عوارض ہی سمجھے جاتے ہیں اور  
عوارض قیوم سے نفس شے مباح یا حسن قبیح نہیں ہو جاتی بلکہ وہ اپنی  
حد ذات میں اپنے حکم اصلی پر رہتی اور نہ عوارض قبیح کی طرف متوجہ ہوتا  
ہے جیسے دشمنین کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کہ نفس ذات نماز کو معاذ اللہ نہ کہیں  
گئے بلکہ ان عوارض و زوائد کو تو شہادت ناموں میں ان عوارض کا حقوق بعینہ  
ایسا ہے جیسے آج کل بعض جہال ہندوستان نے مجلس میلاد مبارک  
میں روایات موضوعہ و قصص بے سرو پا بلکہ کلمات توہین ملنگہ و انبیاء  
علیہم الصلوٰۃ والسلام پڑھنا اختیار کیا ہے اس سے حقیقت تبدیل نہ ہوتی  
نہ عوارض نے دائرہ عروض سے آگے قدم رکھا جو مجالس طیبہ ظاہرہ ہوتی  
ہیں انہیں بھی قطعاً مجالس میلاد مبارک ہی کہا جاتا ہے اور ہرگز کسی کو  
یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ کوئی دوسری شے ہے جو ان مجالس سے حقیقت جدا  
گما نہ رکھتی ہے۔ بخلاف تعزیر داری کہ اس کا آغاز اگرچہ یوں سنایا گیا ہے  
کہ سلطان محمود نے از انجا کہ ہر سال حاضری روضہ مقدسہ حضور سید  
الشہداء و شہزادہ گلگوں تبا علی جدہ الکریم و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غل امور  
سلطنت دیکھا بہ نظر شوق و تبرک تمثال روضہ مبارک بنواری اور اس قدر کوئی  
خرج شرعی نہ تھا مگر یہ امر حقیقت متعارف سے وجوداً و عدلاً بالکل بے علاقہ  
ہے اگر کوئی شخص روضہ انور مدینہ منورہ و کعبہ منورہ کے نقشوں کی طرح کاغذ  
پر تمثال روضہ حضرت سید الشہداء آئینے میں لگا کر رکھے ہرگز نہ اسے تعزیر کہیں  
گئے نہ اس شخص کو تعزیر وار حالانکہ اتنا امر قطعاً موجود ہے اور یہ ہر سال

فلما هلكوا اوحى الشيطان الى قومهم ان انصبوا  
الى مجالسهم التي كانوا يجلسون انصابا وسموها  
باسماءهم ففعلوا فلم تعبد حتى اذا هلك  
اولئك ونسخ العلم عبادت.

فاکھی عبید اللہ بن عبید بن عمیر سے راوی۔

قال اول ما حدثت الاضنام على عهد نوح  
وكانت الانبياء تدبر الاباء فمات رجل منهم  
فجنز عليه، ابيه فبعول لا يصبر عنه فالتخذ  
مثالا على صورته فكلما اشتاق اليه نظره  
ثم مات ففعل به كما فعل ثمرة بموا  
على ذلك فمات الا بقاء فقال الانبياء ما اتخذ  
هذه اباؤنا الا لانها كانت الهتهم فعبدوها۔

یہ فرق نفیس خوب یاد رکھنے کا ہے کہ اسی سے غفلت کر کے وہابیہ اصل  
حقیقت پر حکم عوامی لگاتے اور تعزیر و تبدل حقیقت کو اختلاف عوامی ٹھہراتے  
اور دونوں سخت خطائے فاحش میں پڑ جاتے ہیں۔ وبالله العصمة والله  
سبحانه وتعالى اعلم۔

سوال چہارم مسئلہ از دہام پور ضلع بجنور مرسلہ مانظ سید نیاد  
علی صاحب ۸ محرم الحرام ۱۳۱۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ میں کہ یومہ عشرہ میں سبیل لگانا اور  
کھانا کھلانے اور منگرنے کے بارے میں دیوبند کے علما نافت کرتے  
ہیں و نیز کتب شہادت کو بھی جو امر صحیح ہو عند الشرع ارقام فرمائیے اور مجلس

نئی نئی تراش و خراش کی کچھ پیتاں کسی میں براق کسی میں پریاں جو مٹی کو پر گشت  
کرائی جاتی ہیں ہرگز شمال و جنوب مبارک حضرت سید الشہداء میں کہ شمال  
ہوتی تو ایک طرح کی نہ کہ صد ہا مختلف انہیں ضرور تعزیر اور ان کے مرتکب  
کو تعزیر دار کہنا جاتا ہے تو بدایت ظاہر کہ حقیقت تعزیر داری انہیں امور نامشروع  
کا نام ٹھہرا ہے نہ کہ نفس حقیقت عرفیہ وہی امر جائز ہو اور یہ نامشروعات امور  
زوائد و عوارض مفادہ سمجھے جاتے ہوں و لہذا فقیر نے اپنے فتوے میں قدر بجا  
کو ذکر کر کے کہا کہ چٹال بے خوردنے اس اصل جائز کو بالکل نیست و نابود  
کر کے الخ اور آخر میں کہا اب کہ تعزیر داری اس طریقہ نامرضیہ کا نام ہے  
قطعاً بدعت و ناجائز و حرام ہے یہ اسی فرق جلیل و نفیس کی طرف اشارہ  
تھا جو اس مقدمہ مہمدہ میں گزرا بالجملہ شہادت نامہ کی حقیقت امور وہی  
امر مبارک و محمود ہے اور شنائع زوائد و عوارض اگر ان سے خالی اور نیست  
نامحرم و پاک ہو ضرور مبارک ہے اور تعزیر داری کی حقیقت ہی یہ امور  
ناجائز ہیں اس قدر جائز سے جسے کوئی تسلیم نہ رہا نہ اس کے وجود  
سے موجود ہوتی ہے، نہ اس کے عدم سے معدوم تو یہ فی نفسہ ناجائز و  
حرام ہے اس کی نظیر ام سابقہ میں اعضا از اصنام ہے۔ و دو سواع  
وینوٹ وینوٹ وینوٹ صاحبین ان کے انتقال پر ان کی یاد کے لئے ان کے  
صورتیں تراشیں بعد مرد و زمان پھیل نسلوں نے انہیں کو معبود دکھایا تو کوئی  
نہیں کہہ سکتا کہ ان بتوں کی حالت اپنی انہیں ابتدائی حقیقت پر باقی تھی یہ  
شنائع زوائد و عوارض خارج تھے و لہذا اشراعیہ مطلقاً ان کے رد و انکار  
پر نازل ہوئیں بخاری وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی  
کانوا اسماء رجال صالحین من قوم نوح

محرم میں ذکر شہادت اور مرثیہ سننا کیسا ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** پانی یا شربت کی سیل لگانا جبکہ بریت محمود اور غافقہ اللہ  
نواب رسائی ارواح طیبہ اکثر اطہار مقصود و بلاشبہ بہتر  
و مستحب و کار ثواب ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے  
ہیں۔

إذا كثرت ذنوبك فاسق الماء على الماء  
تتناثر الذنوب كما يتناثر الورق  
من الشجر في الريح العاصف۔

جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلگنا جھرمبائیں  
گئے جیسے سخت آندھی میں پتے کے پتے رواۃ الخطیب عن انس رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ۔ اسی طرح کھانا کھانا لنگر یا شامی مندوب و باعث اجر ہے  
حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان الله عز وجل يباهي مملكتك بالذین  
يطعمون الطعام من عبيدہ۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ فرشتوں  
کے ساتھ مباحات فرماتا ہے کہ دیکھو یہ کیسا اچھا کام کر رہے ہیں۔ رواۃ ابوالشیخ  
فی الثواب عن الحسن مرسلہ۔ مگر نگرنا نا جیسے کہتے ہیں کہ لوگ  
چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں کچھ زمین پر گر جاتی ہیں  
کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے کہ اس میں رزق الہی کی بے نظمی ہے  
بہت ظلم کرنے اور دہنوں میں کھانا کھانا جس طرح دوہن دوہا کی چھاویں  
ممول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کے

لئے بنایا ہے تو اسے پھینکانا چاہیے۔ پھر روٹی کا پھینکانا تو سخت بیہودہ ہے بزاز  
کتاب الکراہیۃ النوع الرابع فی الہدیۃ والمیراث میں ہے۔ هل یباح نشر  
الدرہم قیل لا وقیل لا یاس بہ وعلیٰ هذا الدنانیر  
والفضول وقد یستدل من کربہ بقولہ صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم الدرہم والدنانیر خاتمان من خواتم  
اللہ تعالیٰ فمن ذهب بخاتم من خواتم اللہ تعالیٰ قضیت جنتا  
کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ و روایات باطلہ پر مشتمل  
ہیں۔ یوں مرثیہ ایسی چیزوں کا پڑھنا ستا گناہ و حرام ہے حدیث میں ہے نبی  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المسوائی۔ رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔ رواۃ ابوداؤد والحاکم  
عن عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایسے ہی ذکر شہادت  
کو امام مجتہد الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں مگر کس کس امام ابن  
جبر المسکی فی الصواعق المحرقة ہاں اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور  
کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا جال نہ مدح و نیرہ  
میں مذکور نہ ہو وہاں بین یا توحہ یا سینہ کو بی یا گریبان درمی یا ماتم یا قنع  
یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ نہ ہوں تو ذکر شریف فضائل و مناقب  
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب و  
نزول رحمت ہے عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة و لہذا امام ابن حجر مکی بعد  
بیان مذکور کے فرماتے ہیں۔ ما ذکر من حرمة رواية قتل الحسين  
وما بعدہ لا ینافی ما ذکرہ فی هذا کتاب لان هذا البیان  
الحق الذی یجب اعتقاده من جلالہ العصابتہ وبراءہ تہم من

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi  
Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,  
LUDHIANA-586104 (Karnataka)

كل نقص بخلاف ما يفعله الوعاظ والجهلة فانهم ياتون بالاختيار  
الكاذبة الموضوعة ونحوها ولا يبينون المحامل والحق الذي  
يجب اعتقاده والله سبحانه وتعالى اعلم۔

**سوال پنجم** از مفتی گنج ضلع پٹنہ ڈاکخانہ ایک نگر سرے مرسلہ محمد نواب  
صاحب قادری و دیگر سکان مفتی گنج ۲۷ رمضان شریف ۱۳۲۷ھ

یہاں عشرہ محرم میں مجلس مرثیہ خوانی کی ہوتی ہے اور مرثیہ صوفیہ کرام  
کے پڑھے جاتے ہیں اور سینہ کو بی وین نہیں ہوتا اور میر مجلس سنی المذہب  
ہے ایسی مجلس میں شرکت یا اس میں مرثیہ خوانی کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** جو مجلس ذکر شریف حضرت سیدنا امام حسین و اہلبیت کرام رضی اللہ  
تعالیٰ عنہم کی ہو جس میں روایات صحیحہ معتبرہ سے ان کے فضائل  
و مقامات و مدارج بیان کئے جائیں اور ماتم و تجدید غم و غیرہ امور مخالفہ شرع  
یکسر پاک ہوئی نفسہ حسن و محمود ہے خواہ اس میں شر پڑھیں یا نظم اگرچہ وہ نظم  
بوجہ ایک مسدس ہونے کے جس میں ذکر حضرت سید الشہداء ہے عروت حال  
میں بنام مرثیہ موسوم ہو کہ اب یہ وہ مرثیہ نہیں جس کی نسبت ہے۔ نبی رسول  
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن المواتی واللہ سبحنہ و تعالیٰ  
اعلم۔

**سوال ششم** از نواب گنج ۲۰ محرم ۱۳۲۷ھ کیا فرماتے ہیں علمائے دین  
و مفتیان شرع متین ان صورتوں میں (۱) ایک شخص

کہتا ہے کہ میں تعزیر کا چڑھا ہوا نہیں کھاتا ہوا، حضرت امام حسین کی نیاز  
کا کھاتا ہوں (۲) ایک شخص کہتا ہے۔ تعزیر پر کیا منحصر ہے چڑھونا کوئی ہو  
میں نہیں کھاتا ہوں نیاز کھاتا ہوں۔ (۳) ایک شخص کہتا ہے کہ عشرہ محرم الحرام

میں جو کچھ کھانے پینے وغیرہ میں ہوتا ہے دس روز تک تعزیر کا چڑھا ہوتا ہے  
(۴) ایک شخص کہتا ہے تعزیر بت سے بسبب لگانے صورت کے۔ (۵) ایک  
شخص کہتا ہے کہ یہ صورت وہ ہے جو براق اور حور جنت میں ہیں (۶) ایک  
شخص کہتا ہے کہ تعزیر اور مسجد میں کچھ فرق نہیں بلکہ کہتا ہے کہ مسجد میں یکا ہے وہ  
اینٹ عمار ہی تو ہے جو وہاں مسجد کرتے ہو اور تعزیر میں ابرق کاغذ وغیرہ ہیں  
(۷) ایک شخص نے کہا کہ بھائی یہ باتیں شرعی کی ہیں۔ لکھ کر شرع کے سپرد  
کر دو آپس میں جھگڑا امت کرو (۸) ایک شخص کہتا ہے کہ تم شرع نہیں سمجھتے۔  
(۹) ایک شخص نے کہا جس حالت میں تم شرع کو نہیں سمجھتے ہو تو میں تعزیر کے  
چڑھونے کو حرام سمجھتا ہوں۔

**الجواب** (۱) پہلا شخص اچھی بات کہتا ہے واقعی حضرت امام کے نام کی نیاز  
کھانی چاہیے اور تعزیر کا چڑھا ہوا کھانا نہ چاہیے اگر اس کے  
قول کا یہ مطلب ہے کہ وہ تعزیر کا چڑھا ہوا اس نیت سے نہیں کھاتا کہ وہ تعزیر  
کا چڑھا ہوا ہے بلکہ اس نیت سے کہتا ہے کہ وہ امام کی نیاز ہے تو یہ قول  
غلط اور بیہودہ ہے تعزیر پر چڑھانے سے حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیاز  
نہیں ہو جاتی اور اگر نیاز دیگر چڑھائیں یا چڑھا کر نیاز دلائیں تو اس کے  
کھانے سے احتراز چاہیے اور وہ نیت کا تفرقہ اس کے مفسدہ کو دفع نہ کرے  
مفسدہ اس میں یہ ہے کہ اس کے کھانے سے جاہلوں کی نظریں ایک امر  
ناجائز کی وقعت بڑھانی یا کم از کم اپنے آپ کو اس کے اعتقاد سے متہم  
کرنا ہے اور دونوں باتیں شیئع و مذہبوم ہیں۔ لہذا اس کے کھانے پینے  
سے احتراز چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۲) دوسرے شخص کی بات میں ذرا زیادتی  
ہے اولیاء کلام کے مزارات پر جو شیریں کھانا لوگ بہ نیت تصدق بیجاتے ہیں اسے

بھی بعض لوگ چڑھونا کہتے ہیں اس کے کھانے میں فقر کو اصلاح نہیں۔ (۳) تیسرے شخص نے نیاز اور تعزیر کے چڑھانے میں فرق نہ کیا یہ غلط ہے چڑھونا وہی ہے جو تعزیر پر یا اس کے پاس یہاں کر سب کے سامنے نذر تعزیر کی نیت سے رکھا جائے باقی سب کھانے شربت و غیرہ عشرہ حرم میں بہ نیت ایصال ثواب ہوں وہ چڑھونا نہیں ہو سکتے۔ (۴) مجسم تصویر کو بت کہتے ہیں اس معنی پر وہ تصویریں کہ تعزیر میں لگائی جاتی ہیں بت ہیں اور ہمارا کل کو بھی کہہ سکتے ہیں اور اگر بت سے مراد معبود مطلق ہو تو یہ سخت زیادتی ہے انصاف یہ کہ کوئی جاہل سا جاہل بھی تعزیر کو معبود نہیں جانتا (۵) اس شخص کا یہ محض افتراء ہے کہاں حورو براق اور کہاں یہ کاغذ پتی کی سورتیں جس سے کہیں زیادہ خوبصورت کسکروں کے یہاں روز بنتی ہیں اور اگر ہو بھی تو حورو براق کی تصویریں کب حلال ہیں (۶) یہ شخص مرتع گمراہ و بد عقل و بد زبان ہے۔ مسجد کو کوئی سجدہ نہیں کرتا نہ اس کی حقیقت اینٹ گار ہے بلکہ وہ زمین کہ نماز و عبادت الہی بجالانے کے لئے تمام حقوق عباد سے جدا کر کے اللہ عزوجل کے حکم سے اسی طرف تقرب کے واسطے خاص ملک الہی پر چھوڑی گئی اب وہ شعائر اللہ سے ہو گئی اور شعائر اللہ کی تعظیم کا حکم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب۔ اس مجموعہ بدعات کو اس سے کیا مثبت مگر جہل مرکب سخت مرض ہے والیعا ذالشر (۷) اس شخص نے اچھا کیا مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ جو بات نہ جانے خود اس پر کوئی حکم نہ لگائے بلکہ اہل شرع سے دریافت کرے۔ قال اللہ تعالیٰ فاستئذوا اہل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔ (۸) اس کے قول کا اگر یہی مطلب ہے کہ ہم لوگ بے علم ہو آپس میں بحث نہ کرو اہل شرع سے پوچھو تو اچھا کیا اور اگر یہ مراد ہے کہ تعزیر شرعاً اچھی چیز ہے تم شرع نہیں سمجھتے تو یہ بہت

برا کیا اور شرع یہ مافتر کیا اور اگر یہ مقصود ہو کہ شرع تو مذمت صاف ظاہر ہے مگر تم لوگ نہیں سمجھتے تو یہ بھی اچھا کہا (۹) اس کا قول حد سے گزرا ہوا ہے تعزیر کا چڑھاوا کھانا ان وجوہ سے جو ہم نے ذکر کیا مکروہ و ناپسند ضرور ہے مگر حرام کہنا غلط ہے فتاویٰ علیگیر یہ ہیں ہے اس بھری کو جو ہندو نے اپنے بت کے نام پر مسلمان سے ذبح کرایا اور مسلمان نے اللہ عزوجل کی تکبیر کہہ کر ذبح کر دی تصریح فرمائی کہ ملال ہے۔ ویسے کالفسد مسلمان کے لئے مکروہ ہے جب وہاں صرف کراہت کا حکم ہے تو یہاں تحریم کیونکر واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال ہفتم** مسئلہ از ترویض علی گڑھ محلہ مغلان مدرسہ اکرام عظیم صاحب ۱۸ جمادی الاول ۱۳۲۲ مجلس مرثیہ خوانی اہل شیعہ میں اہل سنت و جماعت کو شریک و شامل ہونا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

**الجواب** حواہی حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من کثر سوسا و قوم نہو منہم وہ بد زبان ناپاک لوگ اکثر تبرا کب جاتے ہیں اس طرح کہ جاہل سننے والوں کو خبر بھی نہیں ہوتی اور متواتر سننا گیا ہے کہ سنیوں کو جو شریعت دیتے ہیں اس میں نجاست ملائے ہیں اور کچھ نہ ہو تو اپنے یہاں کی قلتیں کا پانی ملائے ہیں اور کچھ نہ ہو تو وہ روایات مضموعہ و کلمات شنیعہ و ماتم حرام سے خالی نہیں ہوتی اور یہ دیکھیں سنیوں سے اور منع نہ کر سکیں گے ایسی جگہ جانا حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فلا تقعد بعد الذکر فی مع القوم الظالمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

**سوال ہشتم** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و فقہان شرع متین اس مسئلہ میں کہ تعزیر بنانا اور اس پر نذر و نینا نہ کرنا عرض بایسد حاجت برادری لشکانا اور بدینت بدعت حسنہ اس کو داخل حسنات جاننا اور موافق

شریعت ان امور کو اور جو کچھ اس سے پیدا اور یا متعلق ہوئی کتنا گناہ ہے اور زبرد اگر ان باتوں کو جوئی زمانہ متعلق تعزیر داری و الم داری کے ہیں موافق مذہب اہلسنت کے تصور کرے تو وہ کس قسم کے گناہ کا مرتکب ہوا اور اس پر شرع کی تعزیر کیا لازم آتی ہے اور ان امور کے ارتکاب سے وہ شرک خفی یا جلی میں مبتلا ہے یا نہیں اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے باہر ہوئی یا نہیں در صورت کہ وہ امور مذکورہ بالا کو داخل عقیدت اہلسنت والجماعت بنظر ثواب عمل میں لاتا ہو۔ بینوا تو جبروا۔

**الجواب** افعال مذکورہ جس طرح عوام زمانہ میں رائج ہیں بدعت سیئہ و ممنوع و ناجائز ہیں انہیں داخل ثواب جاننا اور موافق شریعت و مطابق مذہب اہل سنت ماننا اس سے سخت ترو خطائے عقیدہ و جہل اشد ہے شرعی تہذیب کم شرع سلطان کی رائے پر مفوض ہے یا نہیہ وہ شرک و کفر ہرگز نہیں نہ اس بنا پر عورت نکاح سے باہر ہو عرائض بامید حاجت براری لکنا یا محض بہ نیت توسل ہے جو اس کا جہل ہے کہ امور ممنوعہ لائق توسل نہیں ہوتے باقی حاجت روا بالذات کوئی کلمہ گو حضرت امام عالم مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نہیں جانتا کہ معاف اللہ تعالیٰ شرک ہو یہ وہابیہ کا جہل و ضلال ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ حصہ مولانا ظفر الدین صاحب ۲۶ عمر المحرم سنہ ۱۳۳۵ھ

یا نہیں (۱) محرم کی دس تھی کہ حضرت مولانا مدوح ایک تعزیر کے ساتھ ہوئے جو جلاہوں کا تھا اور مصنوعی کربلا میں دفن ہونے کے لئے لوگ لے جاتے تھے آپ کی وجہ سے اور خدام و مریدین بھی ساتھ ہوئے کربلا تک ساتھ ساتھ رہے بلکہ دیر تک قیام فرمایا

کچھ دنوں بعد خاص مریدین نے پوچھا تو فرمایا کہ مجھے تعزیروں سے کچھ مطلب نہیں ہم تو امام عالی مقام کو دیکھ کر ساتھ ہوئے تھے کہ ان کے ساتھ اولیائے کرام کا مجمع تھا۔

(۲) انہیں بزرگ کا قصہ ہے کہ ایک دن عاشورہ کو مسجد میں بیٹھے وضو کر رہے تھے ٹوپی مبارک فسیل پر رکھی تھی کہ یکایک اسی طرح سر پر ہنسی تشریف لے آئے اور ایک تعزیر کے ساتھ ہوئے اس دفعہ لوگوں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ حضرت سیدۃ النساء تشریف فرما تھیں دونوں روایتیں کہاں تک صحیح ہیں۔

**الجواب** دونوں حکایتیں محض غلط و بے اصل ہیں تعزیر داروں کو نہ کوئی دلیل شرعی ملتی ہے نہ کسی متمدن کا قول مجبورانہ حکایات بناتے ہیں اسی ساخت کی حکایت کوئی شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کرتا ہے۔ کوئی مولانا شاہ عبدالحمید صاحب سے کوئی حضرت مولانا فضل رسول صاحب سے کوئی مولوی فضل الرحمن صاحب سے کوئی میرے حضرت جد امجد سے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور سب باطل و مصنوع ہیں میں تو ابھی زندہ ہوں میرے نسبت کہہ دیا کہ ہم نے اسے تعزیر شاید علم بتائے کہ ان کے ساتھ جاتے دیکھا اور اس حکایت کا کذب تو خود اسی سے روشن کہ فرمایا مجھے تعزیروں سے کچھ مطلب نہیں ہم تو امام عالی مقام کو دیکھ کر ساتھ ہوئے تھے کہ ان کے ساتھ اولیائے کرام کا مجمع تھا سبحن اللہ جب تعزیرے ایسے معظم و مقبول و محبوب بارگاہ میں کہ خود حضور پر نور امام امام علی جدہ الکریم ثم علیہ الصلوٰۃ والسلام بنفس نفیس ان کی مشابعت فرماتے ہیں ان کے ساتھ چلتے ہیں تو ان سے کچھ مطلب نہ ہونا اللہ عزوجل کے محبوب و معظم سے مطلب نہ ہونا ہے جو ولی تو ولی کی شان نہیں پھر آگے

تمہ کلام ملاحظہ ہو کہ ان کے ساتھ اولیائے کرام کا مجمع تھا یہ کاف بیانیہ تو ہو نہیں سکتا ضرور تعلیلیہ ہے یعنی حضرت امام کے ساتھ ہونے پر بھی کچھ توجہ نہ ہوتی مگر کیا کیجئے ان کے ساتھ مجمع اولیاء تھا لہذا مجبوراً شامل ہونا پڑا عجب بھی کہنے کو ہنر چاہئے ہاں خوب یاد آیا ۳۰ جمادی الآخرہ ۱۰۷۲ھ کو تلہرے ایک سوال آیا تھا کہ تو نے تعزیہ داری کو جائز کر دیا ہے اس خبر کی کیا حقیقت ہے ایک رافضی بڑے فخر سے اس روایت کو نقل کرتا ہے ایضاً میرا اور دیگر چند علما کے بریلی کا فتویٰ طیار ہوا ہے کہ آیت تطہیر کے تحت میں ازواج مطہرات داخل نہیں اس فتویٰ کی نقل اس رافضی کے پاس دیکھنے میں آئی ہے فقط اب فرمائیے اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت درکار جب زندوں کے ساتھ یہ برتاؤ ہے تو ایسے عالم برزخ کی نسبت جو ہو کم ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص ۲۳)

**مسئلہ** از ہدایوں محلہ جالندھری دستور محمد ادریس خاں صاحب ۲۸ محرم الحرام ۱۲۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و متقیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ بنابر شوکت و بدیدہ اسلام تعزیہ بنانا اور نکالنا و علم و غیرت اور ہندی وغیرہ نکالنا جائز ہے یا نہیں نیز تعزیہ کو حاجت رد کھنا یا کھنا کہ تعزیہ ہمساری منت کا ہے اگر بند کریں نہ بناویں تو ہمارا نقصان اولاد و مال ہوگا کیسا ہے تعزیہ دار یا تعزیہ پرست کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا درست ہے یا نہیں۔

**الجواب** علم تعزیہ ہندی جس طرح مانج ہے بدعت ہیں اور بدعت سے شوکت اسلام نہیں ہوتی تعزیہ کو حاجت رد یعنی ذریعہ حاجت رد کھنا جائز ہے اور اسے منت بنانا اور حاجت اور نہ کرنے کو باعث نقصان خاں

گو نا زانا نہ وہم ہے مسلمان کو ایسی حرکات و خیال سے باز نہ چاہئے یاں ہم تعزیہ دار مسلمان ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ ضرور حلال ہے کوئی جاہل سا جاہل مسلمان بھی تعزیہ کو مجہود نہیں جانتا تعزیہ پرست کا لفظ وہابیہ شرک پرست کی زبانی ہے جس طرح تعظیم و تکریم مزارات طیبہ پر مسلمانوں کو قبر پرست کا لقب دیتے ہیں یہ سب ان کا جہل و قلم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

فتاویٰ دہم نصف آخر ص ۲۴

**مسئلہ** از سیٹاپور محلہ قضاہ مکان قاضی سید محمد رضا صاحب ۲۰ ربیع الآخر ۱۲۸۷ھ

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ میں کہ تعزیہ بنانا کیسا ہے اور اس پر فیضی وغیرہ چڑھانا کیسا ہے اور بنانے والے تنظیم کرنے والے کا عند الشرح کیا حکم ہے جو شخص تعزیہ کو ناجوازی کا قائل ہے اس کو کافر یا مرتد کہنا اور کافر سمجھ کر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنا کیسا ہے۔ اور تعزیہ داری میں غلو کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ بینوا توجہ روا۔

**الجواب** تعزیہ رائجہ ناجائز و بدعت ہے اور اس کا بنانا گناہ و معصیت اور اس پر شیرینی وغیرہ چڑھانا محض جہالت ہے اور اس کی تنظیم بدعت جہالت اور تعزیہ کو ناجائز کہے صرف اس بنا پر اسے کافر یا مرتد کہنا عند عظیم گناہ کبیرہ ہے کہنے والے کو تجدید اسلام و نکاح چاہئے یو ہیں اس وجہ سے اس کے پیچھے نماز پڑھنا مردود و باطل ہے البتہ اگر کسی وہابی کو کافر مرتد کہا تو مضائقہ نہیں اور وہابی کے پیچھے نماز بیشک ناجائز ہے جو تعزیہ داری میں غلو رکھے یا اس سے معروف ہو اگرچہ غلو نہ رکھے اسکے پیچھے بھی نماز نہ پڑھنا چاہئے مگر پڑھیں تو ہو جائے غی بال اسے امام بنانا منع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص ۲۴)



**مسئلہ** استوار سید مقبول عیسیٰ میاں صاحب بریلی نو محلہ، بمصر القفر ص ۳۵  
کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین پنج اس امر کے  
اول یہ کہ اہل سنت و جماعت کو عشرہ محرم الحرام میں رنج و غم کرنا جائز ہے یا نہیں  
دوسرے یہ کہ عشرہ محرم الحرام میں شکار کھیلنا مسلمانوں کو درست ہے یا نہ درست  
تیسرے یہ کہ تعزیہ بنانا بدعت سیئہ ہے یا شرک و گناہ کبیرہ بینوا لہو جہودا۔

**الجواب** اہل سنت و جماعت کا مدار ایمان حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ  
علیہ وسلم کی محبت ہے جب تک اپنے ماں باپ اولاد تمام جہاں  
سے زیادہ حضور کی محبت نہ رکھے مسلمان نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
فرماتے ہیں: لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ  
وولدہ والناس اجمعین تم میں کوئی مسلمان نہیں ہوتا جب تک  
میں اسکے ماں باپ اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور محبت  
محبوب کی ہر شے عزیز ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی نگلی کا کتابھی حضرت مولانا  
قدس سرہ نے مفتوی شریف میں حضرت مجنون رحمۃ اللہ تعالیٰ کی حکایات تحریر فرمائی  
کہ کسی نے ان کو دیکھا کمال محبت کے طور پر ایک کتے کے بوسے سے رہے ہیں اور نہ  
کیا کہ کتاب خمس سے چنیں ہے چناں ہے فرمایا تو نہیں جانتا ہے کہ ظلم بستیہ  
مولیٰ ست ایں۔ پاسباں کو چہ سلی ست ایں یہ کتا سلی کی گلی کا ہے بجان  
صادق کا جب دنیا کے مجبوروں کے ساتھ یہ حال ہے جن میں ایک حسن خانی کا  
کمال ہی ہزاروں عیب و نقص بھی ہوتے ہیں تو کیا کہنا ہے ہمارے محبوب صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جنہیں تمام اوصاف حمیدہ میں اعلیٰ کمال اور جن کا ہر کمال  
ابدی اور لازوال اور جو ہر عیب و نقص سے منزہ و بے مثال ان کا ہر علاقہ و لاسنی  
کے سر کا تاج ہے صحابہ ہوں خواہ ازواج خواہ اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین پھر کیا کہنا ان کا جو حضور کے جگر پارے اور عرش کی آنکھ کے تارے ہیں رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حسین منی وانا من حسین احب  
اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط حسین میرا  
اور میں حسین کا اللہ دوست رکھے اسے جو حسین کو دوست رکھے حسین ایک نسلی ثبوت  
کی اصل ہے یہ حدیث کس قدر محبت کے رنگ میں ڈوبی ہوئی ہے ایک بار نام  
یسکر تین بار منیر کافی تھی مگر نہیں ہر بار لذت محبت کے لئے نام ہی کا اسادہ  
فرمایا: کما لوانی متول القائل تا لہ باظہیات الفاع قلن لسا نہ  
السلامی منکن ام لصلی من البشر کوناسنی ہوگا جیسے واقعہ کہ بلا کا غم نہیں  
یا اس کی یاد سے اس کا دل غمزوں اور آنکھ پر غم نہیں ہاں مصائب میں ہم کو صبر کا  
حکم فرمایا ہے جزع فزع کو شرمیت منع فرماتی ہے اور جسے واقعی دل میں غم  
نہ ہو اسے جھوٹا اظہار غم دیا ہے اور قصداً غم آوری و غم پروری خلاف رضا ہے  
جیسے اس کا غم نہ ہو اسے بے غم نہ رہنا چاہیے بلکہ اسے غم نہ ہونے کا غم چاہیے  
کہ اس کی محبت ناقص ہے اور جس کی محبت ناقص اس کا ایمان ناقص واللہ  
تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ دم نصف آخر ص ۱۳)

(۲) جسے کھانے یا دوا کے لئے کسی جانور کی حاجت ہے وہ اگر بقتلہ حاجت دو  
ایک جانور مار لائے تو یہ کسی کھیل یا تفریح کا فعل نہ ہوگا۔ آیت کریمہ "واذا حللتم  
فاحطوا دوا" اسی کا ذکر ہے مگر بے حاجت مذکورہ تفریح طبع کے لئے جو شکار  
کیا جاتا ہے وہ خود ناجائز ہے کہ ایک ہوو وعب ہے لوگ خود اسے شکار کھیلنا  
کہتے ہیں اور کھیل کے لئے بے زبانوں کی جان ہلاک ظلم و بے دردی ہے اشبہا  
والنظام میں ہے: الصيد مباح الا للسلطان اسی طرح و چیز کردری و توبر  
الابصار وغیرہ میں ہے تو کھیل اور عشرہ محرم انا للہ وانا الیہ راجعون و

**مسئلہ** | اتجاوہ دہر مسئلہ صاحب علی صاحب امام مسجد چھپیاں، ۱۷ صفحہ ۱۲۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص تعزیہ نواب و عبادت جان کر خود بنائے یا اور لوگوں کو بنانے کی ترغیب دے اور تعزیہ دیکھ کر تفلٹا کھڑا ہو جائے اور اس پر فاتحہ پڑھے اور تعزیہ کے ساتھ ننگے پیر تنطیما چلے اور مرثیہ بھی پڑھواتا جائے شاہ مولانا عبد العزیز صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد اول میں لکھا ہے کہ بدعت کو عبادت سمجھ کر کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس پر ابن ماجر کی ایک حدیث دلیل لاتے ہیں اس کا مضمون یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدعتی اسلام سے ایسا صاف نکل جاتا ہے جیسے گوند سے ہوئے آٹے سے بال صاف توشاہ صاحب کے قول خارج اسلام کے کیا مطلب ہے ایسا شخص کافر و مرتد ہے یا مکرہ و رافضی ہے۔ بہر نوع ایسے شخص کا ذبح کیا ہوا جائز حرام یا حلال ایسے شخص کی نماز جنازہ درست ہے یا نہیں جو لوگ ایسے تعزیئے پرست کے مرید ہوں ان کا کیا حکم ہے ایسے تعزیئے پرست اور بت پرست میں کیا فرق ہے ایسے تعزیہ پرست پر لعنت آئی ہے یا نہیں کیا بزرگانِ چشت سے کسی بزرگ نے تعزیہ بنایا یا توایا تعزیم دی ہے۔

بینوا تو جسروا۔

**الجواب** | تعزیر ضرور ناجائز و بدعت ہے مگر حاشا کفر نہیں کہ نماز جنازہ ناجائز یا مذہم درمیان ثابت پرستوں میں شمار ہو افرام و تفریط دونوں مذموم ہیں یہ حدیث ابن ماجہ قطع نظر اس سے کہ شدید العنف ہے اپنے اشغال کی طرح

(فتاویٰ رضویہ دہم نصف آخر ص ۲۵۷)

مجلہ از لہر پور ضلع سیٹاپور مدرسہ اسلامیہ مدرسہ محمد فیض اللہ طالب العلم بنگالی ۱۲ شعبان ۱۳۵۴ھ

۱۔ اسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد فضیل علی رسولہ الکریم، کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مدعی حقیقت کہتا ہے کہ تعزیر جو حکم نقشہ ہے سیدنا حضرت امام حسین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مقدسہ کا اور منسوب ہے سیدنا امام جہاںمضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لہذا اس کا بنانا امر ضروری ہے اور باعث ثواب و قابل تعظیم و درجہ نجاست ہمارے لئے ہے لہذا جو شخص ان کی تعظیم بنانے کا مخالفت ہے وہ بڑی حد سے پس امور ذیل تحقیق طلب ہیں۔ (۱) تعزیہ بنانا جائز ہے باعث ثواب و تعظیم ہے یا باعث عذاب نارحیم ہے (۲) اس کے بنانے میں کسی قسم کی امداد جائز ہے یا نہیں۔ (۳) اس کا بنانے والا فاسق مشابہ اہل تشیع ہے یا نہیں اور بر تقدیر حرام و بدعت اس کے جائز سمجھنے والا کافر ہے یا اشد فاسق (۴) مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں بھی اس کا ثبوت ہے یا نہیں بر تقدیر ثانی اس کا بنانے والا متبع امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے یا نہیں اور اس کا یہ دعویٰ کہ حنفی ہوں جس سے عمام بھی تعزیہ بنانے کی طرف راغب ہوتے ہیں یہ دھوکا دینا ہے یا نہیں اور باعث گمراہی ہے یا نہیں (۵) ایسے شخص کو اگر حنفی لوگ اپنا پیشوا و پیر بنا دیں تو جائز ہے یا حرام اور مریدین پر فرخ بیعت واجب ہے یا نہیں اور ایسے شخص کی اقتدا فی الصلوٰۃ جائز ہے یا مکروہ بکراہت تنزیہی یا تحریمی یا حرام (۶) منکرین تعزیہ کو بڑی یا بدین کہنا کیسا ہے اگر منکرین محل اس طعن و تشیع کے نہیں تو یہ قول خود قائلین کی طرف رجوع کرتا ہے یا نہیں یعنی اس کا وبال و گناہ قائلین پر کتنا ہوگا اور حدیث شریف کے اس قاعدے کے تحت میں داخل ہوگا گے یا نہیں کہ اگر کسی کو کافر کہے اور وہ فی الحقیقت ایسا نہیں تو قائل خود کافر ہو جائے گا (۷) بانی تعزیہ چونکہ عام مسلمانوں کے حضوری کا باعث ہوتا ہے پس بر تقدیر حرام و بدعت حاضرین و بانی دونوں گنہگار ہیں مساوی ہیں یا اکل و انقص ہیں۔

تصویریں بھی شاید روضہ مبارک میں ہوں گی امام عالی مقام کی طرف اپنی پوسات منتر عنہ کی نسبت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین ہے کیا توہین امام قابل تنظیم ہے کعبہ معظمہ میں زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے سیدنا ابراہیم و سیدنا اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی تصویریں بنائیں اور ہاتھ میں پائے دیئے تھے جن پر لعنت فرمائی اور ان تصویروں کو محو فرما دیا یہ تو انبیائے عظام کی طرف نسبت تھی کیا اس سے وہ ملعون پائے معظم ہو گئے یا تصویریں قابل ابقا۔ اور اسے ضروری کہنا تو اور سخت افتراء ہے و گشت ہے وہ بھی کس پر شرع مطہر پر ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون اور اس کے منکر کو بڑی کہت ارض پلید ہے تعزیہ میں کسی قسم کی امداد جائز نہیں۔ قال تعالیٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان طریقتہ مذکورہ ضرور فسق و اتباع روافض ہے اور تعزیہ کو جائز سمجھنا عقیدہ مکرانکار ضروریات دین نہیں کہ کافر ہو نہ اس سے خفیت زائل ہو کہ گناہ مغزیل خفیت ہو تو سو اجلہ اکابر اویار کے کوئی مخفی نہ ہو سکے معتزلہ اصولاً بدین تھے اور فردما حنفی جو قول باطل دوسرے کو کہا جائے اس کا وبال قائل پر آتا ہے بعینہ وہی قول پلٹنا مطلق نہیں کسی کو ناحق گدھا کہنے سے قائل گدھا نہ ہو جائے گا یوں کسی سنی کو بڑی کہنے والا بڑی نہ ہو جائے گا بلکہ اس میں روافض کا پیرو۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ تحرکی ہے اور اس کی بیعت ممنوع و نا قابل ابقا۔ حاضرین میں ہر ایک پر اپنا گناہ ہے اور بانی و داعی پر ان سب کے برابر لا ینقص من اوزارہم شیئاً واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ دہم ص ۲۸۱-۲۸۲

مسئلہ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

الجواب تعزیہ جس طرح رائج ہے نہ ایک بدعت مجمع بدعات ہے نہ وہ روضہ مبارک کا نقشہ ہے اور ہو تو ماتم و سینہ کو بنی اور تاشے باجوں کے گشت اور خاک میں دبانا یہ کیا روضہ مبارک کی شان ہے اور پریوں اور برائی کی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و خلیفہ مرسلین مسائل ذیل میں (۱) بعض ملت جماعت عشرہ ۱۰ محرم الحرام کو نہ تو دن بھر روٹی پکاتے ہیں اور نہ بجا دیتے

ہیں کہتے ہیں کہ بعد دفن تعزیرہ روٹی پکائی جاوے گی۔ (۲) ان دن میں کپڑے نہیں  
ادارتے ہیں (۳) ماہ محرم میں کوئی بیاہ شادی نہیں کرتے (۴) ان ایام میں سوائے امام  
حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کسی کی نیاز فاتحہ نہیں دلتے ہیں آیا یہ جائز ہے  
یا نہیں۔

**الجواب** یہ تینوں باتیں سوگ ہیں اور سوگ حرام ہے اور چوتھی بات جہالت ہے  
ہر پہلہ ہر تاریخ میں ہر ولی کی نیاز اور ہر مسلمان کی فاتحہ ہو سکتی ہے واللہ  
تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۳۶ ج ۱۰)

**مسئلہ** از ریاست داجلڈھ بیاورہ، ایکٹنی بیوپال سنٹرل انڈیا مسئلہ مہاسا میل  
سوار سالہ باڈی گاؤ۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ محرم میں تعزیرہ بنانا اور اس میں عقیقے مرادیں  
مانگنی علم و محاسبہ ہندی چڑھانا بچوں کو سبز کپڑے پہنانے اور ان کے گلوں میں ڈور یا  
باندھکر ان کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقیر بنانا۔ دس روز تک سوگوار رہنا اور اس  
کے سویم اور دسواں چالیسواں کرنا ایسے مرثیوں کا پڑھنا جس میں اہلبیت کے سرچشمے اور  
بین کرنے خلاف شرع امور کا ذکر ہے اور یہ کہ ان مراسم کی ادائیگی کو حسب اہلبیت سمجھنا  
عام طور سے ہمارے ہمسایان یزید کو مردود کا فر کہنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا  
کہنا اور اس کو بھی مقتضائے حسب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھنا حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ  
تعالیٰ عنہما کو جملہ انبیاء سے بھی رتبہ میں بڑھکر سمجھنا بایں خیال کہ حضرت موفیہ کرام نے بھی ایسا  
ہی سمجھا ہے اور ایسا سمجھنے کو عین ایمان کہنا کیسا ہے بیسوا تو جہاں۔

**الجواب** حضرت امین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ کسی غیر نبی کو کسی نبی افضل کہنا کفر ہے حضرت  
امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی صحابی کو برا کہنا رخص ہے ہر ایمان یزید  
یعنی جو ان مظالم ملعونہ میں اس کے مدد و معاون تھے ضرور خبیث و مردود تھے اور کافر ملعون

کہنے میں اختلاف ہے ہمارے امام کا مذہب سکوت ہے اور جو کہے وہ بھی مورد الزام  
نہیں کہ یہ بھی امام احمد وغیرہ بعض ائمہ اہلسنت کا مذہب ہے۔ سوم دسواں چالیسواں ایصال  
نواب ہیں اور یہ تخصیصات عرفیہ ہیں اور ایصال نواب مستحب باقی مراسم کے سوال میں مذکور  
ہوئے سب ممنوع و ناجائز ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۳۶ ج ۱۰)

**مسئلہ** از شہر کہنہ مسئلہ محمد خلیل الدین احمد صاحب ۱۶ محرم ۱۳۳۶ھ  
کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ۸ محرم الحرام کو روافض جریدہ  
اٹھاتے ہیں۔ گشت کے وقت ان کو اگر کوئی اہل سنت و جماعت شربت کی سبیل لگا کر  
شربت پلائے یا ان کو چائے بسکٹ یا کھانا کھلائے اور ان کی شمول میں کچھ اہلسنت جماعت  
بھی ہوں اور کھاتیں پیئیں تو یہ فعل کیسا ہے اور اس سبیل و عجزہ میں چہ شدہ دینا  
کیسا ہے۔

**الجواب** یہ سبیل اور کھانا چائے بسکٹ کے رافضیوں کے جمع کے لئے کئے جاتے جو  
تبر و سنت کا جمع ہے ناجائز و گناہ ہیں اور ان میں چہ شدہ دینا گناہ ہے  
اور ان میں شامل ہونے والوں کا شرب بھی انہیں کے ساتھ ہوگا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
من کثر سواد قوم فهو منهم وقال اللہ تعالیٰ ولا تزرکوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وقال تعالیٰ ولا تعاونوا  
علی الامر والعدوان واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ص ۵۳۶ ج ۱۰)



بیشمار اسداری مسائل و مباحث پر مشتمل ایک نادر و دقیق مجموعہ  
فقہ حنفی کا عظیم شاہکار

## فتاویٰ رضویہ مترجم

فقہ اسلام امام الہدایت مولانا شاہ ابوالاحمد رضا قادری برکاتی  
بریلوی قدس سرہ۔ وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء

### خصوصیات فتاویٰ رضویہ مترجم

- عربی و فارسی عبارتوں کے اردو ترجمے
- حوالوں کی تسخیر اور حسب ضرورت تحشیہ
- معیاری کتابت۔ عمدہ کاغذ۔ آفیسٹ طباعت۔ عمدہ جلد

### رضا فاؤنڈیشن لاہور کا تاریخی کارنامہ

مندرجہ بالا خصوصیات کے ساتھ فتاویٰ رضویہ اول، دوم، سوم کو آٹھ جلدوں میں مرتب کیا گیا ہے۔ یہ آٹھوں جلدیں شاندار طباعت، عمدہ جلد اور نفیس کاغذ کے ساتھ ہندوستان میں پہلی بار منظر عام پر آچکی ہیں۔ قیمت جلد آٹھ جلدیں / ۱۰۰۰  
تاجران کتب کے لئے خصوصی رعایت

تقسیم کار  
فاروقیہ بک ڈپو۔ ۳۲۲ میا محل جامع مسجد، دہلی۔ ۷

QASID KITAB GHAR

Mohammad Hanif Razvi Nagarchi

Near Jamia Masjid, Arcot Dargah,

BIJAPUR-586104, (Karnataka)



# درستان رضا

امام احمد رضا  
ارباب علم و دانش کی نظر میں

یس اختر مصباحی

رضوی کتاب گھر

۲۳ شہنشاہی جامع مسجد ربی ۱۰ فون ۲۲۵۵۲۲۲

## فروع السنۃ مکملۃ امام السنۃ کا پیش نکاتی پروگرام

- ① عظیم الشان مدارس کھولے جائیں۔ باقی سہ ماہی تعلیم ہوں
  - ② طلبہ کو وظائف ملیں کہ خواہی نہ خواہی گرویدہ ہوں
  - ③ مدرسوں کی بیشس قرار نخواستیں اُن کی کارروائیوں پر دی جائیں
  - ④ طبائع طلبہ کی جانچ ہو جو حکام کے زیادہ سب دیکھا جائے معقول وظیفہ دیکراں میں لگایا جائے۔
  - ⑤ اُن میں جو تیار ہوتے جائیں نخواستیں دیکر ملک میں پھیلانے جائیں کہ تحسیراً و تقریراً و وعظاً و مناسک و اشاعت دین و مذہب کریں
  - ⑥ حمایت مذہب رد بد مذہب اس میں مفید کتب رسائل مصنفوں کی نذرانے دے کر تصنیف کرائے جائیں
  - ⑦ تصنیف شدہ اور تصنیف رسائل عمدہ اور خوشخط چھاپ کر ملک میں مفت تقسیم کئے جائیں۔
  - ⑧ شہروں شہروں آپس کے سفیر نگراں رہیں جہاں جس قسم کے واعظ یا مناظر یا تصنیف کی حاجت ہو آپ کو اطلاع دیں، آپ سر کوئی اعداد کے لئے اپنی فوجیں، میگزین اور رسالے بھیجتے رہیں۔
  - ⑨ جو ہم میں قابل کار موجود اور اپنی معاش میں مشغول ہیں وظائف مقرر کر کے فارغ البال بنائے جائیں اور جس کام میں انھیں بہارت ہو لگائے جائیں۔
  - ⑩ آپ کے مذہبی اخبار شائع ہوں اور وقتاً فوقتاً ہر قسم کے حمایت مذہب میں مضامین تمام ملک میں بقیعت و بلا قیمت روزانہ یا کم سے کم ہفتہ وار پہنچاتے رہیں۔
- حدیث کا ارشاد ہے کہ ”آخر زمانہ میں دین کا کام بھی درم و دینار سے چلے گا“ اور کیوں نہ صادق ہو کہ صادق و صریح صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۲، صفحہ ۱۳۳)



مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا

MARKAZ ADDIRAASAATIL ISLAMIA  
JAMIATUR RAZA



Markaz Nagar, Mathurapur, CB Ganj, Bareilly Shareef, U.P. - 243502  
Phone: +91 - 581 - 3291453 • Hostel: +91 - 581 - 2561562  
E-mail: info@jamiaturraza.com • Website: www.jamiaturraza.com